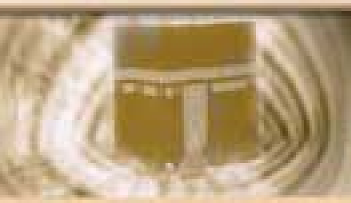

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

حج و عمرہ کا مفصّل طریقہ

رفیق الحرمین

از: شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال

مُحَمَّد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس مکتبۃ المدینہ

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858

مکتبۃ المدینہ

خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں
https://t.me/tehqiqat
گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے
https://
archive.org/details/
@zohaibhasanattari

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

٧٨٦

قفل مدینہ

٩٢

لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیک

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا حج و عمرہ درست ہو

اور مدینۂ منورہ کی حاضری پر کیف ہو تو

رفیق الحرمین

کو اوّل تا آخر مکمل پڑھ لیجئے

اور

سوال و جواب کا مطالعہ تو نہایت ہی ضروری ہے

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

دعوت اسلامی

فہارس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
حرف آغاز	13	اگرآپ کرایہ واپس حاصل	
تقریظ	15	کرناچاہیں تو۔۔۔	26
مَدَنی مشورے	17	سفر کے تیس مدنی پھول	26
سامانِ سفر کی فہرست	18	حکایت	28
مزید سامان سفر	20	سفر میں نماز کس طرح ادا کریں؟	33
ہیلتھ سرٹیفکیٹ	21	حج کی فضیلت	35
سامان کہاں جمع کروائیں	21	ہر قدم پر سات سو نیکیاں	37
ہوائی جہاز والے کب احرام باندھیں	22	کفر پر موت کا اندیشہ	39
جدّہ تا مکہ معظمہ	23	حاجی کیلئے سرمایۂ عشق ضروری ہے	39
بحری جہاز سے روانگی	23	کسی عاشق سے نسبت کرلو!	39
بحری جہاز والے کب احرام باندھیں	24	پُراسرار حاجی	40
ساحل جدہ شریف	25	ذبح ہونے والا حاجی	41
جدہ کسٹم	25	اپنے نام کے ساتھ حاجی	
مُعلّم کی طرف سے سواری	26	کہنا کیسا؟	42

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
لطیفہ	43	ایک سنت	65
حج مبارک کا بورڈ لگانا کیسا؟	44	لبیک کے آٹھ مدنی پھول	66
پیدل سفر حج	45	نیت کے متعلق ضروری ہدایت	68
چھپن اصطلاحات	45	احرام کے معنٰی	69
کعبہ مشرفہ کے چار کونوں کے نام	48	احرام میں یہ باتیں حرام ہیں	69
میقات پانچ ہیں	52	احرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں	71
دعا قبول ہونے کے مقامات	57	یہ باتیں احرام میں جائز ہیں	74
حج کی قسمیں	59	مرد و عورت کے احرام میں فرق	78
احرام باندھنے کا طریقہ	61	احرام میں مفید احتیاطیں	79
اسلامی بہنوں کا احرام	62	ضروری تنبیہ	80
احرام کے نفل	62	حرم کی وضاحت	81
عمرہ کی نیت	62	مکۂ پاک کی حاضری	81
حج کی نیت	63	اعتکاف کی نیت کر لیں	83
حج قران کی نیت	64	کعبہ پر پہلی نظر	83
لبیک	64	سب سے افضل ترین دعا	83

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
طواف میں دعا کے لیے رکنا		اب زم زم پر آیئے !	111
منع ہے	84	آب زم زم پی کر یہ دعا پڑھیں	111
عمرہ کا طریقہ	84	صفا اور مروہ کی سعی	112
پہلے چکر کی دُعا	89	غلط انداز	114
دوسرے چکر کی دُعا	93	کوہ صفا کی دعا	115
تیسرے چکر کی دُعا	95	سعی کی نیت	118
چوتھے چکر کی دُعا	97	صفا مروہ سے اترنے کی دعا	119
پانچویں چکر کی دُعا	99	سبز میلوں کے درمیان	
چھٹے چکر کی دُعا	102	پڑھنے کی دعا	120
ساتویں چکر کی دُعا	104	نماز سعی سنت ہے	122
نماز طواف	106	طواف قدوم	122
مقام ابراہیم علیہ السلام کی دعا	107	حلق یا تقصیر	123
اب ملتزم پر آیئے !	108	تقصیر کی تعریف	123
مقام ملتزم کی دعا	108	اسلامی بہنوں کی تقصیر	123
ایک اہم مسئلہ	110	طواف قدوم والوں کے لیے ہدایت	124

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
متمتع کیلئے ہدایت	124	آہ اب کون احتیاط کرے	137
تمام حاجیوں کے ہدایت	124	دعائے شب عرفہ	138
جبتک مکہ مکرمہ میں رہیں کیا کریں	126	عرفات شریف کو روانگی	139
ایک اشد ضروری احتیاط	128	راہ عرفات کی دعا	139
اسلامی بہنوں کیلئے ہدایت	128	عرفات شریف میں داخلہ	140
طواف میں سات باتیں حرام ہیں	129	وقوف عرفات شریف کے	
طواف کے سات مکروہات	130	آٹھ مدنی پھول	141
طواف و سعی میں یہ سات		امام اہلسنّت کی خاص نصیحت	143
کام جائز ہیں۔	131	عرفات شریف کی دعائیں (عربی)	144
سعی کے سات مکروہات	132	دُعائے عرفات (اردو)	152
سعی کے تین متفرق احکام	133	گناہوں سے پاک ہوگئے	178
اسلامی بہنوں کیلئے خاص تاکید	133	مزدلفہ کو روانگی	178
حج کا احرام باندھ لیجئے!	134	مغرب وعشاء ملا کر پڑھنے کا طریقہ	179
ایک مدنی مشورہ	135	کنکریاں چن لیجئے!	180
منیٰ کو روانگی	135	ایک ضروری احتیاط	180

عنوان	صفحہ
وقوفِ مزدلفہ	182
دسویں ذوالحجہ کا پہلا کام رَمی	183
خبردار!	185
رَمی کے چھ مدنی پھول	187
اسلامی بہنوں کی رَمی	188
مریضوں کی رَمی	188
حج کی قربانی	189
قربانی کے ٹوکن	191
حلق اور تقصیر کے ۱۷ مدنی پھول	192
طوافِ زیارت کے ۱۲ مدنی پھول	196
گیارہ اور بارہ کی رَمی	199
رَمی کے بارہ مکروہات	203
طوافِ رخصت کے ۱۹ مدنی پھول	204
حج بدل	208
حج بدل کی شرائط	209
حج بدل کے آٹھ متفرق مدنی پھول	213
حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو	215
مدینے کی حاضری	216
ذوق بڑھانے کا طریقہ	216
ننگے پاؤں رہنے کی قرآنی دلیل	218
حاضری سے پہلے	219
حاضری کی تیاری کریں	219
اے لیجئے! سبز گنبد آگیا	219
بابُ البقیع سے حاضر ہوں	220
نماز شکرانہ	222
سنہری جالیوں کے رُوبرو	222
اصل مواجہہ شریف کس طرف ہے؟	223

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سرکار صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کی		الانتظار! الانتظار!	236
خدمت میں سلام عرض کریں	225	دیدار ہوگیا	
صدیق اکبر کی خدمت میں سلام	226	نمازی کے آگے سے	237
فاروق اعظم کی خدمت میں سلام	227	گزرنا گناہ ہے	238
دوبارہ ایک ساتھ شیخین کی		جب گنبد خضرا نظر آئے	239
خدمت میں سلام	228	گلیوں میں نہ تھوکیے!	239
یہ دعائیں مانگیں	229	مدینے کے روزے کی فضیلت	240
جالی مبارک کے پاس پڑھئے	230	مکہ ومدینہ کی نیکیوں کا فرق	240
دعا کے لیے جالی مُبارک کو		دوسروں کے جُوتے پہننا کیسا؟	241
پیٹھ نہ کریں	231	آہ! جنت البقیع	242
پچاس ہزار اعتکاف کا ثواب	232	اہلِ بقیع کو سلام عرض کریں	243
روزانہ پانچ حج کا ثواب	233	دلوں پر خنجر پھر جاتا	244
روزانہ کتنی بار سلام عرض کریں	233	الوداعی حاضِری	245
سلام زبانی ہی عرض کریں	234	الوداع یارسول اللہ صلی اللہ	
بُڑھیا کو دیدار ہوگیا	235	علیہ وسلم	246

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
الوداع تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم	247	مسجدِ جِعرانہ	256
مکۂ مکرمہ کی زیارتیں	248	شُہدائے حُنین رضی اللہ عنھم	257
وِلادت گاہِ سرورِ عالم صلی اللہ		مزارِ میمونہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا	257
علیہ وسلم	248	**مدینۂ مُنوّرہ کی زیارتیں**	260
جَبَلِ اَبو قُبیس	249	میدانِ بدر	261
خدیجۃ الکبریٰ کا مکان	250	مسجدِ نبوی کے مقدس سُتون	262
غارِ جبلِ ثور	251	اُسطوانۂ مُخَلَّقَہ	262
غارِ حرا	251	اُسطوانۂ عائشہ	263
دارِ ارقم رضی اللہ عنہ	252	اُسطوانۂ توبہ	263
صدیقِ اکبر کا مکان مُبارک	253	اُسطوانۂ سریر	264
محلہ مسفلہ	254	اُسطوانۂ حَرَس	264
جَنَّتُ المعلیٰ	254	اُسطوانۂ وُفود	265
مسجدِ جن	255	اُسطوانۂ جبرائیل	265
مسجد الرَّایہ	256	اُسطوانۂ تہجُّد	265
مسجدِ خَیف	256	جنَّت کی کیاری	266

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
محرابِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	266	زیارت گاہوں پر پہنچنے کا طریقہ	277
منبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم	267	جرم اور اُن کے کفارے	278
چبُوترہ اَصحابِ صُفّہ	268	دَم وغیرہ کی تعریف	279
بائیس ۲۲ مساجد	269	دَم وغیرہ میں رعایت	279
مسجدِ قُبا	269	کفارے کے روزے	
مساجد خَمسہ	270	کا ضروری مسئلہ	280
مسجدِ غمامہ	271	اللہ عزوجل سے ڈریئے	281
مسجدِ اِجابہ	271	طوافِ زیارت کے	
مسجدِ قِبلَتین	272	بارے میں سوال وجواب	282
جَبلِ اُحد	273	طوافِ رُخصت کے بارے	
مزارِ سیدنا ہارون علیہ السلام	273	میں سوال و جواب	286
مزار سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ	274	طواف کے بارے میں	
شُہدائے اُحد کو سلام کرنے کی فضیلت	274	مُتفرق سوال و جواب	288
سیدنا حمزہ کی خدمت میں سلام	275	اِضطباع اور رَمل کے	
شہدائے اُحد کو مجموعی سلام	276	بارے میں سُوال وجواب	291

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
سَعْی کے بارے میں سوال وجواب	294	وُقوفِ مزدلفہ کے بارے میں سُوال وجواب	317
بَوس وکنار کے بارے میں سوال وجواب	296	رَمی کے متعلق سُوال وجواب	317
ایک اَہم سُوال	297	قربانی کے متعلق سُوال وجواب	319
ہم بِستری کے بارے میں سوال وجواب	298	حلق وتقصیر کے متعلق سوال وجواب	320
ناخن تراشنے کے بارے میں سوال وجواب	301	مُتفرق سوال وجواب	322
بال دُور کرنے کے احکام پر سُوال وجواب	302	حجِ اکبر (اکبری حج)	327
خوشبو کے بارے میں سُوال وجواب	306	عَرَب شریف میں کام کرنے والوں کے لیے	327
سلے ہوئے کپڑے وغیرہ کے متعلق سوال وجواب	311	عُمرہ یا حج کے لیے سوال کرنا کیسا؟	329
وُقوف عرفات کے بارے میں سُوال وجواب	316	عُمرہ کے ویزے پر حج کے لیے رُکنا کیسا؟	330
		۲۵ حکایاتِ حُجّاج	331

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
میں کیوں نہ رووں	333	وَعَلَيْكَ السَّلامُ يَا وَلَدِي	360
لبّیک کہتے ہی بے ہوش ہوگئے	333	جوابِ سلام	361
اپاہج حاجی	334	عُشّاق پر کرم	361
جان قربان کردی	336	قابلِ رَشک موت	362
پُراسرار حاجی	339	میں سرکار کے پاس آیا ہوں	363
بغیر حج کیے حاجی!	341	روضہٗ پاک سے بشارت	364
شیخ شبلی کا حج	348	سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	
چھ لاکھ میں سے صرف چھ	349	نے کھانا بھجوایا	365
غیبی انگور	350	سرکار نے روٹی عطا فرمائی	367
اِمدادِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	353	میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ	
دیکھو! مدینہ آگیا	354	وسلم کا مہمان ہوں	368
سبز گھوڑے سوار	355	سرکار نے درہم عطا فرمائے	369
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صلی		اِمامِ اہلسنّت اور دیدارِ مصطفیٰ صلی	
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	357	اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	370
دَستِ مُبارک کا نظارہ	359	مدینہ کے مسافروں کیلئے ۱۵ مدنی پھول	377

حرفِ آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

سگِ مدینہ عفی عنہ نے زائرینِ حَرَمین کی خِدمت کی سعادت کے حُصول کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نصرت اور میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اعانت سے حج و زیارت کے آداب و احکام مرتب کرنے کا آغاز مکۂ مکرّمہ کی مہکی مہکی فضاؤں سے کیا، حصولِ برکت کے لیے چند سُطور مدینہ منورہ کی منور منور فضاؤں میں بھی تحریر کرنے کا شرف حاصل کیا اور باب المدینہ (کراچی) میں اس کی تکمیل کرکے اس کا نام **رفیق الحرمین** رکھا۔ اندازِ بیان حتی الامکان آسان رکھنے کی کوشش کی ہے۔

اس تصوّر سے دل بے حَد مسرور ہے کہ کتابِ ھٰذا کا مؤلف اگرچہ کہیں بھی رہے اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! یہ کتاب **رفیق الحرمین** زائرینِ حرمین شریفین کی رفاقت میں حرمینِ طیبین کی حاضری سے مشرف ہوتی رہے گی اور گاہے گاہے شائقین ادعیۂ طواف کے ہاتھوں میں جھومتی ہوئی

طوافِ خانۂ کعبہ کا شرف بھی پاتی رہے گی۔۔۔اور۔۔۔ اور۔۔۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! میٹھے میٹھے مدینے کی زیارت کی سعادت بھی حاصل کرتی رہے گی۔۔۔ اور۔۔۔ سہانے سہانے گنبدِ خضریٰ۔۔۔اور۔۔۔اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! سنہری سنہری جالیوں کو بھی چومتی رہے گی۔ ؎

میری بے نور آنکھوں پہ مت جایئے
رہنمائی کی زحمت نہ فرمایئے
جب اُٹھے گی اِدھر وہ نگاہِ کرم
راستے تابہ منزل چمک جائیں گے

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

محمد الیاس عطار قادری رضوی

تقریظ

اُستاذ العلماء حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی **ابو سعید محمد عبد اللطیف** صاحب

قادری رضوی دامت برکاتھم العالیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و اٰلہ و اصحابہ اجمعین

فقیر غفرلہ القدیر نے **رفیق الحرمین** کو پڑھا، بحمدہ تعالٰی کتاب ہٰذا کو جو آسان اور عام فہم اردو زبان میں تحریر کی گئی ہے، سیدی **اعلیحضرت مولٰینا الشاہ احمد رضا خان** صاحب علیہ الرحمہ کے رسالۂ مبارکہ "انوار البشارہ" اور سیدی صدر الشریعہ مولٰینا **امجد علی** اعظمی علیہ الرحمہ کی تصنیفِ منیف **بہارِ شریعت** حصّہ ششم کا خُلاصہ پایا۔ **بحمدہ تعالٰی** رفیق الحرمین نے مسائل و حج و زیارت پر مبنی آج کل کے غیر ذمہ دارانہ اُردو میں لکھے ہوئے کتابچے اور رسائل سے زائرینِ مدینہ منورہ اور حجاج و معتمرین کو مستغنی کر دیا ہے۔ مولٰی کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرتِ امیر اہلسنّت مولینا العلام محمد الیاس صاحب قادری دامت برکاتھم العالیہ کو جو **رفیق الحرمین** کے

مؤلف ہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی اس سعی کو قبول فرما کر سعادتِ دارین کا ذریعہ بنائے، اٰمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

الفقیر ابو سعید محمد عبد اللطیف قادری غفرلہ

(صدر مدرس دار العلوم عطائے مصطفی جگنہ گوجرانوالہ)

عمرہ کا تفصیلی طریقہ جاننے کے لیے

شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولیٰنا

ابو بلال **محمد الیاس عطارؔ** قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف:

رفیق المعتمرین

کا مطالعہ فرمائیے!

مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگراں پُرانی سبزی منڈی
باب المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیک

رفیق الحرمین

حاجیوں کے لئے مدنی مشورے

پیارے حاجیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو سفرِ حج مبارک کرے۔ آپ ضروریاتِ سفر کا روانگی سے تین چار دن پہلے ہی اِنتظام کر لیجئے، نیز کسی تجربہ کار حاجی سے مشورہ بھی کر لیں۔ یوں تو ضروریاتِ زندگی کی ہر چیز حجازِ مقدّس میں مل جاتی ہے لیکن اپنے وطن سے لے جانے میں آپ کو کافی مالی بچت رہے گی، کیوں کہ پاکستانی سو کا نوٹ وہاں پر سترہ ریال کا رہ جاتا ہے۔ (یہ ١٤١٠ھ کا حساب ہے اس میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے) وہاں حج کے موسم میں اَشیائے ضروریاتِ زندگی کا دام بڑھا دیا جاتا ہے حتی کہ بعض جگہ ایک چائے دو رِیال (یعنی تقریباً بارہ روپے پاکستانی) کی ملتی ہے اس لئے سگِ مدینہ

عفی عنہ کے مشورے اور فہرستِ اَشیاء خُصُوصاً متوسّط الحال حُجاج کے لئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید ثابِت ہوگی، لیکن یہ یاد رہے کہ جتنا سامان ہلکا ہوگا اُسی قَدَر دَورانِ سفر سہولت رہے گی۔ اب کچھ اَشیاء کے نام بطورِ مشورہ عرض کئے دیتا ہوں، ہوسکے تو اِنہیں ساتھ لے جایئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ سفر میں اِن کی بہت قَدْر ہوگی۔ پھل یا پکے ہوئے کھانے کے ڈِبّے، مٹھائی وغیرہ کھانے کی اشیاء کی گورنمنٹ کی طرف سے مُمانَعَت ہے۔

سامانِ سفر کی فہرست

(۱) پنج سُورہ (۲) اپنے پیر و مرشد کا شجرہ (۳) بہارِ شریعت کا چھٹا حصہ اور رفیق الحرمین (٤) قلم اور پیڈ (٥) ڈائری (٦) قبلہ نما (یہ حجاز مقدس ہی میں خریدیں، منیٰ، عرفات وغیرہ میں قبلہ سمت معلوم کرنے میں بہت مدد دے گا) (۷) کتب، پاسپورٹ، ٹکٹ، ٹراولر چیک، ہیلتھ سرٹیفکیٹ وغیرہ رکھنے کے لئے گلے میں لٹکانے والا چھوٹا سا بیگ (۸) احرام کے کپڑے (۹) احرام کے تہبند پر باندھنے کے لئے جیب والا بیلٹ (۱۰) عطر (۱۱) جانماز (۱۲) تسبیح (۱۳) حسبِ ضرورت ملبوسات (موسم کے مطابق) (۱٤)

اوڑھنے کے لئے کمبل یا چادر (١٥) تکیہ (١٦) عمامہ شریف مع سَربند و ٹوپی (١٧) بچھانے کے لئے چٹائی یا چادر (١٨) آئینہ، تیل، کنگھا، مسواک، سُرمہ، سُوئی دھاگہ، قینچی سفر میں ساتھ لینا سُنّت ہے۔ (١٩) تولیہ (٢٠) صابُن (٢١) منجن (٢٢) سیفٹی ریزر (٢٣) لوٹا (٢٤) گلاس (٢٥) پلیٹ (٢٦) پیالہ (٢٧) دستر خوان (٢٨) گلے میں لٹکانے والی پانی کی بوتل (٢٩) چمچ (٣٠) چھری (٣١) دردِ سر اور نزلہ وغیرہ کے لئے ٹکیاں (٣٢) دستی سامان کے لئے مضبوط ہینڈ بیگ (٣٣) لگیج کروانے کے لئے بڑا بیگ (اس پر کوئی عَلامتی نشان ضَرور لگالیں مثلاً ☆) (٣٤) ہاتھ کا پنکھا (اس کی قدر آپ کو عَرَفات شریف میں ہوگی، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ) (٣٥) گرمی میں اپنے اُوپر پانی چھڑکنے کے لئے اِسپریئر (٣٦) حسبِ ضَرورت کھانے پکانے کے برتن (٣٧) آپ کے ملک کے ٹکٹ لگے ہوئے لِفافے (آپ اپنے گھر یا کسی اسلامی بھائی کا ایڈریس لکھ کر آپ سے پہلے واپس ہونے والے حاجی صاحِب کو دے دیں گے تو وہ وطن جا کر پوسٹ کر دیں گے اِس طرح آپ کا خط اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کم خرچ میں گھر پہنچ جائے گا)

مزید سامانِ سفر

بحری جہاز والوں کے لئے چُونکہ کافی گنجائش ہوتی ہے لہٰذا ان کے لئے چند مزید اَشیاءذِکر کی جاتی ہیں:

مدینہ (١) پلاسٹک کی بالٹی اور مگ (غُسل کرنے اور کپڑے دھونے کے لئے)

مدینہ (٢) چائے کی پتّی، چِینی، کَیتلی اور چند پِیالیاں، بَحری جہاز میں باورچی خانہ کے قریب کھولتا ہوا پانی تیّار رہتا ہے آپ اس سے بآسانی چائے تیار کر کے پی سکتے ہیں، یہ برتن حَرَمین شریفین میں بھی کام آئیں گے۔

مدینہ (٣) خشک مَیوہ، بِسکٹ، موسمبی، سیب وغیرہ انہیں جہاز کے اندر ہی اِستِعمال کر لیں نیز بَحری سفر میں لیموں کا استعمال بے حد مفید ہوتا ہے۔

مدینہ (٤) بَحری جہاز والے بیگ یا پٹارہ بہت مضبوط لیں کیونکہ ان کا سامان جَدّہ شریف پر کرین سے اُتارا جاتا ہے اگر بیگ کمزور ہوا تو ٹُوٹ جائے گا اور وہاں آپ کو بہت پریشانی اٹھانی پڑے گی۔

ہیلتھ سرٹیفکیٹ

تمام حاجی صاحِبان قانون کے مطابِق تمام سفری کاغذات بہت پہلے سے تیّار کروالیں۔ مثلًا "ہیلتھ سرٹیفکیٹ" یہ آپ کو حاجی کیمپ میں ہیضہ، چیچک وغیرہ کاٹِیکہ لگوانے کے بعد ملے گا اگرِاس میں کسی قِسم کی کمی ہوئی توآپ کو جہاز پر سَوار ہونے سے روکا جاسکتا ہے یا جَدّہ شریف کے ائیر پورٹ پر بھی رُکاوٹ پیش آسکتی ہے۔

سامان کہاں جمع کروائیں؟

حاجی کیمپ میں واقع پی آئی اے کے دفتر میں اپناتمام سامان (سوائے پاسپورٹ، ٹکٹ اور ضَروری کاغذات) جہاز کی روانگی سے آٹھ گھنٹے قَبْل جمع کروادیجئے، یہاں سے آپ کا سامان آپ کے جہاز میں پہنچادیا جائے گااور آپ کو بھی پَرواز سے تقریبًا تین گھنٹے پہلے پی آئی اے کی بسیں حاجی کیمپ سے ائیرپورٹ پہنچادیں گی۔ آپ چاہیں توپرائیویٹ سَواری پر بھی ائیرپورٹ جاسکتے ہیں، مگراِحتیاط اِسی میں ہے کہ آپ پَرواز سے تین گھنٹے قَبْل ائیرپورٹ پر پَہُنچ جائیں، وَہاں پاسپورٹ وغیرہ کی جانچ پڑتال کرانے کے بعد آپ جہاز پر سَوار ہو جایئے۔

ہَوائی جہاز والے کب احرام باندھیں؟

ہَوائی جہاز سے کراچی تا جَدّہ شریف تقریباً چار گھنٹے کا سفر ہے اور دورانِ پَرواز میقات کا پتا نہیں چلتا، لٰہذا کراچی والے اپنے گھر سے تیّاری کرکے چلیں، اگر وقتِ مکروہ نہ ہو تو اِحْرام کے نَفْل بھی گھر پر ہی پڑھ لیں اور اِحْرام کی چادریں بھی گھر ہی سے پہن لیں، البتّہ گھر سے اِحْرام کی نیّت نہ کریں، طیّارہ میں نیّت کر لیجئے گا کیونکہ نیّت کرنے سے پابندیاں شروع ہو جائیں گی ہو سکتا ہے کہ کسی وجہ سے پرواز میں تاخیر ہو جائے، پھر ائیر پورٹ پر آپ خوشبودار پھولوں کے گجرے وغیرہ بھی تو نہیں پہن سکیں گے۔(۱) اِس لئے آسانی اِسی میں ہے کہ آپ اِحْرام کی چادروں میں ملبوس ہَوائی اَڈّہ پر تشریف لائیں یا روزمرّہ کے لباس ہی میں آجائیں۔ ائیرپورٹ پر بھی حمام، وُضوخانہ اور جائے نَماز کا اِہتمام ہوتا ہے۔ آپ یہیں

مدینہ

(۱) **احرام** کی حالت میں خوشبو کے استعمال کے احکام کی تفصیل آگے آرہی ہے۔ ہاں! احرام کی چادریں اگر پہن لی ہیں مگر ابھی تک نیت کرکے لبیک نہیں کہی تو خوشبو لگانا، خوشبودار پھولوں کے گجرے پہننا سب جائز ہے۔ **سگ مدینہ عفی عنہٗ**

اِحرام زَیب تن فرما کر نَوَافل ادا کریں پھر اِحرام کی نیّت کر لیں، مگر آسانی اِس میں ہے کہ جب آپ کا طیّارہ فضا میں ہموار ہو جائے اس وقت نیّت کریں۔ (نیّت اور میقات وغیرہ کی تفصیل آگے آرہی ہے)

جدّہ تا مکّہ معظمہ

جدّہ شریف کے ہَوائی اَڈّہ پر پہنچ کر اپنا دستی سامان لئے لَبَّیک پڑھتے ہوئے دھڑکتے دل سے ہوائی جہاز سے اُتریئے اور کسٹم شیڈ سے مُتَّصِل کاؤنٹر پر اپنا پاسپورٹ اور ہیلتھ سرٹیفکیٹ چیک کرواکر شیڈ میں جمع شدہ سامان میں سے اپنا سامان شَناخت کر کے علیحدہ کرلیں، کسٹم کروانے کے بعد مع سامان اپنے مُعَلِّم کی بس میں لَبَّیک پڑھتے ہوئے مکّۂ مُعَظَّمَہ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ یاد رکھیے! سفر پھر سفر ہے کئی قِسم کی پریشانیاں درپیش آسکتی ہیں۔ بس وغیرہ کا بھی اِنتِظار کرنا پڑتا ہے۔ ہر موقع پر صَبْر و رِضا کا پیکر بن کر رہیں۔ فُضُول شور وغُل کرنے سے مسائل حل ہونے کے بجائے مزید اُلجھنے کا خطرہ رہتا ہے اور صَبْر کا ثواب بھی برباد ہو جاتا ہے۔

بحری جہاز سے روانگی

سفینہ عُمُوماً دِن کے ایک بجے روانہ ہوتا ہے کبھی کبھی قَدْرے

تاخیر بھی ہو جاتی ہے تاہم عازِمینِ حج کو عَلَی الصُّبح ہی بندر گاہ پر پہنچنا چاہئے تا کہ جانچ پڑتال کے ضابطے بآسانی مکمل ہو سکیں۔ عازِمینِ حج کو حاجی کیمپ کراچی سے مناسب کرایہ پر بندر گاہ پہنچایا جاتا ہے۔ (براہِ راسْت بندر گاہ پہنچنے والے حُجاج تاخیر کی صورت میں نتائج کے خود ہی ذِمہ دار ہوں گے) سامان ٹرکوں سے جائے گا اپنا وَزْنی سامان یعنی ٹرنک وغیرہ ٹرک پر بھجوادیں، پاسپورٹ اور ٹکٹ وغیرہ اہم کاغذات کا بیگ گلے میں لٹکالیں، دورانِ سفر اِستعمال کی چیزیں اور اِحْرام کی چادریں بھی کسی بڑے تھیلے میں رکھ لیں، جہاز پر کھانے اور چائے کی تقسیم مقرَّرہ اَوقات پر ہوتی ہے، ان اَوقات کا خیال رکھیں، کھانے اور چائے کی قیمت کرائے میں شامل ہوتی ہے، سَمندری سفر میں عُمُوماً اِبتِداءً معمولی سے چکّر آتے ہیں، اگر ایسا ہو تو گھبرائیں نہیں بلکہ بیٹھ جائیں یا لیٹ جائیں مَبادا چکرا کر گر پڑیں اور چوٹ لگ جائے، اگر بیمار ہو جائیں تو ڈاکٹر سے رابِطہ قائم کریں، اگر کوئی بھی شکایت ہو تو اپنے قافِلے کے اَمیر کو بتائیں وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی مدد کرے گا۔

بَحْری جہاز والے کب اِحْرام باندھیں؟

باب المدینہ (کراچی) تا جدّہ شریف براستہ "عدن" بَحْری

سفر عام حالات میں تقریباً سات دِن کا ہے، لہٰذا کراچی سے اِحْرام باندھ کر نہ چلیں۔ پاک وہند کے حاجیوں کے لئے میقات یَلَمْلَم ہے جو جدہ سے تقریباً ستر کلو میٹر پہلے آتا ہے۔ جب جہاز اس کے قریب پہنچے گا تو جہاز میں سائرن کی آواز گونج اُٹھے گی اور لاؤڈ اسپیکر پر بھی اِعلان کر دیا جائے گا کہ " حُجاجِ کرام اپنا اپنا اِحْرام باندھ لیں۔ " تو آپ اِحْرام باندھ لیجئے۔ (باندھنے کا طریقہ آگے آرہا ہے)

ساحلِ جَدّہ شریف

جب آپ کا سفینہ ساحلِ جَدّہ شریف پر لنگر انداز ہو جائے گا تو وہاں کا عملہ آپ کے سفینے میں آکر آپ کی دستاویزات وغیرہ چیک کرے گا۔

جَدّہ کسٹم

اب لَبَّیْک پڑھتے ہوئے دھڑکتے ہوئے دِلوں سے اپنا دستی سامان ساتھ لئے جہاز سے اُتریئے۔ وہاں کے کسٹم شیڈ میں اپنے سامان کی جانچ پڑتال کروائیے پھر آپ کو جَدّہ شریف کے حاجی کیمپ "مَدِیْنَۃُ الْحُجَّاج" میں پہنچایا جائے گا۔ وہاں کے ضَروری کارروائی میں شاید بارہ گھنٹے بلکہ اس سے بھی کافی زیادہ وَقْت لگ جائے گا۔ آپ صَبْر و تَحَمُّل کا

دامن نہ چھوڑیئے گا یہاں آپ کی رہنمائی کے لئے آپ کے مُعَلِّم کے وکیل اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ موجود رہیں گے۔

مُعَلِّم کی طرف سے سواری

آپ ہوائی جہاز سے جائیں یا بَحری جہاز سے، جَدّہ شریف سے مَکَّۂ مکرّمہ، مدینۂ مُنوَّرہ، مِنٰی، عَرَفات، مزدَلِفَہ اور واپسی میں پھر مکّہ شریف سے جَدّہ شریف تک پہنچانا مُعَلِّم کے ذِمّے ہے اور اِس کی فیس آپ سے پہلے ہی وُصول کی جاچکی ہے۔ جب آپ پہلی بار مکّہ شریف مُعَلِّم کے دفتر پر اُتریں گے اُس وقت کا کھانا اور عَرَفات شریف میں دوپہر کا کھانا بھی مُعَلِّم کے ذِمّہ ہے۔

اگر آپ کِرایہ واپس حاصل کرنا چاہیں تو...

کوپن سنبھال کر رکھیں اور بے شک مَکَّۂ مکرّمہ تا مدینۂ مُنوَّرہ وغیرہ مُعَلِّم کی بس میں نہ جائیں، جب وطن واپسی کے لئے آپ جَدّہ شریف آئیں تو ائیرپورٹ پر ٹرانسپورٹ آفس میں "کوپن" دکھا کر کِرایہ واپس (REFUND) حاصل فرمالیں۔

سفر کے تیس مدنی پھول

مدینہ (۱) چلتے وَقْت عزیزوں، دوستوں سے قُصُور مُعاف

کروائیں اور جن سے مُعافی طلب کی جائے اُن پر لازِم ہے کہ دل سے مُعاف کردیں۔ حدیثِ مُبارَک میں ہے کہ جس کے پاس اُس کا (اسلامی) بھائی معذرت لائے، واجِب ہے کہ قَبول کرلے (یعنی مُعاف کردے) ورنہ حوضِ کوثر پر آنا نہ ملے گا۔ (اَنْوارُ الْبِشارَۃ)

مدینہ (٢) والدین سے اِجازت لے لیں، حج اگر فرض ہو چکا ہے تو والدین کی اِجازت نہ بھی ہو تب بھی جانا ہوگا، ہاں عُمرہ یا نَفْلی حج کے لئے والدین سے اِجازت لئے بِغیر سفر نہ کریں۔ یہ بات غَلَط مشہور ہے کہ جب تک والدین نے حج نہیں کیا اولاد بھی حج نہیں کرسکتی۔

مدینہ (٣) کسی کی اَمانت پاس ہو یا قرضہ ہو تو لوٹا دیں، جن کے مال ناحق لئے ہوں واپس کردیں یا مُعاف کروالیں، پتا نہ چلے تو اُتنا مال فُقَراء کو دے دیں۔

مدینہ (٤) نماز، روزہ، زکٰوۃ، جتنی عبادات ذِمّے ہوں ادا کریں اور تاخیر کے گناہ کی توبہ بھی کریں۔ اِس سفرِ مُبارَک کا مقصد صِرْف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اُس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی ہو۔

مدینہ (٥) حاجی کو چاہیے کہ توشہ مالِ حلال سے لے ورنہ حج

قَبول ہونے کی اُمید نہیں اگرچہ فرض اُتر جائے گا۔

مدینہ (٦) حاجت سے زائد تَوشہ لیں اور اپنے رفیقوں اور فقیروں پر تَصَدُّق کرتے چلیں یہ حجِّ مبرُور کی نِشانی ہے۔ (اَنْوارُ الْبِشارَة)

مدینہ (٧) کرائے کی گاڑی پر جو کچھ سامان بار کرنا ہو، پہلے سے دِکھادیں اور اِس سے زائد بِغیر اِجازتِ مالک گاڑی میں نہ رکھیں۔ (ایضاً)

حکایت

سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مبارک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو سفر پر روانہ ہوتے وَقْت کسی نے دوسرے کو پہنچانے کے لئے خط پیش کیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "سَواری والے سے اِجازت لے لو کیونکہ میں نے اُس کو سارا سامان دکھادیا ہے اور یہ خط زائد شے ہے۔

مدینہ (٨) حدیثِ پاک میں ہے کہ جب تین آدَمی سفر کو جائیں تو اپنے میں سے ایک کو اَمیر بنالیں۔ اِس سے کاموں میں اِنتِظام رہتا ہے۔

مدینہ (٩) اَمیر اُسے بنائیں جو خوش اَخلاق اور سُنَّتوں کا پابند ہو۔

مدینہ (١٠) اَمیر کو چاہیے کہ ہمسفر اِسلامی بھائیوں کی خدمت کرے اور اُن کے آرام کا پُورا خیال رکھے۔

مدینہ (١١) جب سفر پر جانے لگیں تو اِس طرح رُخصت ہوں

جیسے دُنیا سے رُخصت ہوتے ہوں۔

مدینہ (۱۲) وَقتِ رُخصت سب سے دُعائیں لیں کہ برکتیں حاصل ہوں گی۔

مدینہ (۱۳) کوئی اِسلامی بہن اپنے شوہر یا قابلِ اِطمینان مَحرَم (یعنی جس کے ساتھ ہمیشہ کے لئے نِکاح حرام ہو) کے بِغیر ہر گز سفر نہ کرے، ورنہ جب تک گھر لوٹ کر آئے گی قدم قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔ (یہ حکم صِرف سفرِ حج کے لئے ہی نہیں، ہر سفر کے لئے ہے)

مدینہ (۱۴) لباسِ سفر پہن کر اگر وَقتِ مکرُوہ نہ ہو تو گھر میں چار رَکعت نَفل اَلْحَمْد و قُل سے پڑھ کر باہر نکلیں۔ وہ رَکعتیں واپسی تک اَہل ومال کی نگہبانی کریں گی۔

مدینہ (۱۵) گھر سے نکلتے وقت اٰیَةُ الْکُرْسِی اور قُلْ یٰاَیُّہَا الْکٰفِرُوْن سے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس تک تَبَّتْ کے سِوا پانچ سُورتیں، سب بِسْمِ اللہ کے ساتھ پڑھیں، آخِر میں بھی بِسْمِ اللہ شریف پڑھیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ راستہ بھر آرام رہے گا۔

مدینہ (۱۶) مکروہ وَقت نہ ہو تو اپنی مسجد میں دو رَکعت نَفل ادا کریں۔

مدینہ (۱۷) ریل یا بس وغیرہ میں بِسْمِ اللّٰہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور سُبْحٰنَ اللّٰہ سب تین تین بار، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ایک بار، پھر یہ قُرآنی دُعا پڑھیں اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سَواری ہر قِسم کے حادِثے سے محفوظ رہے گی۔ دُعا یہ ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ لا وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (پ۲۵ زخرف ۱۳۔۱۴)

پاکی ہے اُسے جس نے اِس سَواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے بُوتے (یعنی طاقت) کی نہ تھی اور بے شک ہمیں اپنے رب (عزوجل) کی طرف پلٹنا ہے۔ (کنزالایمان)

مدینہ (۱۸) جب بحری جہاز میں سَوار ہوں تو یہ قُرآنی دُعا پڑھیں تو ڈوبنے سے اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ محفُوظ رہیں گے۔ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖۗ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۶۷﴾

اللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کے نام پر اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا بیشک میرا رب (عَزَّوَجَلَّ)

ضرور بخشنے والا مہربان ہے اور انہوں نے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا اور وہ قیامت کے دن سب زمینوں کو سمیٹ دے گا اور اس کی قدرت سے سب آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے اور ان کے شرک سے پاک اور برتر ہے۔ (کنزالایمان)

(اس دُعا میں پہلی آیت **سورۂ ہُود** کی ہے جب کہ دوسری آیت **سورۂ زُمر** کی ہے)

مدینہ (۱۹) جب کسی منزِل پر اُتریں تو دو رَکعَت نَفْل پڑھیں (اگر وَقتِ مکروہ نہ ہو تو) کہ سنت ہے۔

مدینہ (۲۰) منزِل پر اُتریں تو وقتاً فوقتاً یہ دُعا پڑھیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر نقصان سے بچیں گے۔ دُعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کلمات تامہ کی پناہ مانگتا ہوں

اُس شر سے جسے اُس نے پیدا کیا۔

مدینہ (۲۱) یَاصَمَدُ ۱۳ بار روزانہ پڑھیں بھُوک اور پیاس سے اَمُن رہے گا۔

مدینہ (۲۲) جب دُشمن کا خوف ہو سورۂ لِاِیْلٰف پڑھ لیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر بَلا سے اَمان ملے گی۔

مدینہ (۲۳) دورانِ سَفَر ذِکرو دُرود کی کثرت کریں فرِشتہ ساتھ رہے گا فُضُول باتیں یا گانے باجے کا سِلسِلہ رہا تو شیطان ساتھ رہے گا۔

مدینہ (۲٤) سَفَر میں اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا سے غافل نہ رہیں کہ مسافر کی دُعا قَبول ہوتی ہے۔

مدینہ (۲۵) جب کسی مشکل میں مدد کی ضَرورت پڑے تو حدیثِ پاک میں ہے کہ اِس طرح تین بار پکاریں:

اَعِیْنُوْنِیْ یَاعِبَادَاللہ ط

یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندو! میری مدد کرو۔ (حِصْنِ حَصِین)

مدینہ (۲٦) بَدُّوؤں بلکہ تمام عَرَبوں سے بے حد نرمی کا برتاؤ کریں، اگر وہ سختی بھی کریں تو آپ اَدَباً برداشت کرلیں کہ جو اَہلِ عَرَب کی سختیوں پر صَبْر کرے گا، اُس کی ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شَفاعت فرمائیں گے۔ اَہلِ مَکّہ و مدینہ بلکہ تمام اَہلِ عَرَب کے اَفعال پر اِعتِراض نہ کریں بلکہ دِل میں بھی کدُورت نہ لائیں، اِس میں دونوں جہاں کی سَعادَت ہے۔ ہاں! اگر کسی میں عقیدے کی خَرابی ہے تو بے شک اُس سے نفرت اور سَخت نفرت کریں۔

مدینہ (۲۷) سَفَر سے واپسی میں بھی گزشتہ آدابِ سفر کو ملحُوظِ خاطر رکھیں۔

مدینہ (۲۸) وطن پہنچ کر سب سے پہلے اپنی مسجِد میں مکروہ وَقْت نہ ہو تو دو رَکْعَت نَفْل ادا کریں۔

مدینہ (۲۹) دو رَکْعَت گھر آکر بھی (مکروہ وقت نہ ہو تو) ادا کریں۔

مدینہ (۳۰) پھر سب سے پُرتَپاک طریقے سے ملاقات کریں۔

سفر میں نماز کس طرح اَدا کریں؟

مدینہ (۱) کم اَز کم ستاون میل تین فرلانگ کا سفر کرنے والا شرعاً مسافر کہلاتا ہے۔ (بہارِ شریعت)

مدینہ (۲) جہاں سفر کر کے پہنچیں اور پندرہ یا زیادہ دِن قِیام کی نیّت ہے تو اب مسافر نہ رہے بلکہ مُقیم ہو گئے، ایسی صورت میں نماز میں قَصر نہیں کریں گے۔ جب پندرہ دِن سے کم رہنے کی نیّت ہو تو اب نمازوں میں قَصر کریں گے یعنی ظہر، عَصر اور عشاء کی فَرض رَکْعَتوں میں چار چار فَرضوں کی جگہ دو دو رَکْعَت فَرض ادا کریں گے۔ فَجر اور مغرِب میں قَصر نہیں، باقی تمام سُنّتیں، وِتر وغیرہ سب پوری ادا کریں۔ (بہارِ شریعت)

مدینہ (۳) چلتی رَیل گاڑی میں فَرض، وِتر اور فَجر کی سُنَّتیں نہیں پڑھ سکتے جب ریل گاڑی بِالکل ٹھہر جائے تو پڑھ لیں۔ خواہ نیچے اُتر کر پڑھ لیں، ریل گاڑی بِالکل ٹھہر گئی اور گاڑی ہی میں نماز شُروع کردی، سَلام پھیرنے سے قَبْل ہلکا سا جھٹکا بھی اگر گاڑی نے کھایا نَماز نہ ہوگی۔ ریل گاڑی رُکتی ہی نہیں تو آپ چلتی گاڑی میں ہی نَماز پڑھ لیں اور بعد میں اُتر کر قَضا پڑھ لیں۔ باقی سُنَّتیں اور نَوافل چلتی ریل گاڑی میں پڑھ سکتے ہیں۔

مدینہ (٤) ہوائی جہاز کا حُکم اِس سے بِالکل مختلف ہے۔ فَرض، وِتر سُنَّتیں اور نَوافل وغیرہ تمام نَمازیں دَورانِ پرواز پڑھ سکتے ہیں، اِعادہ کی حاجت نہیں۔

مدینہ (٥) بَحَری جہاز میں جب کہ اُتر کر خشکی میں نماز پڑھنا ممکن نہ ہو تو ساری نمازیں اِسی میں ادا کریں، اِعادہ کرنے (لوٹانے) کی ضَرورت نہیں۔

مدینہ (٦) ہوائی جہاز یا ریل گاڑی میں لوگ نِشَسْت پر ہی جِدھر کو مرضی آئی مُنہ کرکے بیٹھے بیٹھے ہی نَماز پڑھ لیتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔ قبلہ کی معلومات کرکے حسبِ معمول کھڑے کھڑے نماز ادا

کریں۔ یہ ضَروری ہے۔

حج کی فضیلت

اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ (پ ۲، البقرة ۸)

ترجمۂ کنزالایمان: حج و عمرہ کو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے لئے پورا کرو۔

مدینہ (۱) تاجدارِ مدینہ سرورِ قلب و سینہ صلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: "جس نے حج کیا اور رَفَث (یعنی فحش کلام) نہ کیا اور فِسق نہ کیا تو گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹا جیسے اُس دن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔" (بخاری)

مدینہ (۲) مدینے تاجدار، بعطائے پروردگار عَزَّوَجَلَّ دو عالم کے مالک و مختار صلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ خوشگوار ہے: "عُمرہ سے عُمرہ تک اُن گناہوں کا کفّارہ ہے جو درمیان میں ہوئے اور حج مبرور کا ثواب جنّت ہی ہے۔" (ابن ماجہ)

مدینہ (۳) حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: "حج و عُمرہ محتاجی اور گناہوں

کو ایسے دُور کرتے ہیں جیسے بھٹّی لوہے، چاندی اور سونے کے میل کو دُور کرتی ہے اور حجِ مبرُور کا ثواب جنَّت ہی ہے۔" (ترمِذی، ابن ماجہ)

مدینہ (٤) حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے کہ مَدَنی سرکار، دوجہاں کے سردار صلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: "رَمضان میں عُمرہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔" (ابوداؤد)

مدینہ (٥) حضرتِ سَیِّدُنا ابو موسٰی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنۡہ کہتے ہیں کہ رَحمتِ عالم، نورِ مُجَسَّم صلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے کہ "حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو کی شَفاعت کرے گا اور گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اُس دِن کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔" (بزّار)

مدینہ (٦) حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے کہ شافعِ اُمَم، سراپا جُود و کَرَم صلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مکرَّم ہے: "جو مکّۂ مکرَّمہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکّۂ پاک واپس آئے اُس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں حَرَم کی نیکیوں کی مِثل لکھی جائیں گی۔" عرض کیا گیا: حَرَم کی نیکیوں کی کیا مقدار ہے؟ ارشاد فرمایا: "ہر نیکی لاکھ نیکی ہے۔" (بیہقی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس حساب سے ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ہوئیں۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم

ہر قدم پر سات سو نیکیاں

اعلٰی حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن "اَنْوارُ الْبِشارَۃ" میں پیدل چلنے کی ترغیب دِلاتے ہوئے فرماتے ہیں: "ہو سکے تو پِیادہ (مَکَّۂ مکرمہ سے مِنٰی، عَرَفات وغیرہ) جاؤ کہ جب تک مَکَّۂ مُعَظَّمہ پلٹ کر آؤ گے ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ یہ نیکیاں تَخمیناً (یعنی اندازاً) اٹھتّر کھرب چالیس اَرَب آتی ہیں اور **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کا فَضل اُسکے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدْقے میں اِس اُمّت پر بے شمار ہے۔" (فتاوٰی رضویہ) سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ عرض کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پُرانے طویل راستے کا حساب لگایا ہے۔ اب چُونکہ مَکَّۂ مُعَظَّمہ سے مِنٰی کے لئے پہاڑوں میں سُرَنگیں نِکالی گئی ہیں اور پیدل چلنے والوں کے لئے راستہ مختصر اور آسان ہو گیا ہے، اِس حساب سے نیکیوں کی تعداد میں بھی کمی واقع ہو گی۔ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمْ (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

مدینہ (۷) حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ رِسالَت، شَفِیعِ اُمَّت صلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے: "حاجی کی مغفِرت ہو جاتی ہے اور حاجی جس کے لئے اِستِغفار کرے اس کے لئے بھی مغفرت ہے۔" (بزار، طبرانی)

مدینہ (۸) اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشَہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے رِوایت ہے کہ رَحْمتِ عالمیان مکی مَدَنی سُلطان صلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جو حج یا عُمرہ کے لئے نِکلا اور راستے میں مر گیا اُس کی پیشی نہیں ہو گی، نہ حساب ہو گا اور اُس سے کہا جائے گا: "تو جنت میں داخِل ہو جا۔" (طبرانی)

مدینہ (۹) حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِرشادِ خوشبودار ہے: "جو حج کے اِرادہ سے چلا اور راہ میں فوت ہو گیا تو اب قِیامت تک اُس کے لئے حج کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو عُمرہ کی نیَّت سے نِکلا اور راہ میں موت سے ہمکنار ہوا تو اس کے لئے تا قِیامت عُمرہ کا ثواب لکھا جاتا رہے گا۔ الخ" (بیہقی)

کُفر پر موت کا اندیشہ

مدینہ (۱) سرکارِ دو جہان صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "جسے حج کرنے سے نہ ظاہِری حاجت کی رُکاوٹ ہو نہ بادشاہِ ظالِم نہ کوئی مرض جو روک دے پھر بغیر حج کیے مر گیا تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا نَصرانی ہو کر۔ (دارمی)

حاجی کے لئے سرمایۂ عِشق ضَروری ہے

پیارے حاجیو! حج کے لئے جس طرح سرمایۂ ظاہِری کی ضَرورت ہے اُسی طرح سرمایۂ باطنی کی بھی سَخت ضَرورت ہے، اور وہ سرمایہ سرمایۂ عِشق و مَحبَّت ہے اور ظاہِر ہے کہ یہ اَہلِ مَحبَّت سے ملتا ہے۔ چُنانچِہ سرکارِ بغداد، حضورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں ایک شَخص حاضِر ہوا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ نے حاضِرین سے فرمایا: "یہ ابھی ابھی بیتُ المقدَّس سے ایک قدم میں میرے پاس آئے ہیں تا کہ مجھ سے آدابِ عِشق سیکھیں۔"

کسی عاشِق سے نسبت قائم کرلو!

سُبحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! ایک باکرامت وَلی بھی سرمایۂ عِشق کے حُصُول کی خاطر اپنے سے بڑے وَلی کی بارگاہ میں حاضِری

دیتا ہے پھر ہم تو کس شمار وقطار میں ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ ہم بھی کسی عاشِقِ رسول صلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسبت قائم کر کے اُس سے آدابِ عِشق سیکھیں اور پھر سفرِ مدینہ اِختیار کریں۔

پہلے ہم سیکھیں قرینہ
پھر ملے مرشد سے سینہ
چل پڑے اپنا سفینہ
اور پہنچ جائیں مدینہ

پیارے حاجیو! اب طالبانِ خُدا عَزَّوَجَلَّ اور عاشقانِ مصطفٰی و مجتبٰی صلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق و محبّت سے لبریز رِقّت اَنگیز دو واقِعات پیش کئے جاتے ہیں اِنہیں رِقّتِ قلبی کے ساتھ پڑھئے اور محبتِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ اور عِشقِ مُصطَفوی صلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں تڑپئے اور ہو سکے تو خوب آنسو بہائیے۔

پُراَسرار حاجی

حضرتِ سَیِّدُنا فُضَیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میدانِ عَرَفات میں لوگ جمع ہو کر مَشغولِ دُعا تھے، میری نظر ایک نوجوان پر پڑی جو سر جھکائے شَرمسار کھڑا تھا، میں نے کہا: اے نوجوان! تُو بھی دُعا کر۔ وہ بولا: مجھے تو اِس بات کا ڈر لگ

رہا ہے کہ جو وَقت مجھے حاصل ہوا تھا شاید وہ جاتا رہا، اب کس مُنہ سے دُعا کروں! میں نے کہا: تُو بھی دُعا کر، تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے بھی اِن دُعا مانگنے والوں کی بَرَکت سے کامیاب فرمائے۔ حضرت سَیِّدُنا فُضَیل رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: "اُس نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھانے کی کوشش کی کہ ایک دَم اُس پر رِقَّت طاری ہو گئی اور ایک چیخ اُس کے مُنہ سے نکلی، تڑپ کر گرا اور اُس کی روح قفسِ عُنصُری سے پرواز کر گئی۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب)

ذَبح ہونے والا حاجی

حضرتِ سَیِّدُنا ذُوالنُّون مصری عَلَیۡہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: میں نے مِنٰی میں ایک نوجوان دیکھا کہ آرام سے بیٹھا ہُوا ہے جب کہ لوگ قربانیوں میں مَشۡغول تھے۔ اِتنے میں وہ پکارا: اے میرے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے سارے بندے قُربانیوں میں مَشۡغول ہیں، میں بھی تیری بارگاہ میں اپنی جان قُربان کرنا چاہتا ہوں، میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! مجھے قبول فرما۔ یہ کہہ کر اپنی اُنگلی گلے پر پھیری اور تڑپ کر گرا، میں نے قریب جا کر دیکھا تو وہ جان دے چکا تھا۔ (کَشْفُ الْمَحْجُوب)

یہ اِک جان کیا ہے اگر ہوں کروڑوں
تِرے نام پر سب کو وارا کروں میں

(سامانِ بخشش)

اپنے نام کے ساتھ "حاجی" کہنا کیسا؟

محترم حاجیو! دیکھا آپ نے، حج ہو تو ایسا! اللہ عَزَّوَجَلَّ اِن دونوں بابَرَکت حاجیوں کے طُفیل ہمیں بھی رِقَّتِ قلبی نصیب فرمائے۔ یاد رکھیے! ہر عبادت کی قَبولِیَّت کے لئے اِخْلاص شَرْط ہے۔ جتنا اِخْلاص زِیادہ ہوتا ہے اُتنا ہی اَجْر و ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ **آہ!** اب علمِ دین اور اَچھی صُحبت سے دُوری کی بِنا پر ہماری اَکثر عبادات رِیاکاری کی نذر ہو کر برباد ہو جاتی ہیں جس طرح اب ہمارے ہر کام میں نُمود و نُمائش کا عمل دَخل ضَروری سمجھا جانے لگا ہے اِسی طرح اب حج جیسی عظیم سَعادت بھی دِکھاوے کی بھینٹ چڑھتی جا رہی ہے، مَثَلاً ہمارے بے شُمار بھائی حج ادا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اپنے مُنہ سے حاجی کہتے اور اپنے قلم سے اپنے نام کے آگے حاجی لکھتے ہیں۔ آپ شاید چونک پڑے ہوں گے کہ اِس میں آخِر کیا حَرَج ہے؟ ہاں! واقِعی اِس صورت میں کوئی حَرَج بھی نہیں

کہ لوگ آپ کو اپنی مرضی سے حاجی صاحب کہہ کر پکاریں مگر **پیارے حاجیو!** اپنی زَبان سے اپنے آپ کو حاجی کہنا اپنی عبادت کا خود اِعلان کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اِس کو اِس مِثال سے سمجھیں:

لطیفہ

ٹرین چُھک چُھک کرتی اپنی منزِل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی دو شخص قریب قریب بیٹھے ہوئے تھے ایک نے سلسلۂ گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے پوچھا: جناب کا اِسمِ شریف؟ جواب ملا: "حاجی شفیق" اور آپ کا مبارک نام؟ اب دوسرے نے سوال کیا، پہلے نے جواب دیا: "نَمازی رفیق۔" حاجی صاحِب کو بڑی حیرت ہوئی، پوچھ ڈالا: اَجی نمازی رفیق! یہ تو بڑا عجیب سا نام لگتا ہے۔ نمازی صاحِب نے پوچھا: بتایئے آپ نے کتنی بار حج کا شَرَف حاصل کیا ہے؟ حاجی صاحِب نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! پچھلے سال ہی تو حج پر گیا تھا۔ نمازی صاحب کہنے لگے: آپ نے زندگی میں صِرف ایک بار حجِ بَیْتُ اللّٰہ کی سعادت حاصل کی تو، بَبانگِ دُہل اپنے آپ کو **"حاجی"** کہنے کہلوانے لگے اور یوں اپنے حج کا سرِعام اِعلان فرمانے لگے اور بندہ تو بِلاناغہ روزانہ پانچ وَقت پابندی کے

ساتھ نَماز ادا کرتا ہے، تو پھر اپنے آپ کو اگر "**نمازی**" کہلوائے تو اِس میں تَعَجُّب کی کون سی بات ہے؟

حج مبارک کا بورڈ لگانا کیسا؟

سمجھ گئے نا؟ آج تو نمود و نُمائش کی اِنتہاء ہو گئی، عجیب تَماشا ہے، حاجی صاحِب حج کو آتے جاتے ہیں تو پوری عمارت کو بَرقی قُمقُموں سے سجایا جاتا ہے اور گھر پر "**حج مُبارک**" کا بورڈ لگایا جاتا ہے، بلکہ توبہ! توبہ! کہیں کہیں تو دیکھا گیا ہے کہ حاجیوں کی اِحْرام کے ساتھ خُوب تصاویر اُتاری جاتی ہیں۔ آخِر یہ کیا ہے؟ کیا بھاگے ہوئے مجرم کا اپنے آقا صلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اِس طرح دُھوم دھام سے جانا مناسب ہے؟ نہیں ہر گز نہیں بلکہ روتے ہوئے اور آہیں بھرتے ہوئے، لرزتے، کانپتے ہوئے جانا چاہیے۔ ؎

آنسوؤں کی لڑی بن رہی ہو اور آہوں سے پھٹتا ہو سینہ
وِردِ لب ہو "مدینہ مدینہ" جب چلے سُوئے طیبہ سفینہ
جب مدینے میں ہو اپنی آمد جب میں دیکھوں تِرا سبز گنبد
ہِچکیاں باندھ کر روؤں بے حد کاش! آجائے ایسا قرینہ

پیدل سفرِ حج

حضرتِ سَیِّدُنا مالک بِن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفّار حج کے لئے بصرہ سے پیدل نکلے کسی نے عرض کی: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سَوار کیوں نہیں ہوتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "بھاگا ہوا غلام جب اپنے مولا عَزَّوَجَلَّ کے دَربار میں صُلح کے لئے حاضر ہو تو کیا اُسے سَوار ہو کر آنا چاہیئے؟ خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں مکّۂ مُعَظَّمہ اَنگاروں پر چلتا ہوا پہنچوں تو یہ بھی کم ہے۔" (تَنْبِیہُ الْمُغْتَرِّیْن) ـ

اَرے زائرِ مدینہ! تُو خوشی سے ہنس رہا ہے
دلِ غمزدہ جو پاتا تو کچھ اور بات ہوتی!

چھپّن اِصْطِلاحات

حاجی صاحِبان مندرَجہ ذَیل اِصْطِلاحات اور اَسمائے مَقامات وغیرہ ذِہن نَشین کرلیں تو اِس طرح آگے مطالَعَہ کرتے ہوئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آسانی پائیں گے۔

مدینہ (۱) اَشْہُرِ حَج: حج کے مہینے یعنی شَوّالُ الْمُکَرَّم و ذُوالْقَعْدہ دونوں مکمل اور ذُوالْحِجَّہ کے اِبتدائی دَس دِن۔

مدینہ (۲) اِحْرام: جب حج یا عُمرہ یا دونوں کی نیَّت کرکے تَلْبِیَہ

پڑھتے ہیں تو بعض حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں، اِس لئے اِس کو "**اِحْرام**" کہتے ہیں اور مجازاً اُن بِغیر سِلی چادروں کو بھی **اِحْرام** کہا جاتا ہے جن کو اِحْرام کی حالت میں اِستعمال کیا جاتا ہے۔

مدینہ (۳) تَلْبِیَہ: وہ وِرْد جو عُمرہ اور حج کے دَوران حالتِ اِحْرام میں کیا جاتا ہے، یعنی **لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك** اِلَخْ پڑھنا۔

مدینہ (٤) اِضْطِبَاع: اِحْرام کی اُوپر والی چادر کو سیدھی بغل سے نکال کر اِس طرح اُلٹے کندھے پر ڈالنا کہ سیدھا کندھا کھلا رہے۔

مدینہ (٥) رَمَل: طواف کے اِبتِدائی تین پھیروں میں اَکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھاتے ہوئے قدرے تیزی سے چلنا۔

مدینہ (٦) طواف: خانہ کعبہ کے گرد سات چکّر یا پھیرے لگانا ایک چکّر کو "شَوْط" کہتے ہیں، جمع "اَشْواط"

مدینہ (٧) مَطاف : جس جگہ میں طواف کیا جاتا ہے۔

مدینہ (٨) طوافِ قُدُوم: مَکَّۂ مُعَظَّمہ میں داخِل ہونے پر پہلا طواف یہ "اِفراد" یا "قِران" کی نیَّت سے حج کرنے والوں کے لئے سنّتِ مؤکدہ ہے۔

مدینہ (۹) **طوافِ زِیارۃ:** اِسے طوافِ اِفاضہ بھی کہتے ہیں۔ یہ حج کا رُکن ہے۔ اِس کا وَقت 10 ذُوالحِجَّہ کی صبح صادق سے بارہ ذُوالحِجَّہ کے غُروبِ آفتاب تک ہے مگر 10 ذُوالحِجَّہ کو کرنا اَفضل ہے۔

مدینہ (۱۰) **طوافِ وَداع:** حج کے بعد مکّۂ مکرّمہ سے رُخصت ہوتے ہوئے کیا جاتا ہے۔ یہ ہر آفاقی حاجی پر واجب ہے۔

مدینہ (۱۱) **طوافِ عُمْرَہ:** یہ عُمرہ کرنے والوں پر فرض ہے۔

مدینہ (۱۲) **اِسْتِلام:** حجرِ اَسود کو بوسہ دینا یا ہاتھ یا لکڑی سے چھو کر ہاتھ یا لکڑی کو چوم لینا یا ہاتھوں سے اُس کی طرف اِشارہ کر کے اُنہیں چوم لینا۔

مدینہ (۱۳) **سَعْی:** "صَفا" اور "مَرْوَہ" کے مابَیْن سات پھیرے لگانا (صَفا سے مروہ تک ایک پھیرا ہوتا ہے یوں مروہ پر سات چکّر پورے ہوں گے)

مدینہ (۱٤) **رِمْی جَمْرات:** (یعنی شیطانوں) پر کنکریاں مارنا۔

مدینہ (۱۵) **حَلْق:** اِحْرام سے باہر ہونے کے لئے حُدُودِ حرم ہی میں پُورا سَر منڈوانا۔

مدینہ (۱٦) **قَصْر:** چوتھائی (4/1) سر کا ہر بال کم اَز کم اُنگلی کے

ایک پَورے کے برابر کتروانا۔

مدینہ(۱۷)مَسْجِدُ الْحَرام: وہ مسجِد جس میں کعبۂ مُشَرَّفہ واقع ہے۔

مدینہ(۱۸)بابُ السَّلام: مسجِدُ الحرام کا وہ دَروازۂ مُبارَکہ جس سے پہلی بار داخِل ہونا افضل ہے اور یہ جانِبِ مشرق واقع ہے۔

مدینہ(۱۹)کَعْبَہ: اِسے "بَیْتُ اللّٰہ" بھی کہتے ہیں یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا گھر یہ پوری دُنیا کے وَسْط میں واقع ہے اور ساری دُنیا کے لوگ اِسی کی طرف رُخ کرکے نَماز ادا کرتے ہیں اور مسلمان پروانہ وار اِس کا طواف کرتے ہیں۔

کعبۂ مُشَرَّفہ کے چار کونوں کے نام:

مدینہ(۲۰)رُکنِ اَسْوَد: جُنُوب ومشرق کے کونے میں واقع ہے اِسی میں جنّتی پتھر "حجرِاَسْوَد" نصب ہے۔

مدینہ(۲۱)رُکنِ عراقی: یہ عراق کی سمت شمال مشرقی کونہ ہے۔

مدینہ(۲۲)رُکنِ شامی: یہ ملکِ شام کی سمت شمال مغربی کونہ ہے۔

مدینہ(۲۳)**رُکنِ یَمانِی:** یہ یَمَن کی جانِب مغرِبی کونہ ہے۔

مدینہ(۲۴) **بابُ الکعبہ:** رُکنِ اَسْوَد اور رُکنِ عراقی کے بیچ کی مشرقی دیوار میں زمین سے کافی بُلند سونے کا دروازہ ہے۔

مدینہ(۲۵)**مُلْتَزَم:** رُکنِ اَسْوَد اور بابُ الکعبہ کی درمیانی دیور۔

مدینہ(۲۶)**مُسْتَجار:** رُکنِ یَمانی اور شامی کے بیچ میں مغرِبی دیوار کا وہ حصہ جو "**مُلْتَزَم**" کے مُقابِل یعنی عَین پیچھے کی سیدھ میں واقع ہے۔

مدینہ (۲۷) **مُسْتَجاب:** رُکنِ یَمانی اور رُکنِ اَسْوَد کے بیچ کی جُنُوبی دیوار یہاں سَتَّر ہزار فرشتے دُعا پر اٰمین کہنے کے لئے مقرَّر ہیں۔ اِسی لئے سَیِّدی اعلٰی حضرت مولٰینا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے اِس مقام کا نام "**مستجاب**" (یعنی دُعا کی مقبولیَّت کا مقام) رکھا ہے۔

مدینہ(۲۸)**حَطِیْم:** کعبۂ مُعَظَّمہ کی شمالی دیوار کے پاس نِصْف دائرے کی شکل میں فَصِیْل (یعنی باؤنڈری) کے اندر کا

حصّہ۔ "**حطیم**" کعبہ شریف ہی کا حصّہ ہے اور اُس میں داخِل ہونا عَین کعبۃُ اللہ شریف میں داخِل ہونا ہے۔

مدینہ (۲۹) مِیزابِ رَحمَت: سونے کا پَرنالہ(۲) یہ رُکنِ عراقی وشامی کی شمالی دیوار پر چھت پر نَصب ہے اِس سے بارِش کا پانی "**حطیم**" میں نچھاوَر ہوتا ہے۔

مدینہ (۳۰) مَقامِ اِبراھِیم عَلَیہِ السَّلام: دروازۂ کَعبہ کے سامنے ایک قُبَّہ میں وہ جنّتی پتھر جس پر کھڑے ہوکر حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام

مـــــــــــــــــــدینہ

(۲) میری ناقِص معلومات کے مطابِق مکّے مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اپنے مزارِ فائزُالانوار میں چہرۂ نور بار میزابِ رَحمت کی طرف ہے۔ لٰہذا سگِ مدینہ کا معمول ہے کہ دَورانِ طواف جب میزابِ رَحمت کی طرف گزرتا ہے تو اُس کے سامنے کی طرف رُخ کرکے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ عرض کرتا ہے جو سلام کرنا چاہیں اُن کی رَہنمائی کیلئے عرض ہے کہ آپ میزابِ رَحمت کے عَین سامنے دیکھیں گے تو مسجِد شریف کے ایک سُتُون پر جَلی حُروف میں **محمد** صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھا ہوا نظر آئے گا اُسی کی سیدھ میں "بابِ مَدِیْنَۃُ الْمُنَوَّرہ" ہے۔ اُس سے باہر آجائیں تو سیدھا مدینہ روڈ ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ

نے کَعبہ شریف کی عمارت تعمیر کی اور یہ حضرتِ سَیِّدُنا اِبراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا زِندہ مُعجِزہ ہے کہ آج بھی اس مُبارَک پتھر پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے قَدَمَیْنِ شَرِیفَین کے نَقش موجود ہیں۔

مدینہ(٣١) بِیرِزَم زَم: مَکّہ مُعَظَّمہ کا وہ مقدّس کنواں جو حضرتِ سَیِّدُنا اِسمٰعیل علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے عالم طُفُولِیَّت میں آپ کے ننّھے ننّھے مُبارَک قدموں کی رَگڑ سے جاری ہوا تھا۔ اِس کا پانی دیکھنا، پینا اور بدن پر ڈالنا ثواب اور بیماریوں کے لئے شفا ہے۔ یہ مُبارَک کنواں مَقامِ اِبراہیم (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام) سے جُنُوب میں واقع ہے۔

مدینہ(٣٢) بابُ الصَّفا: مسجِدُالحرام کے جُنُوبی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے نزدیک **"کوہِ صفا"** ہے۔

مدینہ(٣٣) کوہِ صَفا: کَعبۂ مُعَظَّمہ کے جُنُوب میں واقع ہے اور یہیں سے سَعْی شُروع ہوتی ہے۔

مدینہ(٣٤) کوہِ مَروَہ: کوہِ صَفا کے سامنے واقع ہے۔ صَفا سے مروہ تک پہنچنے پر سَعْی کا ایک پھیرا خَتْم ہوجاتا

ہے اور ساتواں پھیرا یہیں مروہ پر خَتْم ہوتا ہے۔

مدینہ (۳۵) مِیْلَیْن اَخْضَرَیْن: یعنی دو سَبْز نِشان صَفا سے جانِبِ مروہ کچھ دُور چلنے کے بعد تھوڑے تھوڑے فاصِلے پر دونوں طرف کی دیواروں اور چھت میں سَبْز لائٹیں لگی ہوئی ہیں۔ نیز اِبتِدا اور اِنتِہا پر فرش پر بھی سَبْز ماربَل کا پٹّا بنا ہوا ہے۔ اِن دونوں سَبْز نشانوں کے دَرمِیان دَورانِ سَعْی مردوں کو دوڑنا ہوتا ہے۔

مدینہ (۳۶) مَسْعٰی: مِیلَیْنِ اَخْضَرَیْن کا دَرمِیانی فاصلہ جہاں دَورانِ سَعْی مرد کو دوڑنا سُنَّت ہے۔

مدینہ (۳۷) مِیقات: اُس جگہ کو کہتے ہیں کہ مَکَّۂ مُعَظَّمہ جانے والے آفاقی کو بِغیر اِحْرام وہاں سے آگے جانا جائز نہیں، چاہے تجارت یا کسی بھی غرض سے جاتا ہو، یہاں تک کہ مَکَّۂ مکرَّمہ کے رہنے والے بھی اگر مِیقات کی حُدُود سے باہر (مَثَلًا طائِف یا مدینۂ مُنَوَّرَہ) جائیں تو اُنھیں بھی اَب بِغیر اِحْرام مَکَّۂ پاک آنا ناجائز ہے۔

میقات پانچ ہیں

مدینہ (۳۸) ذُوالْحُلَیْفَہ: مدینہ شریف سے مَکَّۂ پاک کی

طرف تقریباً دَس کلومیٹر پر ہے جو مدینۂ مُنوَّرہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے "**مِیقات**" ہے۔ اَب اِس جگہ کا نام "**آبیار علی**" کَرَّمَ اللہُ وَجہَهُ الْکَرِیم ہے۔

مدینہ (٣٩) **ذاتِ عِرْق**: عِراق کی جانب سے آنے والوں کے لئے مِیقات ہے۔

مدینہ (٤٠) **یَلَمْلَم**: پاک و ہندوالوں کیلئے مِیقات ہے۔

مدینہ (٤١) **جُحفَہ**: ملکِ شام کی طرف سے آنے والوں کیلئے مِیقات ہے۔

مدینہ (٤٢) **قَرْنُ الْمَنازِل**: نجد (موجودہ رِیاض) کی طرف آنے والوں کے لئے مِیقات ہے۔ یہ جگہ طائِف کے قریب ہے۔

مدینہ (٤٣) **مِیقاتِی**: وہ شخص جو "**مِیقات**" کی حُدُود کے اَندر رہتا ہو۔

مدینہ (٤٤) **آفاقِی**: وہ شخص جو "**مِیقات**" کی حُدُود سے باہر رہتا ہو۔

مدینہ (٤٥) **تَنْعِیم**: وہ جگہ جہاں سے مکّۂ مکرَّمہ میں قِیام کے دَوران عُمرے کے لئے اِحرام باندھتے ہیں اور یہ مَقام

مسجِدُالحرام سے تقریباً سات کلومیٹر جانِبِ مدینۂ مُنوَّرہ ہے، اب یہاں مسجدِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنۡھَا بنی ہوئی ہے۔ اِس جگہ کو لوگ **"چھوٹا عُمرہ"** کہتے ہیں۔

مدینہ (۴۶) جِعِرَّانَہ: مَکَّۂ مکرَّمہ سے تقریباً چھبّیس کلومیٹر دُور طائِف کے راستے پر واقع ہے۔ یہاں سے بھی دورانِ قِیامِ مکَّہ شریف عُمرہ کا اِحرام باندھا جاتا ہے۔ اِس مقام کو عوام **"بڑا عُمرہ"** کہتے ہیں۔ (۳)

مدینہ (۴۷) حَرَم: مَکَّۂ مُعَظَّمہ کے چاروں طرف

مــــــــــــــــــــــــــدینہ

---

(۳) غزوۂ حُنَین سے واپسی پر ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں سے عُمرہ کا اِحرام زیبِ تن فرمایا تھا۔ ہوسکے تو ہر حاجی کو چاہیے کہ اِس سُنَّت کو ادا کرے اور یہ نہایت ہی پُر سوز مقام ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالحق محدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی "اَخبارُ الْاَخیار" میں نَقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ عبدالوہاب مُتَّقی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے زائرینِ حرم کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ ضَرور جِعرَّانہ سے عُمرہ کا اِحرام باندھیں کہ یہ ایسا متبرّک مقام ہے کہ میں نے یہاں ایک رات کے اندر سو بار مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خواب میں دیدار کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحسَانِہٖ)

مِیلوں تک اِس کی حُدُود ہیں اور یہ زمین حُرمَت و تَقَدُّس کی وجہ سے "**حَرَم**" کہلاتی ہے۔ ہر جانب اِس کی حُدُود پر نشان لگے ہیں، حرم کے جنگل کا شکار کرنا نیز خود رَو دَرَخْت اور تَر گھاس کاٹنا، حاجی، غیرِ حاجی سب کے لئے حرام ہے۔ جو شخص حُدُودِ حَرَم میں رہتا ہو اُسے "**حَرَمی**" یا "**اَہلِ حَرَم**" کہتے ہیں۔

مدینہ (۴۸) **حِل**: حُدُودِ حَرَم سے باہر مِیقات تک کی زمین کو "**حِل**" کہتے ہیں۔ اِس جگہ وہ چیزیں حَلال ہیں جو حَرَم میں حرام ہیں۔ جو شخص زمینِ حِل کا رہنے والا ہو اُسے "**حِلّی**" کہتے ہیں۔

مدینہ (۴۹) **مِنٰی**: مسجدُ الحرام سے پانچ کلو میٹر پر وہ وادی جہاں حاجی صاحبان قیام کرتے ہیں۔ "**مِنٰی**" حرم میں شامل ہے۔

مدینہ (۵۰) **جَمَرات**: مِنٰی میں تین مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پہلے کا نام جَمرَۃُ الْاُخریٰ یا جَمرَۃُ الْعَقَبَہ ہے۔ اِسے بڑا شیطان بھی بولتے ہیں۔ دوسرے کو جَمرَۃُ

الْوُسْطٰی (منجھلا شیطان) اور تیسرے کو **جَمْرَۃُ الْاُولٰی** (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔

مدینہ (٥١) عَرَفات: مِنٰی سے تقریباً گیارہ کلومیٹر دُور میدان جہاں ۹ ذُوالْحِجَّۃ کو تمام حاجی صاحِبان جمع ہوتے ہیں۔ عَرَفات حَرَم سے خارِج ہے۔

مدینہ (٥٢) جَبَلِ رَحمت: عرفات کا وہ مقدّس پہاڑ جس کے قریب وُقوف کرنا افضل ہے۔

مدینہ (٥٣) مُزْدَلِفہ "مِنٰی" سے عَرَفات کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر پر واقع میدا ن جہاں عرفات سے واپسی پر رات بسر کرتے ہیں۔ سُنَّت اور صبحِ صادِق اور طلوعِ آفتاب کے دَرمِیان کم اَز کم ایک لمحہ وُقوف واجب ہے۔

مدینہ (٥٤) مُحَسِّر: مزدلفہ سے ملاہوا میدان، یہیں اَصحابِ فیل پر عذاب نازِل ہوا تھا۔ لٰہذا یہاں سے گزرتے وقت تیزی سے گزرنا سُنَّت ہے۔

مدینہ (٥٥) بَطْنِ عُرَنَہ: عَرَفات کے قریب ایک جنگل جہاں حاجی کا وُقوف دُرُست نہیں۔

مدینہ(٥٦)مَدْعٰی: مسجدِ حرام اور مکَّۂ مکرّمہ کے قبرِستان **"جَنَّتُ الْمُعلٰی"** کے مابَیْن جگہ جہاں دعا مانگنا مُسْتَحب ہے۔

دُعا قَبول ہونے کے مَقامات

محترم حاجیو! یوں تو حَرَمینِ شَرِیفَین میں ہر جگہ اَنوار و تَجلّیات کی بارِشیں چھَماچھم برس رہی ہیں تاہم "اَحسَنُ الوِعَاء لآدابِ الدُّعاء" سے بعض دُعا قَبول ہونے کے مخصوص مَقامات کا ذکر کرتا ہوں تاکہ آپ اُن مَقامات پر مزید دِلجمعی اور توجہ کے ساتھ دُعا کرسکیں۔

مکَّۂ مکرّمہ کے مَقامات یہ ہیں: (١)مطاف (٢)ملتزم (٣)مُسْتَجَار (٤)بیتُ اللہ کے اَندر (٥)میزابِ رَحْمت کے نیچے (٦)حَطِیم (٧)حَجرِاَسْوَد (٨)رُکنِ یَمانی خُصوصاً جب دورانِ طواف وہاں سے گزر ہو (٩)مَقام اِبراہیم علیہ السلام کے پیچھے (١٠)زَم زَم کے کنویں کے قریب (١١)صَفا (١٢)مروہ (١٣)مَسْعٰی خُصوصاً سبز میلوں کے درمیان (١٤)عَرَفات خُصوصاً موقفِ نبیٔ پاک صلَّی اللہ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نزدیک (١٥)مزدَلِفہ خُصوصاً

مَشْعَرُالحرام (١٦)مِنٰی (١٧) تینوں جَمرات کے قریب (١٨) جب جب کَعْبہ مشَرَّفہ پر نظرپڑے۔

مدینۂ مُنوَّرہ کے مقامات یہ ہیں: (١)مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلام (٢)مواجهہ شریف، اِمام اِبنُ الجزری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: دُعا یہاں قبول نہ ہوگی تو کہاں قبول ہوگی (٣)مُنبرِاطہر کے پاس (٤) مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلام کے سُتونوں کے نزدیک (٥)مسجدِ قُبا شریف (٦) مسجدُ الفتح میں خُصوصاً بدھ کو ظہر وعَصر کے درمیان (٧)باقی مساجد طیِّبہ جن کو سرکارِمدینہ، سُکونِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے (مثلاً مسجدِ غمامہ، مسجدِ قِبلَتَین وغیرہ وغیرہ)(٨)وہ مُبارَک کنویں جنہیں سَرورِ کونین صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے (٩)جَبَلِ اُحد شریف (١٠)مزاراتِ بقیع(٤)

مدینه

(٤) تاریخی روایات کے مطابق جنَّتُ البقیع میں دس ہزار صحابۂ کرام علیہم الرضوان آرام فرماہیں۔ افسوس! ١٩٢٦ء میں جنَّتُ البقیع کے مزارات کو

(۱۱)مشاہدِ مُبارکہ (۵)

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں:

(۱)قِرَان (۲)تَمَتُّع (۳)اِفراد

(۱)قِرَان: یہ سب سے افضل ہے۔ اِس حج کے ادا کرنے والے کو "قارِن" کہتے ہیں ۔ اِس میں عُمرہ اور حج کا اِحرام ایک ساتھ باندھا جاتا ہے۔ مگر عُمرہ کرنے کے بعد **"قارِن"**

بقیہ

شہید کردیا گیا۔ اور جگہ جگہ مُبارک قبریں مِسمار کر کے اب وہاں راستے نکال دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا آج تک سگِ مدینہ کو جنَّتُ البقیع کے اندر داخِلہ کی جُرأت نہیں ہوئی مَبادا کسی مزارِ فائِضُ الانوار پر پاؤں پڑ جائے اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ قبرِ مسلم پر پاؤں رکھنا، بیٹھنا وغیرہ سب حرام ہے لہٰذا باادب زائرین سے درخواست ہے کہ وہ باہر ہی سے سلام کریں۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

(۵) مشاہِد جمع ہے مَشہَد کی اور مَشہَد کے معنٰی ہیں "حاضر ہونے کی جگہ" تو یہاں مراد یہ ہے کہ جس جس مَقام پر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لے گئے وہاں دُعا قبول ہوتی ہے اور خُصوصاً مکّۂ پاک اور مدینۂ پاک میں بے شمار مقامات پر آپ صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہوئے۔ مثلًا حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنہ کا مقدَّس باغ وغیرہ۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

"**حَلق**" یا "**قَصر**" نہیں کرواسکتا بلکہ بدستور اِحرام میں رہے گا، دسویں، گیارہویں یا بارہویں ذوالحجہ کو قربانی کرنے کے بعد "**حَلق**" یا "**قَصر**" کروا کے اِحرام کھول دے۔

(۲)تمَتُّع: اِس حج کو ادا کرنے والا "**مُتمَتِّع**" کہلاتا ہے۔ یہ اَشہُرِ حج میں "**میقات**" کے باہر سے آنے والے ادا کر سکتے ہیں۔ مثلاً پاکستان اور ہندوستان سے آنے والے عُموماً تمَتُّع ہی کیا کرتے ہیں کہ اِس میں آسانی یہ ہے کہ اس میں عُمرہ تو ہوتا ہی ہے لیکن عُمرہ ادا کرنے کے بعد "**حَلق**" یا "**قَصر**" کرواکے اِحرام کھول دیا جاتا ہے اور پھر آٹھ ذوالحجہ یا اِس سے قبل حج کا اِحرام باندھا جاتا ہے۔ (بہارِ شریعت)

(۳)اِفراد: اِفراد کرنے والے حاجی کو "**مُفرِد**" کہتے ہیں۔ اِس حج میں "عُمرہ" شامل نہیں ہے۔ اِس میں صرف حج کا "**اِحرام**" باندھا جاتا ہے۔ اہلِ مکّہ اور "**حِلّی**" یعنی میقات اور حُدودِ حرم کے درمیان میں رہنے والے باشندے (مثلاً اہلیانِ جدّہ شریف) "**حجِ اِفراد**" کرتے ہیں۔

حج ہو یا عُمرہ اِحرام باندھنے کا طریقہ دونوں کا ایک ہی ہے۔

ہاں نیّت اور اُس کے اَلفاظ میں تھوڑا سا فرق ہے۔ نیّت کا بیان اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آگے آرہا ہے۔ پہلے اِحرام باندھنے کا طریقہ مُلاحَظہ فرمائیں۔

اِحرام باندھنے کا طریقہ

(١) ناخُن تَراشیں (٢) بغل اور ناف کے نیچے کے بال دُور کریں بلکہ پیچھے کے بال بھی صاف کریں (٣) مِسواک کریں (٤) وُضو کریں (٥) خوب اچھی طرح مل کے غُسل کریں (٦) جسم اوراِحرام کی چادروں پر خوشبو لگائیں کہ یہ سُنّت ہے، ہاں ایسی خوشبو (مَثَلًا خُشک عَنبر) نہ لگائیں جس کا جرم (یعنی تَہہ) کپڑوں پر جَم جائے (٧) اِسلامی بھائی سِلے ہوئے کپڑے اُتار کر ایک نئ یا دُھلی ہوئی سفید چادر اوڑھیں اور ایسی ہی چادر کا تہبند باندھیں۔ (بہارِ شریعت)(تہبند کے لئے لٹھا اور اوڑھنے کے لئے تولیہ ہو تو سہولت رہتی ہے) (٦) (٨) پاسپورٹ یا رقم وغیرہ رکھنے کے لئے جیب

مـــــــــــــدینہ

(٦) تہبند کا کپڑا موٹا لیں تاکہ بدن کی رنگت نہ چمکے اور تولیہ بھی بڑی سائز کا

والا بیلٹ چاہیں تو باندھ سکتے ہیں۔

اِسلامی بہنوں کا اِحرام

اِسلامی بہنیں حسبِ معمول سِلے ہوئے کپڑے پہنیں، دستانے اور موزے بھی پہن سکتی ہیں، وہ سَر بھی ڈھانپیں مگر چہرے پر چادر نہیں اوڑھ سکتیں، غیر مردوں سے چہرہ چھُپانے کے لئے ہاتھ کا پنکھا یا کوئی کتاب وغیرہ سے ضَرورتاً آڑ کرلیں۔

اِحرام کے نفل

اگر مکروہ وَقْت نہ ہوتو دو رَکْعَت نَماز نفل بہ نیّتِ اِحرام (مرد بھی سَر ڈھانپ کر) پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ پہلی رَکْعَت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رَکْعَت میں قُلْ ھُوَ اللہ شریف پڑھیں۔

عُمرہ کی نیّت

اب اِسلامی بھائی سَر پر ٹوپی یا عمامہ یا چادر وغیرہ

بقیہ

لیں۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

ہے تو اُتار کر اور اِسلامی بہنیں سَر پر بدستور چادر اوڑھے رہیں اگر (عام دنوں کا) عُمرہ ہے تب بھی اور اگر حجِ تَمَتُّع کر رہے ہیں جب بھی عُمرہ کی اِس طرح نِیَّت کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا
مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْھَا وَبَارِكْ لِیْ فِیْھَا ط نَوَیْتُ
الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِھَا لِلّٰهِ تَعَالٰی ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں عُمرہ کا اِرادہ کرتا ہوں میرے لئے اِسے آسان اور اِسے میری طرف سے قَبول فرما اور اِس کے (ادا کرنے میں) میری مدد فرما اور اِس کو میرے لئے بابَرَکت فرما، میں نے عُمرہ کی نیَّت کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِس کا اِحرام باندھا۔

حج کی نیَّت

مُفرِد بھی اِسی طرح نیَّت کرے اور مُتَمَتِّع بھی۔ آٹھ ذوالحجہ یا اِس سے قبل حج کا اِحرام باندھ کر مندرجہ ذَیل اَلفاظ میں نیَّت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ
وَاَعِنِّیْ عَلَیْهِ وَ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ ط نَوَیْتُ الْحَجَّ
وَاَحْرَمْتُ بِهٖ لِلّٰهِ تَعَالٰی ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں حج کا اِرادہ کرتا ہوں اِس کو تُو میرے لئے آسان کر دے اور اِسے مجھ سے قبول فرما اور اِس میں میری مدد فرما اور اِسے میرے لئے بابَرَکت فرما میں نے حج کی نیَّت کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے اِس کا اِحرام باندھا۔

حج قِران کی نیَّت

قارِن عُمرہ اور حج دونوں کی ایک ساتھ نیَّت کرے گا، چُنانچہ وہ اِس طرح نیَّت کرے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ
وَ تَقَبَّلْ ھُمَا مِنِّیْ ط نَوَیْتُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ
وَاَحْرَمْتُ بِھِمَا مُخْلِصًا لِّلّٰہِ تَعَالٰی ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں عُمرہ اور حج دونوں کا اِرادہ کرتا ہوں، تُو اِنھیں میرے لئے آسان کر دے اور اِنھیں میری طرف سے قَبول فرما، میں نے عُمرہ اور حج دونوں کی نیَّت کی اور خالِصَۃً اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِن دونوں کا اِحرام باندھا۔

لَبَّیک

خواہ عُمرہ کی نیَّت کریں یا حج کی یا حج قِران کی تینوں صورتوں میں نیَّت

کے بعد کم از کم ایک بار لَبَّیْک کہنا لازمی ہے اور تین بار کہنا افضل، لَبَّیْک یہ ہے:

لَبَّيْكَ ؕ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ؕ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
لَبَّيْكَ ؕ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ؕ
لَا شَرِيْكَ لَكَ ؕ

ترجمہ: میں حاضِر ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں حاضِر ہوں، (ہاں) میں حاضِر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضِر ہوں ،بے شک تمام خوبیاں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیرا ہی ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

ایک سُنَّت

لَبَّیْک سے فارِغ ہونے کے بعد دُعا مانگنا سُنَّت ہے، جیسا کہ حدیثِ مُبارَک میں آتا ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب لَبَّیْک سے فارغ ہوتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اُس کی خوشنودی اور جنَّت کا سُوال کرتے اور جہنم سے پناہ مانگتے۔ یقیناً ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ عَزَّوَجَلَّ خوش ہے، بِلاشُبہ آپ صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

قطعی جنَّتی بلکہ بَعطائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ مالکِ جنَّت ہیں مگر یہ سب دُعائیں ہماری تعلیم کے لیے بھی ہیں کہ ہم بھی سنَّت سمجھ کر دُعا مانگ لیا کریں۔

بس اب اِحرام شُروع ہوگیا، اب یہ لَبَّیْک ہی آپ کا سب سے بڑا وَظیفہ اور وِرْد ہے، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اِسی کا وِرد کریں آپ کا شوق بڑھانے کے لئے یہاں دو اَحادیث مُبارکہ پیش کی جاتی ہیں۔

مدینہ (۱) حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت کی گئی ہے کہ جب لَبَّیْک کہنے والا لَبَّیْک کہتا ہے تو اسے خوشخبری سنائی جاتی ہے۔ عرض کی گئی: کیا جنت کی خوشخبری سنائی جاتی ہے؟ اِرشاد فرمایا: "**ہاں**" (طبرانی)

مدینہ (۲) حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سعد رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ، سُکونِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جب مسلمان "لَبَّیْک" کہتا ہے تو اُس کے دائیں اور بائیں زمین کے آخِری سرے تک جو بھی پتھر، دَرَخْت اور ڈھیلا ہے وہ سب لَبَّیْک کہتے ہیں۔ (ترمذی، بیہقی، ابن ماجہ)

لَبَّیْک کے آٹھ مَدَنی پھول

مدینہ (۱) لَبَّیْک مُنہ زبانی یاد کر لیجئے اور اِس کی بیشمار

بار کثرت رکھیے۔ خُصوصاً چڑھائی پر یا سیڑھیوں پر چڑھتے وَقت یا اُترتے وَقت، دو قافلوں کے ملتے وَقت، صبح وشام، پچھلی رات، پانچوں وَقت کی نَمازوں کے بعد۔

مدینہ(۲) جب بھی لَبَّیْک شُروع کریں کم ازکم تین بار کہیں۔

مدینہ(۳) "مُعتَمِر" یعنی عُمرہ کرنے والا اور "مُتَمَتِّع" بھی عُمرہ کرتے وَقت جب کَعْبۂ مشَرَّفہ کا طواف شُروع کرے اُس وَقت حَجَر اَسْوَد کا پہلا اِستِلام کرتے ہی "**لَبَّیْک**" کہنا چھوڑ دے۔

مدینہ(٤) "**مفرد**" اور "**قارن**" لَبَّیْک کہتے ہوئے مَکَّہ مُعَظَّمہ میں ٹھہریں کہ اِن کی لَبَّیْک دسویں ذوالحجہ شریف کو جَمرَۃُ الْعَقَبہ (یعنی بڑے شیطان) کو پہلی کنکری مارتے وَقت ختم ہوگی۔ اِس کا بیان اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آگے آئے گا۔

مدینہ(۵) اِسلامی بھائی بہ آوازِ بُلند لَبَّیْک کہا کریں مگر آواز اِتنی بھی بُلند نہ کریں کہ اِس سے خود یا کسی دوسرے کو تکلیف ہو۔

مدینہ(۶)اِسلامی بہنیں جب بھی لَبَّیْک کہیں دھیمی آواز سے کہیں اور یہ بات ہمیشہ کے لئے ہی اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں سب ذِہن نشین کرلیں کہ علاوہ حج کے بھی جب کبھی جو کچھ پڑھا کریں اس میں اِتنی آواز لازِمی ہے کہ خود سُن سکیں۔ اگر بہرہ پَن یاشور وغوغا کے سبب نہ سُن سکیں تو کوئی حرج نہیں مگر اِتنی آواز سے تَلَفُّظ ادا ہونے ضَروری ہیں کہ یہ مجبوریاں نہ ہوتیں تو خود سُن لیتے۔

مدینہ(۷)اِحرام کے لئے نیَّت شرط ہے اگر بِغیرنیَّت لَبَّیْک کہی اِحرام نہ ہوا اِسی طرح تنہا نیَّت بھی کافی نہیں جب تک لَبَّیْک یا اِس کے قائِم مقام کوئی اور چیز نہ ہو۔ (عالمگیری)

مدینہ(۸)احرام کے لئے ایک بار زبان سے لَبَّیْک کہنا ضروری ہے اور اگراس کی جگہ سُبْحٰنَ اللّٰہ یا اَلْحَمْدُلِلّٰہ یا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یاکوئی اورذِکْرُاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کیااوراحرام کی نیت کی تواحرام ہو گیا مگر سنت لبیک کہنا ہے۔(عالمگیری)

نِیَّت کے مُتَعلّق ضَروری ہدایت

یادرکھیں! نِیَّت دِل کے اِرادہ کو کہتے ہیں۔ خواہ نَماز، روزہ،

اِحرام کچھ بھی ہو، اگر دِل میں نیّت موجود نہ ہو تو صِرف زَبان سے اِن کی نیّت کے اَلفاظ ادا کرلینے سے نیّت نہیں ہوسکتی اور یہ بھی اچھی طرح ذِہن نشین کرلیں کہ نِیّت کے اَلفاظ عَرَبی زَبان میں کہنا لازِمی نہیں ہے اپنی مادَری زَبان میں بھی کہہ سکتے ہیں بلکہ اَلفاظ کا زَبان سے ادا کرنا بھی لازِمی نہیں ہے، صرف دِل میں اِرادہ بھی کافی ہے۔ ہاں زَبان سے کہہ لینا افضل ہے اور عَرَبی زَبان میں زِیادہ بہتر کیونکہ یہ ہمارے مکّی مَدَنی سُلطان، رَحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی زَبان ہے۔ عَرَبی زَبان میں جب نیّت کے اَلفاظ کہیں تو اُس کے معنٰی بھی ضَرور ذِہن میں رکھیں۔

اِحرام کے معنٰی

اِحْرام کے لفظی معنیٰ حرام کرنے کے ہیں کیوں کہ اِحْرام باندھنے والے پر بعض حلال باتیں بھی حرام ہوجاتی ہیں، اِحْرام باندھنے والے اِسلامی بھائی کو مُحْرِم اور اِسلامی بہن کو مُحْرِمہ کہتے ہیں۔

اِحْرام میں یہ باتیں حَرام ہیں

مدینہ (۱) اِسلامی بھائی کو سِلائی کیا ہوا کپڑا پہننا۔

مدینہ (۲) سَر پر ٹوپی اوڑھنا، عمامہ یا رُومال وغیرہ باندھنا۔

مدینہ (۳) مرد کا سر پر کپڑے کی گٹھڑی اُٹھانا (اِسلامی بہنیں سَر پر چادراوڑھیں اور اِنھیں سَر پر کپڑے کی گٹھری اُٹھانا منع نہیں)

مدینہ (٤) مرد کا دَستانے پہننا۔ (ہاں اِسلامی بہنوں کو منْع نہیں)

مدینہ (٥) اِسلامی بھائی ایسے موزے یا جوتے نہیں پہن سکتے جو وَسْط قدم (یعنی قدم کے بیچ کا اُبھار) چھُپائیں، ہَوائی چپّل پہنیں۔

مدینہ (٦) جسم، لباس یا بالوں میں خوشبو لگانا۔

مدینہ (٧) خالِص خوشبو مَثَلًا اِلائچی، لونگ، دار چینی، زَعفران، جاوِتّری کھانا یا آنچل میں باندھنا، یہ چیزیں اگر کسی کھانے یا سالن وغیرہ میں ڈال کر پکائی گئی ہوں اب چاہے خوشبو بھی دے رہی ہوں تو بھی کھانے میں حَرَج نہیں۔

مدینہ (٨) جِماع کرنا یا شَہوَت کے ساتھ عورت سے بوس و کنار اور بدن مَس کرنا۔

مدینہ (٩) بے حیائی کی باتیں اور کام اور ہر قسم کا گناہ ہمیشہ حرام تھا اب اور بھی سُخْت حرام ہوگیا۔ مَثَلًا جھوٹ، غِیبت، بدنگاہی، کسی سے دُنیوی لڑائی جھگڑا یہ اور بھی سُخْت حرام ہوگئے۔

مدینہ (١٠) جنگل کا شکار کرنا یاکسی طرح بھی اِس پر مُعاوِن

ہونا ، اِس کا گوشت یا انڈا وغیرہ خریدنا، بیچنا یا کھانا۔

مدینہ(۱۱) اپنا یا دوسرے کا ناخُن کترَنا یا دوسرے سے اپنے ناخُن کترَوانا۔

مدینہ(۱۲) سَر یا داڑھی کے بال کاٹنا، بغلیں بنانا، موئے زیر ناف لینا، بلکہ سَر سے پاؤں تک کہیں سے کوئی بال جدا کرنا۔

مدینہ(۱۳) وَسمہ یامہندی کا خِضاب لگانا۔

مدینہ(۱٤) زَیتون کا یا تِل کا تیل چاہے بے خوشبو ہو، بالوں یا جسم پر لگانا۔

مدینہ(۱۵) کسی کا سَر مونڈنا خواہ وہ اِحرام میں ہویا نہ ہو۔

مدینہ(۱٦) جُوں مارنا، پھینکنا، کسی کومارنے کے لئے اِشارہ کرنا، کپڑا اُس کے مارنے کے لئے دھونایا دھوپ میں ڈالنا، بالوں میں جُوں مارنے کے لئے کسی قسم کی دوا وغیرہ ڈالنا، غرضیکہ کسی طرح اُس کے ہلاک پر باعث ہونا۔

اِحْرام میں یہ باتیں مکروہ ہیں

مدینہ(۱) جِسم کا مَیل چھڑانا۔

مدینہ(۲) بال یا جِسم صابون وغیرہ سے دھونا۔

مدینه(۳) سَر یا داڑھی کے بالوں میں کنگھی کرنا۔

مدینه(٤) اِس طرح کھُجانا کہ بال ٹوٹنے یا جُوں گرنے کا اَندیشہ ہو۔

مدینه(٥) کُرتا یا شیروانی وغیرہ پہننے کی طرح کندھوں پر ڈالنا۔

مدینه(٦) جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا۔

مدینه(٧) خوشبودار پھل یا پتّامثلاً لیموں، پودینہ، نارنگی وغیرہ سونگھنا (کھانے میں مضایقہ نہیں)

مدینه(٨) عِطر فَروش کی دُکان پر اِس نیَّت سے بیٹھنا کہ خوشبو آئے۔

مدینه(٩) مہکتی خوشبو ہاتھ سے چھونا جب کہ ہاتھ پر نہ لگ جائے ورنہ حرام ہے۔

مدینه(١٠) کوئی ایسی چیز کھانا یا پینا جس میں بے پکائی ہوئی خوشبو ڈالی گئی ہو۔ ہاں کسی کھانے یاپینے کی چیز میں خوشبوتو ڈالی گئی ہو مگر اُس کی مہک زائل ہوگئی ہو تو اُس کے کھانے یاپینے میں کوئی حَرَج نہیں۔

مدینہ(۱۱) غلافِ کَعبہ کے اندر اِس طرح داخِل ہونا کہ غلاف شریف سَر یا چہرے سے لگے۔

مدینہ(۱۲) ناک وغیرہ مُنہ کا کوئی بھی حصَّہ کپڑے سے چُھپانا۔ (لہٰذا اگر نَزلہ ہوجائے تو رُومال سے ناک پونچھنے سے گُریز کریں۔)

مدینہ(۱۳) بے سِلا کپڑا رفو کیا ہوا یا پَیوَند لگا ہوا پہننا۔

مدینہ(۱۴) تکیہ پر مُنہ رکھ کر اَوندھا لیٹنا۔(۷) (بس وغیرہ میں سفر کرتے ہوئے اَگلی نَشَست کی پُشت پر مُنہ رکھ کر سونے سے گریز کریں)

مدینہ(۱۵) تعویذ اگرچِہ بے سِلے کپڑے میں لپیٹا ہوا ہو، اُسے باندھنا مکروہ ہے۔ ہاں اگر بے سِلے کپڑے میں لپیٹا ہوا تعویذ بازو وغیرہ پر باندھا نہیں بلکہ گلے میں ڈال لیا تو حَرَج نہیں۔

مدینہ(۱۶) بِلاعذرِ جسم کے کسی حصَّہ پر پٹّی باندھنا۔

مـــــــــــــــدینہ

---

(۷) اِحرام کے علاوہ بھی اَوندھا سونا منع ہے کہ حدیثِ پاک میں اِس طرح سونے کو جہنمیوں کا طریقہ کہا گیا ہے۔ سگِ مدینہ عُفِی عنہ

مدینہ(۱۷) بناؤ سِنگھار کرنا۔

مدینہ(۱۸) چادر کے سروں میں یا تہبند کے دونوں کناروں میں گرہ دینا۔

مدینہ(۱۹) رقم وغیرہ رکھنے کی نیَّت سے جیب والا بیلٹ باندھنے کی اِجازَت ہے۔ البتّہ صِرف تہبند کو کَسنے کی نیَّت سے بیلٹ یا رسّی وغیرہ باندھنا مکروہ ہے۔

یہ باتیں اِحْرام میں جائِز ہیں

مدینہ(۱) مِسواک کرنا۔

مدینہ(۲) انگوٹھی پہننا(۸)

---

(۸) انگوٹھی کے بارے میں عرض ہے کہ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ باعظمت میں ایک صحابی رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے میٹھے مصطفٰے صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیا بات ہے کہ تم سے بُت کی بو آتی ہے؟ اُنہوں نے وہ (پیتل کی) انگوٹھی اُتار کر پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر حاضِر ہوئے، فرمایا: کیا بات ہے کہ تم جہنمیوں کا زَیور پہنے ہوئے ہو؟ اُنہوں نے اُسے بھی پھینک دیا پھر عرض کیا: یارسول اللہ صلَّی اللہ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیسی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا: چاندی کی بناؤ اور ایک **"مِثْقال"**

مدینہ(۳) سُرمہ لگانا۔ لیکن مُحرم کے لئے بِلاضَرورت اِس کا استعمال مکروہِ تنزیہی ہے۔

مدینہ(٤) بے مَیل چھڑائے غُسل کرنا۔

مدینہ(٥) کپڑے دھونا۔ (مگر جُوں مارنے کی غَرَض سے حرام ہے)

مدینہ(٦) سَر یا بدن اِس طرح آہستہ سے کُھجانا کہ بال نہ ٹوٹیں۔

مدینہ(٧) چَھتری لگانا یا کسی چیز کے سائے میں بیٹھنا۔

بقیہ

پورانہ کرو(ترمذی، اَبو داوٗد) یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن کی ہو (بہارِ شریعت حصّہ ١٦ ص٦٩)جب کبھی انگوٹھی پہنیں تو صرف ساڑھے چار ماشہ سے کم وَزن چاندی کی ایک ہی انگوٹھی پہنیں،ایک سے زِیادہ نہ پہنیں اوراُس ایک انگوٹھی میں نگینہ بھی ایک ہی ہو، ایک سے زیادہ نگینے نہ ہوں اور بِغیر نگینے کے بھی نہ پہنیں، نگینے کے وَزن کی کوئی قید نہیں۔ چاندی یا کسی اور دھات کا چھلّہ (چاہے مدینۂ مُنوَّرہ ہی کا کیوں نہ ہو) یاچاندی کے بیان کردہ وَزن وغیرہ کے علاوہ کسی بھی دھات (مَثَلًا سونا، تانبہ، لوہا، پیتل، اِسٹیل وغیرہ) کی انگوٹھی یا چھلّہ نہیں پہن سکتے۔ (فیضانِ سنّت جدید) سونے چاندی یا کسی بھی دھات کی زنجیر گلے میں پہننا گناہ ہے۔ اِسلامی بہنیں سونے، چاندی کی انگوٹھیاں اور زنجیریں وغیرہ پہن سکتی ہیں، وزن اور نگنیوں کی کوئی قید نہیں ہے۔ البتَّہ سونے چاندی کے علاوہ کسی اور دھات کی انگوٹھیاں، چھلّے یازَیور پہننے کی اِسلامی بہنوں کو شرعاً اِجازَت نہیں۔ سگِ مدینہ عُفی عنہ

مدینہ(۸) چادر کے آنچلوں کو تہبند میں گھرسنا۔

مدینہ(۹) داڑھ اُکھیڑنا۔

مدینہ(۱۰) ٹوٹے ہوئے ناخُن کو جُدا کرنا۔

مدینہ(۱۱) پھُنسی توڑدینا۔

مدینہ(۱۲) آنکھ میں جو بال نکلے، اُسے جُدا کرنا۔

مدینہ(۱۳) ختنہ کرنا۔

مدینہ(۱۴) چوہا، چھُپکلی، گرگٹ، سانپ، بچھو، مچھّر، مکھّی وغیرہ خبیث اور موذی جانوروں کو مارنا۔

مدینہ(۱۵) سَر یا مُنہ کے علاوہ کسی اورجگہ زخم پر پٹّی باندھنا۔(۹)

مدینہ(۱۶) سَر یا گال کے نیچے تکیہ رکھنا۔

مدینہ(۱۷) کان کپڑے سے چھُپانا۔

مدینہ(۱۸) سَر یا ناک پراپنا یا دوسرے کاہاتھ رکھنا

مـــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

(۹) مجبوری کی صورت میں سَر یامُنہ پر پٹّی باندھ سکتے ہیں مگراِس پرکفّارہ دیناہوگا۔

(اس کامسئلہ صفحہ ۳۲۲پر مُلاحظہ فرمائیں)

(کپڑا یا رُومال نہیں رکھ سکتے)

مدینہ(۱۹) ٹھوڑی سے نیچے داڑھی پر کپڑا آنا۔

مدینہ(۲۰) سَر پر غلّہ کی بوری اُٹھانا جائز ہے مگر سَر پر کپڑے کی گٹھڑی اُٹھانا حرام ہے۔ ہاں "مُحرِمَہ" دونوں اُٹھا سکتی ہے۔

مدینہ(۲۱) جس کھانے میں اِلائچی، دار چینی، لونگ وغیرہ پکائی گئیں ہوں اگرچہ اُن کی خوشبو بھی آرہی ہو (مَثَلاً قورمہ، بِریانی، زردہ وغیرہ) اُس کا کھانا یا بے پکائے جس کھانے پینے میں کوئی خوشبو ڈالی ہوئی ہو وہ بو نہیں دیتی، اُس کا کھانا پینا۔

مدینہ(۲۲) بادام یا ناریل کا تیل جس میں خوشبو نہ ڈالی ہوئی ہو اُس کا بالوں یا جِسم پر لگانا۔

مدینہ(۲۳) ایسا جوتا پہننا جائز ہے جو قدم کے وَسْط کے جوڑ یعنی قدم کے بیچ کی اُبھری ہوئی ہڈّی کو نہ چھُپائے (لٰہذا مُحرِم کے لئے اِسی میں آسانی ہے کہ وہ ہَوائی چپّل پہنے)

مدینہ(۲۴) پالتو جانور مَثَلاً اُونٹ، بکری، مرغی، گائے وغیرہ کو ذَبح کرنا اُس کا گوشت بیچنا، کاٹنا، خریدنا، کھانا۔

مرد و عورت کے اِحرام میں فَرق

اُوپر دیئے ہوئے اِحرام میں مرد وعورت دونوں برابر ہیں تاہم چند باتیں اِسلامی بہنوں کے لئے جائز ہیں۔

مدینہ(۱) سَر چھُپانا، بلکہ اِحرام کے علاوہ بھی نماز میں اور نامَحرَم (جن میں ماموں زاد، چچازاد، پھوپھی زاد، خالہ زاد اور خُصوصِیَّت کے ساتھ دیور و جیٹھ بھی شامل ہیں) کے سامنے فرض ہے۔ نامَحرَموں کے سامنے عورت کا اِس طرح آجانا کہ عورت کا سَر کھلا ہوا ہو یا اِتنا باریک دوپٹّہ اوڑھا ہُوا ہو کہ بالوں کی سیاہی چمکتی ہو علاوہ اِحرام کے بھی حرام ہے اور اِحرام میں سخت حرام۔

مدینہ(۲) محرمہ جب سَر چھُپا سکتی ہے تو کپڑے کی گٹھڑی سَر پر اُٹھانا بدرجۂ اَولیٰ جائز ہوا۔

مدینہ(۳) سِلا ہوا تعویذ گلے یا بازو میں باندھنا۔

مدینہ(٤) غلافِ کَعبۂ مشَرَّفہ میں یوں داخِل ہونا کہ سَر پر رہے مگر ہاں اِتنی اِحتیاط اِسلامی بہن بھی کرے کہ مُنہ پر نہ آئے کہ اِسے بھی مُنہ پر کپڑا ڈالنا حرام ہے۔

مدینہ(٥) دَستانے، موزے اور سِلے ہوئے کپڑے

پہننا۔

مدینہ(٦) اِحرام کی حالت میں چُونکہ چہرے پر کپڑا اِس طرح ڈالنا کہ چہرے سے مَس ہو اسلامی بہنوں کے لئے بھی حرام ہے۔ لٰہذا نامَحرَموں سے بچنے کے لئے کوئی گتّا یا پنکھا وغیرہ مُنہ سے بچا ہوا سامنے رکھے۔ (بہارِ شریعت)

اِحرام میں مُفید اِحتیاطیں

مدینہ(١) محرِم کو چاہئے کہ اُوپر کی چادر دُرُست کرنے میں یہ اِحتیاط رکھے کہ اپنے یا کسی دوسرے محرِم کے سَر یا چہرے پر نہ پڑے۔

مدینہ(٢) اکثر محرِم حضرات اِحرام کا تہبند ناف کے نیچے سے باندھتے ہیں اور پھر اُوپر کی چادر بے اِحتیاطی کی وجہ سے پیٹ پر سے سَرک جاتی ہے جس سے ناف کے نیچے کا کچھ حصَّہ سب کے سامنے ظاہِر ہوتا رہتا ہے اور وہ اِس کی پرواہ نہیں کرتے، اِسی طرح بعض محرِم چلتے یا بیٹھتے وَقت اِحتیاط نہیں کرتے جس کی وجہ سے بسا اَوقات اُن کی ران

وغیرہ دوسروں پر ظاہِر ہوجاتی ہے۔(۱۰) لٰہذا اِس مسئلہ کو یادرکھیں کہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت جِسم کا سارا حصَّہ مرد کا ستر ہے اوراِس میں سے تھوڑا سا حصَّہ بھی دوسروں کے آگے کھولنا حرام ہے اور کسی کے اُس کُھلے ہوئے حصّے کو دیکھنا بھی حرام۔

نوٹ: یہ ستر کے مسائل صِرف اِحرام کے ساتھ مخصُوص نہیں۔ اِحرام کے علاوہ بھی دوسروں کے آگے اپنا ستر کھولنا یادوسروں کے ستر کی طرف نظر کرنا حرام ہے۔

ضَروری تنبیہ

جو باتیں اِحرام میں ناجائز ہیں اگر وہ کسی مجبوری کے سبب یا بھُولے سے سَرزَد ہو جائیں تو گناہ نہیں مگراُن پر جو جُرمانہ مقرَّر ہے وہ بہر حال ادا کرنا ہو گا یہ باتیں چاہے سوتے میں سَرزَد ہوں یا جبراً کوئی کروائے ہر صورت میں جُرمانہ ہے۔

مـــدینہ

---

(۱۰) "پردے میں پردہ" کرنے کا طریقہ فیضانِ سُنّت (جدید) ۷۵٦ پر دیکھ لیجئے۔سگِ مدینہ عفی عنہ

حَرَم کی وَضاحَت

عُموماً عوامُ النَّاس بلکہ خواص بھی صِرف "**مسجدِ حرام**" کو ہی حَرَم شریف کہتے ہیں، اِس میں کوئی شک نہیں کہ مسجدِ حرام شریف حرمِ محترم ہی میں داخِل ہے مگر حرم شریف مکّۂ مکرَّمہ سَمیت (۱۱) اُس کے اِرد گرد میلوں تک پھیلا ہوا ہے اور ہر طرف اس کی حدیں بنی ہوئی ہیں۔ مَثَلًا جَدَّہ شریف سے مکّۂ مکرَّمہ آتے ہوئے مکّۂ مُعظَّمہ سے قبل تیئیس کلومیٹر پہلے پولیس چوکی آتی ہے، یہاں سڑک کے اُوپر بورڈ پر جَلی حُروف میں **لِلْمُسْلِمِیْنَ فَقَط** (یعنی صِرف مسلمانوں کے لئے) لکھا ہوا ہے۔ اِسی سڑک پر جب مزید آگے بڑھتے ہیں تو **بِیرِشَمِیس** یعنی **حُدَیْبِیہ** کا مقام ہے، "**حرم شریف**" کی حد یہاں سے شُروع ہو جاتی ہے۔

مکّۂ پاک کی حاضِری

بہر حال جب آپ حُدُودِ حَرَم میں داخِل ہو جائیں تو سَر

مدینہ

(۱۱) مکّۂ مکرَّمہ میں آبادی بڑھتی جا رہی ہے اور کہیں کہیں حَرَم کے باہر تک پھیل چکی ہے، مَثَلًا تَنْعِیم کہ یہ حَرَم سے باہر ہے مگر شہرِ مکّہ میں داخِل۔ واللہ ورسولہ اعلم

جھکائے، آنکھیں شرم گناہ سے نیچی کیئے خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ داخِل ہوں، ذِکر و دُرُود اور لَبَّیک کی خُوب کثرت کریں اور جُوں ہی ربُّ الْعٰلَمِین جَلَّ جَلَالُہٗ کے مقدَّس شہر مَکّۂ مکرَّمہ پر نظر پڑے تو یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ قَرَارًا وَّارْزُقْنِیْ فِیْھَا رِزْقًا حَلَالًا ؕ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اِس میں قرار اور رزقِ حلال عطا فرما۔

مَکّۂ مُعَظَّمہ پہنچ کر ضَرورتاً مکان اور حِفاظتِ سامان وغیرہ کا انتظام کرکے "**لَبَّیک**" کہتے ہوئے "**بابُ السَّلام**" پر پہنچیں اور اُس دروازۂ پاک کو چُوم کر پہلے سیدھا پاؤں مسجدُ الحرام میں رکھ کر ہمیشہ جس طرح مسجِد میں داخِل ہوتے وَقْت جو دُعا پڑھا کرتے ہیں وہ یہاں بھی پڑھیں۔ دُعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ؕ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ؕ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر سلام ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میرے لئے اپنی رَحْمت کے دروازے کھول دے۔

اِعتِکاف کی نیَّت کرلیں

نفلی اِعتِکاف کی نیَّت بھی کرلیں کہ یہاں پر ایک نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ لٰہذا ایک لاکھ اِعتِکاف کا ثواب پائیں گے اور ضِمنًا کھانا، زَم زَم شریف پینا اور سونا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا نیز ہر مسجِد میں ہمیشہ اِس کا خیال رکھیں۔ اِعتِکاف کی نیَّت یہ ہے:

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِؕ

ترجمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِکاف کی نیت کی۔

کَعْبہ پر پہلی نظر

جوں ہی کَعبۂ مُعَظَّمہ پر پہلی نظر پڑے تین بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر کہیں اور دُرُود شریف پڑھ کر دُعا مانگیں کہ کَعْبَۃُ اللہ شریف پر پہلی نظر جب پڑتی ہے اُس وَقت مانگی ہوئی دُعا ضَرور قبول ہوتی ہے۔ (بہارِ شریعت) آپ چاہیں تو یہ دُعا مانگ لیں کہ " یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جب بھی کوئی جائز دُعا مانگا کروں وہ قبول ہُوا کرے۔"

سب سے افضل ترین دُعا

محترم حاجیو! اگر طواف وسَعْی وغیرہ میں

ہر جگہ کسی اور دُعا کے بجائے دُرُود شریف ہی پڑھتے رہیں تو یہ سب سے افضل ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دُرُود و سلام کی بَرَکت سے بِگڑے کام سَنور جائیں گے، مکی مَدَنی سُلطان، محبوبِ رَحمٰن صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "ایسا کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے سب کام بنادے گا اور تیرے گناہ مُعاف فرمادے گا۔" (انوار البشارة)

طواف میں دُعا کے لئے رُکنا منع ہے

محترم حاجیو! ہو سکے تو صِرف دُرُود و سلام پر ہی قَناعت کریں کہ یہ آسان بھی ہے اور افضل بھی۔ تاہم شائقینِ دُعا کے لئے دُعائیں بھی داخِل ترکیب کردی ہیں لیکن یاد رہے کہ دُعائیں پڑھیں یا دُرُود و سلام اِن سب کو چلتے چلتے پڑھنا ہوگا، دَورانِ طواف دُعائیں وغیرہ پڑھنے کے لئے آپ کہیں رُک نہیں سکتے۔

عمرہ کا طریقہ

طواف کا طریقہ: طواف شُروع کرنے سے قَبْل مرد اِضْطِباع کرلیں یعنی چادر سیدھے ہاتھ کی بغل کے نیچے سے نکال کر

اُس کے دونوں پَلّے اُلٹے کندھے پر اِس طرح ڈال لیں کہ سیدھا کندھا کھلا رہے اب پروانہ وار شمعِ کَعبہ کے گرد طواف کے لئے تیّار ہو جایئے۔ آپ کی سَہولت کے لئے حَجَرِ اَسوَد کی عَین سیدھ میں پورے مطاف (یعنی طواف کی جگہ) میں دیوار تک ناسی رنگ کے ماربَل کا پٹّا بنا دیا گیا ہے تاکہ بِھیڑ میں طواف کرنے والے، فرش پر دیکھ کر آسانی سے حَجَرِ اَسوَد کی سَمت معلوم کر سکیں نیز حَجَرِ اَسوَد کی سیدھ میں سامنے کی دیوار میں "**سبز ٹیوب لائٹ**" بھی ساری رات روشن رہتی ہے اِس سے رات کے وَقت طواف کرنے والوں کو رہنُمائی حاصل ہوتی ہے، اب اِضطِباعی حالت میں کَعبہ کی طرف مُنہ کرکے اِس طرح کھڑے ہو جایئے کہ فرش پر بنا ہوا ناسی رنگ کا پٹّا آپ کے سیدھے ہاتھ کی طرف رہے، اِس طرح پورا "**حَجَرِ اَسوَد**" آپ کے سیدھے ہاتھ کی طرف ہو جائے گا۔ اب بِغیر ہاتھ اُٹھائے اِس طرح طواف کی نیّت کرلیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ طَوَافَ بَیۡتِكَ الۡحَرَامِ
فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تیرے محترم گھر کا طواف کرنے کا

اِرادہ کرتا ہوں، تُو اِسے میرے لئے آسان فرمادے اور میری جانب سے اِسے قَبول فرما۔ (ہر جگہ یعنی نماز، روزہ، اِعتِکاف، طواف وغیرہ میں اِس بات کا خیال رکھیں کہ عَرَبی زَبان میں نیّت اُسی وَقت کار آمد ہو گی جب کہ اس کے معنٰی معلوم ہوں ورنہ نیّت اُردو میں بلکہ اپنی مادَری زَبان میں بھی ہو سکتی ہے اور ہر صورت میں دل میں نیّت ہونا شَرط ہے اور زَبان سے نہ کہیں تو دِل ہی میں نیّت ہونا کافی بھی ہے ہاں زَبان سے کہہ لینا افضل ہے)

نیَّت کر لینے کے بعد کَعبہ شریف ہی کی طرف مُنہ کئے سیدھے ہاتھ کی جانب تھوڑا سا سَرَک کئے اور فرش پر بنے ہوئے ناسی رنگ کے پٹّے پر کھڑے ہو جائیے اب حَجَرِ اَسْوَد آپ کے عَین سامنے ہے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! یہ جنّت کا وہ خوش نصیب پتھر ہے جسے ہمارے پیارے آقا مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یقیناً چوما ہے۔ اب دونوں ہاتھ اِس طرح اُٹھائیے کہ ہتھیلیاں حَجَرِ اَسْوَد کی طرف رہیں اور پڑھئے:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ؕ

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے اور تمام خُوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ

کیلئے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بہت بڑا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُود و سلام ہوں۔

اب اگر ممکن ہو تو حَجَرِ اَسْوَد شریف پر دونوں ہتھیلیاں اور اُن کے بیچ میں مُنہ رکھ کر یوں بوسہ دیجئے کہ آواز پیدا نہ ہو۔ تین بار ایسا ہی کیجئے۔ سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! جھوم جایئے کہ آپ کے لب اُس مُبارَک جگہ کو مَس کر رہے ہیں جہاں یقیناً مدینے والے آقا صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لب ہائے مبارکہ لگے ہیں۔ مچل جایئے.... تڑپ اُٹھئے.... اور ہو سکے تو آنکھوں کو بہنے دیجئے کہ یہ بھی سنّت ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہمارے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَجَرِ اَسْوَد پر لب ہائے مبارکہ رکھ کر روتے رہے پھر اِلتِفات فرمایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرتِ عمر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ بھی رو رہے ہیں۔ اِرشاد فرمایا: اے عمر رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ! یہ رونے اور آنسو بہانے کا ہی مقام ہے۔ (فتح القدیر) ؎

رونے والی آنکھیں مانگو رونا سب کا کام نہیں
ذِکرِ محبت عام ہے لیکن سوزِ محبت عام نہیں

اِس بات کا خیال رکھیے کہ لوگوں کو آپ کے دَھکّے نہ لگیں کہ یہ قُوّت کا مظاہرہ کرنے کے موقع نہیں بلکہ عاجِزی اور مسکینی کے اِظہار کی جگہ ہے۔ بوسۂ حَجَرِ اَسوَد سُنَّت ہے اور مسلمان کو ایذا دینا حرام اور پھر یہاں اگر ایک نیکی لاکھ نیکیوں کے برابر ہے تو ایک گناہ بھی لاکھ گناہ کے برابر ہے۔ ہُجُوم کے سبب اگر بوسہ مُیَسَّر نہ آسکے تو ہاتھ سے حَجَرِ اَسوَد کو چھو کر اُسے چُوم لیں، یہ بھی نہ بَن پڑے تو ہاتھوں کا اِشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چُوم لیجئے، یہی کیا کم ہے کہ مَکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک مُنہ رکھنے کی جگہ پر آپ کی نگاہیں پڑ رہی ہیں۔

حَجَرِ اَسوَد کو بوسہ دینے یا ہاتھ سے چھو کر چُومنے یا ہاتھوں کا اِشارہ کر کے انھیں چُوم لینے کو "**استلام**" کہتے ہیں۔

اب کَعبہ شریف کی طرف ہی چہرہ کئے ہوئے سیدھے ہاتھ کی طرف تھوڑا سا سَرَکئے جب حَجَرِ اَسوَد آپ کے چہرے کے سامنے نہ رہے (اور یہ اَدنٰی سی حَرَکت میں ہو جائے گا) تو فوراً اِس طرح سیدھے ہو جائیں کہ خانۂ کَعبہ آپ کے اُلٹے ہاتھ کی طرف رہے، اِس طرح چلیں کہ کسی کو آپ کا دَھکّا نہ لگے۔

مرد اِبتدائی تین پھیروں میں رَمل کرتے چلیں یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتے، شانے ہِلاتے چلیں۔ بعض لوگ کودتے اور دوڑتے ہوئے جاتے ہیں، یہ سُنَّت نہیں ہے۔ جہاں جہاں بھیڑ زِیادہ ہو اور رَمل میں اپنے آپ کو یا دوسرے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو اُتنی دیر تک رَمل ترک کر دیں مگر رَمل کی خاطر رُکئے نہیں، طواف میں مَشغُول رہئے۔ پھر جُوں ہی موقع ملے، اُتنی دیر تک کے لئے رَمل کے ساتھ طواف کریں۔

طواف میں جس قَدَر خانۂ کَعبہ سے قریب رہیں یہ بہتر ہے مگر اِتنے زِیادہ قریب بھی نہ ہو جائیں کہ آپ کا کپڑا یا جِسم دیوارِ کَعبہ سے لگے اور اگر نزدیکی میں ہُجُوم کے سبب رَمل نہ ہو سکے تو اب دُوری افضل ہے۔ پہلے چکّر میں چلتے چلتے دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیے:

پہلے چکّر کی دُعا

سُبۡحَانَ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَاللهُ اَكۡبَرُ ط وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى
رَسُوۡلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ

اِیْمَانًاۘ بِكَ وَتَصْدِیْقًاۘ بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَاءًۘ بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ؕ

ترجمہ: اَللّٰہ تعالیٰ پاک ہے اور سب خوبیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کیلئے ہیں اور اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے اور (گناہوں سے پھرنے کی) طاقت اور (عبادت کی طرف راغب ہونے کی) قوت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے جو بزرگی اور عظمت والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلام (نازل ہو) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکام کو مانتے ہوئے اور تجھ سے کیے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے نبی اور تیرے حبیب محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے (میں طواف شروع کر چکا ہوں) اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں

تجھ سے سوال کرتا ہوں (گناہوں سے) معافی کا اور (ہر بلا سے) سلامتی کا اور (ہر تکلیف سے) دائمی حفاظت دین اور دنیا اور آخرت میں اور جنت سے متمتع ہونے اور دوزخ سے نجات پانے کا۔

رُکنِ یَمانی تک پہنچنے تک یہ دُعا پوری کر لیجئے، اب اگر بِھیڑ کی وجہ سے اپنی یا دوسروں کی اِیذا کا اَندیشہ نہ ہو تو رُکنِ یَمانی کو دونوں ہاتھوں سے یا سیدھے ہاتھ سے تَبَرُّکاً چھوئیں، صِرف بائیں ہاتھ سے نہ چُھوئیں۔ موقع مُیَسَّر آئے تو رُکنِ یَمانی کو بوسہ بھی دے لینا چاہیے مگر یہ اِحتیاط ضَروری ہے کہ قدم اور سینہ کعبۂ مُشَرَّفہ کی طرف نہ ہوں، اگر چُومنے یا چُھونے کا موقع نہ ملے تو یہاں ہاتھوں کو چُومنا سُنَّت نہیں ہے، اکثر عوامُ النّاس ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی رُکنِ یَمانی کی طرف دُور سے ہاتھ لہراتے ہوئے نظر آتے ہیں یہ بھی کوئی سُنَّت نہیں ہے۔

اب کعبۂ مُشَرَّفہ کے تین کونوں کا طواف پورا کر کے چوتھے کونے **"رُکنِ اَسوَد"** کی طرف بڑھ رہے ہیں، **"رُکنِ یَمانی"** اور رُکنِ اَسوَد کی دَرمِیانی دیوار کو **"مُستَجاب"** کہتے ہیں، یہاں دُعا پر اٰمین کہنے کے لئے ستّر ہزار فرشتے مقرّر ہیں۔ آپ جو چاہیں اپنی زَبان میں

اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دُعا مانگیں یا سب کی نیّت سے اور مجھ گنہگار سگِ مدینہ عُفی عنہ کی بھی نیّت شامل کر کے ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھ لیں، نیز یہ قرآنی دُعا بھی پڑھ لیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۰﴾

اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (کنزالایمان)

اے لیجئے! آپ حَجَرِ اَسوَد کے قریب آ پہنچے یہاں آپ کا ایک چکّر پورا ہوا۔ لوگ یہاں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی دُور ہی دُور سے ہاتھ لہراتے ہوئے گزر رہے ہوتے ہیں ایسا کرنا ہرگز سُنّت نہیں، آپ حسبِ سابِق اِحتیاط کے ساتھ اُسی ناسی پٹّی پر رُوبہ قِبلہ حَجَرِ اَسوَد کی طرف مُنہ کر لیجئے۔ اب نیّت کرنے کی ضَرورت نہیں کہ وہ تو اِبتداءً ہو چکی، اب دوسرا چکّر شُروع کرنے کے لئے پہلے ہی کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا: بِسْمِ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ ط پڑھ کر اِستِلام کیجئے۔ یعنی موقع ہو تو حَجَرِ اَسوَد کو بوسہ دیجئے ورنہ اُسی طرح ہاتھ سے

اِشارہ کرکے اُسے چُوم لیجئے پہلے ہی کی طرح کعبہ کی طرف مُنہ کرکے تھوڑا سا سَرَکئے۔ جب حَجَرِ اَسوَد سامنے نہ رہے تو فوراً اُسی طرح کعبۂ مُشَرَّفہ کو بائیں ہاتھ کی طرف لئے طواف میں مَشغُول ہو جائیے اور دُرُود شریف پڑھ کر دوسرے چکّر کی دُعا شُروع کیجئے۔

دوسرے چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْبَیْتَ بَیْتُكَ وَالْحَرَمَ
حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ
وَاَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَھٰذَا مَقَامُ
الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ ؕ فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَ
بَشَرَتَنَا عَلَی النَّارِ ؕ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا
الْاِیْمَانَ وَزَیِّنْهُ فِیْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَیْنَا
الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ وَاجْعَلْنَا
مِنَ الرَّاشِدِیْنَ ؕ اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ
تَبْعَثُ عِبَادَكَ ؕ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیَ الْجَنَّةَ
بِغَیْرِ حِسَابٍ ؕ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ بے شک یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ حرم

تیرا حرم ہے اور (یہاں کا) امن وامان تیرا ہی دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے کا بیٹا ہوں اور یہ دوزخ کی آگ سے تیری پناہ پکڑنے والوں کی جگہ ہے سو تو ہمارے گوشت اور کھال کو دوزخ پر حرام کر دے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے لئے ایمان کو محبوب بنادے اور ہمارے دلوں میں اس کی چاہ پیدا کر دے اور ہمارے لئے کفر اور بدکاری اور نافرمانی کو ناپسند بنادے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کر لے، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے مجھے اپنے عذاب سے بچانا، اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے بغیر حساب کے جنت عطا فرما۔

رُکنِ یمانی پر پہنچنے سے پہلے پہلے یہ دُعا ختم کر دیجئے۔ اب موقع ملے تو پہلے کی طرح بوسہ لے کر یا پھر اُسی طرح چُھو کر دُرُود شریف پڑھ کر حَجَرِ اَسوَد کی طرف بڑھتے ہوئے حسبِ سابِق دُعائے قرآنی پڑھئے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠٠﴾

اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (کنزالایمان)

اے لیجئے! آپ پھر حَجَرِ اَسوَد کے قریب آ پہنچے۔ اب آپ کا دوسرا چکّر بھی پورا ہو گیا، پھر حسبِ سابِق دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا: بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ط پڑھ کر حَجَرِ اَسوَد کا اِستِلام کیجئے اور پہلے ہی کی طرح تیسرا چکّر شُروع کیجئے اور دُرود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

تیسرے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّرْكِ
وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْٓءِ
الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ
وَالْوَلَدِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ
وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں (تیرے احکام میں) شرک سے اور (تیری ذات وصفات) میں شرک سے اور اختلاف ونفاق سے اور برے اخلاق سے اور برے حال اور برے انجام سے مال میں اور اہل وعیال میں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیری رضامندی کی بھیک مانگتا ہوں اور جنت کی اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے غضب سے اور دوزخ سے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کی آزمائش سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے۔

رُکنِ یَمانی پر پہنچنے سے پہلے یہ دُعا ختم کر دیجئے اور حسبِ سابِق عمل کرتے ہوئے دُرُود شریف پڑھ کر حَجَرِ اَسوَد کی طرف بڑھتے ہوئے حسبِ سابِق یہ دُعائے قرآنی پڑھئے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۰﴾

اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (کنزالایمان)

اے لیجئے! آپ پھر حَجَرِ اَسوَد کے قریب آ پہنچے، اب آپ کا

تیسرا چکّر بھی مکمل ہو گیا، پھر حسبِ سابِق دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا: بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ؕ پڑھ کر حَجَرِ اَسوَد کا اِستِلام کیجئے اور پہلے ہی کی طرح چوتھا چکّر شُروع کیجئے، **ہاں!** اب **رَمل** نہ کریں کہ **رَمل** صِرف تین پھیروں میں کرنا تھا۔ اب آپ کو حسبِ معمول درمیانہ چال کے ساتھ بَقِیَّہ پھیرے مکمل کرنے ہیں۔ دُرُود شریف پڑھ کر چوتھے چکّر کی دُعا پڑھئے:

چوتھے چکّر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا
مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا
مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ؕ يَاعَالِمَ مَا فِي
الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِيْ يَآ اَللّٰهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَى
النُّوْرِ ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ
رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالسَّلَامَةَ
مِنْ كُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ
بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ؕ رَبِّ قَنِّعْنِيْ

بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَنِیْ
وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَآئِبَةٍ لِّیْ مِنْكَ بِخَیْرٍ ط

ترجمہ: اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! بنادے اسے (یعنی میرے اس حج کو) حجِ مقبول اور کامیاب کوشش اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ اور مقبول نیک عمل اور بے نقصان تجارت۔ اے دلوں کے حال کے جاننے والے! اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! (مجھے گناہ کی) اندھیریوں سے (عمل صالح کی) روشنی کی طرف نکال۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت (کے حاصل ہونے) کے لازمی ذریعوں کا اور ان اسباب کا جو تیری مغفرت کو (میرے لئے) لازمی بنادیں اور ہر گناہ سے سلامتی کا اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا اور جنت سے بہرہ ور ہونے کا اور دوزخ سے نجات پانے کا اور میرے پروردگار تو نے جو کچھ مجھے رزق دیا ہے اس پر قناعت بھی عطا کر اور جو نعمتیں مجھے عطا فرمائی ہیں ان میں برکت بھی دے اور ہر نقصان کا اپنے کرم سے مجھے نعم البدل عطا فرما۔

رُکنِ یمانی تک یہ دُعا ختم کرکے پھر مثلِ سابِق عمل کرتے

ہوئے حَجَرِ اَسوَد کی طرف بڑھیے اور دُرُود شریف کے بعد پڑھیے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۰﴾

اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (کنزالایمان)

اے لیجئے! آپ پھر حَجَرِ اَسوَد کے قریب آ پہنچے۔ حسبِ سابِق دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا: بِسۡمِ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكۡبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ ؕ پڑھ کر حَجَرِ اَسوَد کا اِستِلام کیجئے اور پانچواں چکّر شُروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر پانچویں چکّر کی دُعا پڑھیے۔

پانچویں چکّر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیۡ تَحۡتَ ظِلِّ عَرۡشِكَ يَوۡمَ لَا ظِلَّ
اِلَّا ظِلُّ عَرۡشِكَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجۡهُكَ
وَاسۡقِنِیۡ مِنۡ حَوۡضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَ سَلَّمَ شَرۡبَةً هَنِيۡٓئَةً
مَّرِيۡٓئَةً لَّا نَظۡمَاُ بَعۡدَهَا اَبَدًا ؕ اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡٓ

اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ
سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِیُّكَ
سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ط
اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعِیْمَهَا وَمَا
یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ ط وَ
اَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْهَا مِنْ
قَوْلٍ اَوْفِعْلٍ اَوْعَمَلٍ ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس روز سوائے تیرے عرش کے سایہ کے کہیں سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات پاک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا اپنے عرش کے سایہ میں جگہ دینا اور اپنے نبی ہمارے آقا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوض (کوثر) سے مجھے ایسا خوشگوار اور خوش ذائقہ گھونٹ پلانا کہ اس کے بعد کبھی ہمیں پیاس نہ لگے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے ان چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جن کو تیرے نبی سیدنا محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تجھ سے طلب کیا اور ان چیزوں کی

برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس سے تیرے نبی سیدنا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پناہ مانگی۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے جنت اور اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل یا عمل (کی توفیق) کا جو مجھے جنت سے قریب کر دے اور میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس قول یا فعل یا عمل سے جو مجھے دوزخ سے قریب کر دے۔

رُکنِ یمانی تک یہ دُعا ختم کر کے مثلِ سابِق حَجَرِ اَسوَد کی طرف بڑھیے اور دُرُود شریف کے بعد پڑھیے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۰﴾

اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (کنزالایمان)

پھر حَجَرِ اَسوَد پر آکر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ ؕ پڑھ کر حَجَرِ اَسوَد کا اِستِلام کیجئے اور اب چھٹا چکّر شُروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر چھٹے چکّر کی دُعا پڑھیے۔

چھٹے چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَیَّ حُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا
بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ وَحُقُوْقًا كَثِیْرَةً فِیْمَا بَیْنِیْ
وَبَیْنَ خَلْقِكَ اَللّٰھُمَّ مَاكَانَ لَكَ مِنْھَا
فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَاكَانَ لِخَلْقِكَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ
وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ
عَنْ مَّعْصِیَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یَا
وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ ؕ اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَكَ عَظِیْمٌ
وَّوَجْھَكَ كَرِیْمٌ وَّاَنْتَ یَآ اَللّٰهُ حَلِیْمٌ كَرِیْمٌ
عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ؕ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں اُن معاملات میں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں اور بہت سے حقوق ہیں ان معاملات میں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان میں سے جن کا تعلق تیری ذات سے ہو ان کی (کوتاہی کی) مجھے معافی دے اور جن کا تعلق مخلوق سے (بھی) ہو ان (کی

فرو گزاشت کی معافی) کا تو ذمہ دار بن جا۔ اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مجھے (رزق) حلال عطا فرما کر حرام سے اور فرمانبرداری کی توفیق عطا فرما کر نافرمانی سے اور اپنے فضل سے بہرہ مند فرما کر اپنے سوا دوسروں سے مستغنی کر دے، اے وسیع مغفرت والے! اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! بیشک تیرا گھر بڑی عظمت والا ہے اور تیری ذات بڑی عزت والی ہے اور تو اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! بڑا باوقار ہے بڑا کرم والا ہے اور بڑی عظمت والا ہے، معافی کو پسند کرتا ہے سو میری خطاؤں کو بھی معاف کر دے۔

رُکنِ یَمانی تک یہ دُعا کر کے پھر مثلِ سابِق عمل کرتے ہوئے حَجَرِ اَسوَد کی طرف بڑھئے اور دُرُود شریف پڑھ کر پڑھیے:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿٢٠٠﴾

اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (کنزالایمان)

پھر حسبِ سابِق دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

عَلٰی رَسُوْلِ اللہ ؕ پڑھ کر حَجَرِ اَسوَد کا اِستِلام کیجئے اور ساتواں اور آخری چکّر شُروع کیجئے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

ساتویں چکّر کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا کَامِلاً وَّیَقِیْنًا
صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا
وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّرِزْقًا حَلَالاً طَیِّبًا
وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً
عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً ۘ بَعْدَ الْمَوْتِ
وَالْعَفْوَ عِنْدَ الْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ
وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ یَاعَزِیْزُ
یَاغَفَّارُ ؕ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ
بِالصّٰلِحِیْنَ۔

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے مانگتا ہوں کامل ایمان اور سچا یقین اور کشادہ رزق اور عاجزی کرنے والا دل اور (تیرا) ذکر کرنے والی زبان اور حلال اور پاک روزی اور سچے دل کی توبہ اور موت سے پہلے کی توبہ اور موت کے وقت کا آرام اور مرنے کے بعد

مغفرت اور رحمت اور حساب کے وقت معافی اور جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات (یہ سب کچھ میں مانگتا ہوں) تیری رحمت کے وسیلہ سے اے بڑی عزت والے! اے بڑی مغفرت والے! اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میرے علم میں اضافہ کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمادے۔

رُکنِ یمانی پر آکر یہ دُعا ختم کر کے حسبِ سابِق ہدایت پر عمل کرتے ہوئے اور دُرود شریف پڑھ کر پڑھئے:

رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۰﴾

اے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا۔ (کنزالایمان)

حَجَرِ اَسوَد پر پہنچ کر آپ کے سات پھیرے مکمل ہو گئے مگر پھر آٹھویں بار حسبِ سابِق دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ط پڑھ کر اِستِلام کیجئے اور یہ ہمیشہ **یاد رکھیے** کہ جب بھی طواف کریں اُس میں **پھیرے سات** ہوتے ہیں اور **اِستِلام آٹھ**۔

اب آپ اپنا سیدھا کندھا ڈھانپ لیجئے اور مَقامِ اِبراہیم عَلَيْهِ السَّلَام پر آکر یہ آیتِ مقدَّسہ پڑھیے:

مقامِ ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ؕ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

نمازِ طواف

اب مقامِ ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام کے قریب جگہ ملے تو بہتر ورنہ مسجدِ حرام میں جہاں بھی جگہ ملے اگر وَقتِ مکروہ نہ ہو تو دو رَکعَت نمازِ طواف ادا کریں، پہلی رَکعَت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ هُوَاللّٰهُ شریف پڑھیے، یہ نماز واجِب ہے اور کوئی مجبوری نہ ہو تو طواف کے بعد فوراً پڑھنا سُنَّت ہے۔ اکثر لوگ کندھا کھلا رکھ کر نماز پڑھتے ہیں یہ **مکروہِ تحریمی** ہے، ایسی نماز کا دوبارہ لوٹانا واجِب ہے۔ اِضطِباع یعنی کندھا کھلا رکھنا صِرف اُس طواف کے ساتوں پھیروں میں ہے جس کے بعد سَعی ہوتی ہے۔

اگر وَقتِ مکروہ داخِل ہو گیا ہو تو بعد میں پڑھ لیجئے اور یاد رکھیے اس نماز

کا پڑھنا لازِمی ہے۔

مقامِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر دو رَکعت ادا کر کے یہ دُعا پڑھیے:

مقامِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ
مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ وَ
تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ط اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْنًا
صَادِقًا حَتّٰٓی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا
کَتَبْتَ لِیْ وَرِضًا مِّنْکَ بِمَا قَسَمْتَ لِیْ یَآ
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو میری سب چھپی اور کھلی باتیں جانتا ہے ، لٰہذا میری معذرت قبول فرما۔ تو میری حاجت کو جانتا ہے لٰہذا میری خواہش کو پورا کر اور تو میرے دل کا حال جانتا ہے لٰہذا میرے گناہوں کو معاف فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو میرے دل میں سما جائے اور ایسا سچا یقین کہ میں جان لوں کہ جو کچھ تو

نے میری تقدیر میں لکھ دیا ہے۔ وہی مجھے پہنچے گا اور تیری طرف سے اپنی قسمت پر رضامندی، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

اب مُلتَزَم پر آیئے!

نماز و دُعا سے فارِغ ہو کر ملتزم سے لپٹ جایئے۔ دروازۂ کعبہ اور حَجَرِ اَسوَد کے دَرمِیانی حصّہ کو مُلتَزَم کہتے ہیں، اِس میں دروازۂ کعبہ شامل نہیں۔ ملتزم سے کبھی سینہ لگایئے تو کبھی پیٹ، اِس پر کبھی دایاں رُخسار تو کبھی بایاں رُخسار اور دونوں ہاتھ سَر سے اُونچے کر کے دیوار مقدّس پر پھیلایئے یا سیدھا ہاتھ دروازۂ کعبہ کی طرف اور اُلٹا ہاتھ حَجَرِ اَسوَد کی طرف پھیلایئے۔ خوب آنسو بہایئے اور نہایت ہی عاجِزی کے ساتھ گڑگڑا کر اپنے پاک پَرْوَردگار عَزَّوَجَلَّ سے اپنے لئے اور تمام اُمّت کے لئے اپنی زَبان میں دُعا مانگئے کہ مَقامِ قَبول ہے اور دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا بھی پڑھیے:

مَقامِ ملتزم پر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ اَعْتِقْ رِقَابَنَا

وَرِقَابَ اٰبَاءِنَا وَاُمَّھَاتِنَا وَاِخْوَانِنَا

وَاَوْلَادِنَا مِنَ النَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

وَالْفَضْلِ وَالْمَنِّ وَالْعَطَآءِ وَالْاِحْسَانِ ط
اَللّٰهُمَّ اَحسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا
وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ ط
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَاقِفٌ تَحْتَ
بَابِكَ مُلْتَزِمٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَذَلِّلٌ ؕ بَیْنَ یَدَیْكَ
اَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰی عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ
یَاقَدِیْمَ الْاِحْسَانِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْ
فَعَ ذِكْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ اَمْرِیْ وَتُطَهِّرَ
قَلْبِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ فِیْ قَبْرِیْ وَتَغْفِرَلِیْ ذَنْبِیْ
وَاَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمین ط

ترجمہ: اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! اے اس قدیم گھر کے مالک! ہماری گردنوں کو اور ہمارے باپ دادوں اور ماؤں (بہنوں) اور بھائیوں اور اولاد کی گردنوں کو دوزخ سے آزاد کردے، اے بخشش والے، کرم والے، فضل والے، احسان والے عطاوالے اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تمام معاملات میں ہمارا انجام بخیر فرما اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ!

میں تیرا بندہ ہوں اور بندہ زادہ ہوں، تیرے (مقدس گھر کے) دروازہ کے نیچے کھڑا ہوں، تیرے دروازے کی چوکھٹوں سے لپٹا ہوں، تیرے سامنے عاجزی کا اظہار کر رہا ہوں اور تیری رحمت کا طلب گار ہوں اور تیرے دوزخ کے عذاب سے ڈر رہا ہوں اے ہمیشہ کے محسن (اب بھی احسان فرما) اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے ذکر کو بلندی عطا فرما اور میرے گناہوں کا بوجھ ہلکا کر اور میرے کاموں کو درست فرما اور میرے دل کو پاک کر اور میرے لئے قبر میں روشنی فرما اور میرے گناہ معاف فرما اور میں تجھ سے جنت کے اونچے درجوں کی بھیک مانگتا ہوں۔ اٰمین

ایک اَہم مسئلہ

ملتزم کے پاس نمازِ طواف کے بعد آنا اُس طواف میں ہے جس کے بعد سَعی ہے اور جس کے بعد سَعی نہ ہو (مَثَلًا طوافِ نفل یا طوافُ الزِّیارۃ جب کہ حج کی سَعی سے پہلے فارِغ ہو چکے ہوں) اُس میں نماز سے پہلے ملتزم سے لپٹیں۔ پھر مَقامِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جا کر دو رَکعت نَماز ادا کریں۔ (بہار شریعت)

اب زَم زَم پر آیئے!

اب زَم زَم پر تشریف لایئے اور قِبلہ رُو کھڑے کھڑے بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ پڑھ کر تین سانس میں خوب پیٹ بھر کر پئیں، پینے کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ کہیں ہر بار کَعبۂ مُشَرَّفہ کی طرف نِگاہ اُٹھا کر دیکھ لیں، کچھ پانی جِسم پر بھی ڈالیں، مُنہ سَر اور جِسم پر اُس سے مَسح بھی کریں مگر یہ اِحتیاط رکھیں کہ کوئی قطرہ زمین پر نہ گرے۔

سَرکارِ مدینہ، راحَتِ قلب وسینہ صَلَّی اللهُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ ذِیشان ہے: "زَم زَم جس مقصَد کے لئے پِیا جائے گا وہ مقصَد حاصل ہو جائے گا۔" مـ

یہ زَم زَم اُس لئے ہے جس لئے اِس کو پئے کوئی
اِسی زَم زَم میں جنَّت ہے، اِسی زَم زَم میں کوثَر ہے

(ذوق نعت)

آبِ زَم زَم پی کر یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡـَٔلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنۡ كُلِّ دَآءٍ ؕ

ترجمہ: اے اَللہُ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے علم نافع اور رزق فراخ اور ہر بیماری سے صحت یابی کی التجا کرتا ہوں۔

صَفا و مروہ کی سعی

اب اگر کوئی مجبوری یا تھکن وغیرہ نہ ہو تو ابھی ورنہ آرام کر کے صَفا و مروہ میں سَعی کرنے کے لئے تیّار ہو جایئے، یاد رہے کہ **سَعی** میں اِضطِباع یعنی کندھا کھلا رکھنا سُنَّت نہیں ہے۔ اب سَعی کے لئے حَجَرِ اَسوَد کا پہلے ہی کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر یہ دُعا:

بِسۡمِ اللهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكۡبَرُ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوۡلِ اللهِ ط

پڑھ کر اِستِلام کیجئے۔ **اب** بابُ الصَّفا پر آیئے! **"کوہِ صَفا"** چُونکہ **"مسجد حرام"** سے باہر واقع ہے اور ہمیشہ مَسجِد سے باہر نکلتے وَقت اُلٹا پاؤں نکالنا سُنَّت ہے، لہٰذا یہاں بھی پہلے اُلٹا پاؤں نکالئے کہ سُنَّت ہے اور حسبِ معمول مَسجِد سے باہر آنے کی دُعا پڑھئے۔

دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡـَٔلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ وَرَحۡمَتِكَ ط

ترجمہ: اے اَللہُ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا

سوال کرتا ہوں۔

اب دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے صَفا پر اِتنا چڑھئے کہ کعبۂ مُعَظَّمہ نظر آجائے اور یہ بات یہاں معمولی سا چڑھنے پر حاصل ہو جاتی ہے، عوامُ النّاس کی طرح زِیادہ اُوپر تک نہ چڑھیں کہ یہ خِلافِ سُنَّت ہے، اب یہ دعا پڑھئے:

اَبْدَءُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ
مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ
فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾

ترجمہ: میں ابتداء کرتا ہوں اس کے ساتھ جس کے ساتھ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نے ابتداء کی ہے (اپنے اس فرمانِ عالی شان کی) " بے شک صفا اور مروہ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے، اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے اور جو کوئی بھلی بات اپنی طرف سے کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نیکی کا صلہ دینے والا خبر دار ہے۔"

غلط انداز

ناواقفیّت کے سبب کافی لوگ کعبہ شریف کی طرف ہتھیلیاں کرتے ہیں، بعض ہاتھ لہرا رہے ہوتے ہیں تو بعض تین بار کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر چھوڑ دیتے ہیں، یہ سب غلط طریقے ہیں۔ حسبِ معمول دُعا کی طرح ہاتھ کندھوں تک اُٹھا کر کعبہ مُعَظَّمہ کی طرف مُنہ کئے اتنی دیر تک دُعا مانگنا چاہیے جتنی دیر میں سورۂ بَقَرہ کی پچیس آیتوں کی تِلاوت کی جائے، خوب گڑگڑا کر اور رو رو کر دُعا مانگئے کہ یہ قَبولیَّت کا مَقام ہے۔ اپنے لئے اور تمام جِنّ واِنس مُسلمین کی خیر و بھلائی کے لئے اور احسانِ عظیم ہو گا کہ مجھ گنہگار سگِ مدینہ عفی عنہ کی مغفِرت کے لئے بھی دُعا مانگئے۔ نیز دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے: (۱۲)

مدینہ

---

(۱۲) رَمیِ جَمرات، وُقوفِ عَرَفات وغیرہ کے لئے جس طرح نیّت شرط نہیں اسی طرح سَعی میں بھی شرط نہیں، بِغیر نیّت کے بھی اگر کسی نے سَعی کی تو ہو جائے گی، مگر سَعی میں نیّت کرلینا مستحب ہے۔ عُموماً اردو میں شائع ہونے والی حج کی کتابوں میں ابتداءً نیّتِ سَعی لکھی ہوئی ہوتی ہے یہ ٹھیک نہیں ہے، صحیح طریقہ یہی ہے کہ اگر نیّت کرنا بھی ہے تو پہلے دُعا پڑھ لیں اور صَفا سے اُترنا شُروع کرنے سے پہلے نیّت کریں، لٰہذا اِس کتاب میں صَفا کی دُعا کے

کوہِ صَفا کی دعا

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ؕ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ؕ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ؕ
وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَا ھَدَانَا ؕ
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ اَوۡلَانَا ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی مَآ
اَلۡھَمَنَا ؕ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھَدَانَا لِھٰذَا
وَمَا کُنَّا لِنَھۡتَدِیَ لَوۡلَآ اَنۡ ھَدَانَا اللّٰہُ ؕ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ لَاشَرِیۡکَ لَہٗ ؕ لَہُ الۡمُلۡكُ
وَلَہُ الۡحَمۡدُ یُحۡیِیۡ وَیُمِیۡتُ وَھُوَحَیٌّ لَّا یَمُوۡتُ
بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ ؕ وَھُوَعَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ؕ لَآ
اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحۡدَہٗ وَصَدَقَ وَعۡدَہٗ وَنَصَرَ
عَبۡدَہٗ وَاَعَزَّ جُنۡدَہٗ وَھَزَمَ الۡاَحۡزَابَ
وَحۡدَہٗ ؕ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعۡبُدُ اِلَّا اِیَّاہُ
مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ وَلَوۡکَرِہَ الۡکَافِرُوۡنَ ؕ
اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ قُلۡتَ وَقَوۡلُكَ الۡحَقُّ اُدۡعُوۡنِیۡٓ

بقیہ

بعد نیّت کا طریقہ دِیا ہُوا ہے۔ سگِ مدینہ عُفی عنہ

اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ وَاِنَّكَ لَاتُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ ؕ اَللّٰهُمَّ کَمَا هَدَیۡتَنِیۡ لِلۡاِسۡلَامِ اَسۡئَلُكَ اَنۡ لَّاتَنۡزِعَهٗ مِنِّیۡ حَتّٰی تَوَفَّانِیۡ وَاَنَا مُسۡلِمٌ ؕ سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکۡبَرُ وَلَاحَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ ؕ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَ اَصۡحَابِهٖ وَاَزۡوَاجِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ وَاَتۡبَاعِهٖ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیۡعِ الۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ وَسَلَامٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ؕ

ترجمہ: اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ذات بڑی ہے، اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ذات بڑی ہے، اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ہی کی ذات بڑی ہے اور وہی تعریف کا مستحق ہے جس اَللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ہدایت دی وہی حمد کا مستحق ہے اور جس نے ہمیں نعمت بخشی وہی خدا حمد کے قابل ہے اور اسکی کی ذات پاک مستحقِ حمد ہے جس نے ہمیں بھلائی کی راہ سمجھائی، تمام

تعریفیں اسی خدا کو زیب دیتی ہیں جس نے ہمیں یہ ہدایت نصیب فرمائی اگر اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم کبھی ہدایت نہ پا سکتے۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ہی تنہا معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے، وہی ہمہ قسم کی حمد کا مستحق ہے، زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے، وہ ایسا زندہ ہے کہ اس کے لئے موت نہیں، خیر و بھلائی اسی کے قبضہ میں ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے، اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یکتا و یگانہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا وعدہ سچا ہے اور اس نے اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس کے لشکر کو سرخرو کیا اور اسی نے تنہا باطل کے سارے لشکروں کو پسپا کیا۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور ہم اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے، خالص اسی کی عبادت کرتے ہیں چاہے یہ بات کافروں کو گراں ہی کیوں نہ گزرے۔ اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! تیرا فرمان ہے اور تیرا فرمان حق ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا اور تیرے وعدہ ٹلتا نہیں تو اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! جس طرح تُو نے مجھے اسلام کی دولت عطا فرمائی، اب میرا سوال ہے کہ مجھ سے یہ دولت واپس نہ لینا، مجھے مرتے دم تک مسلمان ہی رکھنا۔ اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی ذات پاک ہے اور

حمد کی مستحق بھی خدا ہی کی ذات ہے، اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ہی بڑا ہے اور نہ کوئی طاقت اور نہ کوئی قوت مگر اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ بزرگ و برتر کی مدد سے۔ اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے اصحاب پر اور آپ کی ازواجِ مطہرات پر اور آپ کی نسل اور پیروکاروں پر قیامت تک درود و سلام نازل فرما۔ اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مجھے میرے والدین کو اور سارے مسلمان مردوں اور عورتوں کو معاف فرما اور تمام پیغمبروں پر سلام پہنچا اور سب خوبیاں اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کو جو مالک سارے جہانوں کا۔

دُعا ختم ہونے کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور دُرود شریف پڑھ کر سَعی کی نیّت اپنے دِل میں کر لیں مگر زَبان سے کہنا زِیادہ بہتر ہے۔ معنیٰ ذِہن میں رکھتے ہوئے اِس طرح نیّت کریں:

سَعی کی نیّت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ السَّعۡیَ بَیۡنَ الصَّفَا وَالۡمَرۡوَۃَ
سَبۡعَۃَ اَشۡوَاطٍ لِّوَجۡھِکَ الۡکَرِیۡمِ فَیَسِّرۡہُ
لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ ط

ترجمہ: اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری رضا اور خوشنودی کی خاطر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر کرنے کا ارادہ کر رہا ہوں تو اسے میرے لئے آسان فرما دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما۔

صَفا مروہ سے اُترنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اسْتَعْمِلْنِیْ بِسُنَّۃِ نِبِیّکَ صَلَّی اللّٰہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ
وَاَعِذْنِیْ مِنْ مَّضِلَّاتِ الْفِتَنِ بِرَحْمَتِكَ یَآ
اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

ترجمہ: اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! تو مجھے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت کا تابع بنا دے اور مجھے ان کے دین پر موت نصیب فرما اور مجھے پناہ دے فتنوں کی گمراہیوں سے اپنی رحمت کے ساتھ، اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

صَفا سے اب ذِکر و دُرُود میں مَشغول درمیانہ چال چلتے ہوئے جانِبِ مروہ چلے (آج کل تو یہاں سَنگِ مرمر بچھا ہُوا ہے اور ائیر کُولر بھی لگے ہوئے ہیں۔ ایک سَعی وہ بھی تھی جو سیِّدہ ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا نے

کی تھی، ذرا اپنے ذِہن میں وہ دِل ہِلا دینے والا منظر تازہ کیجئے۔ جب یہاں بے آب و گیاہ میدان تھا اور ننھّے منّے اِسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام شدّتِ پیاس سے بِلک رہے تھے اور حضرت سیِّدَتُنا ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا تلاشِ آب میں بے تاب چِلچِلاتی دھوپ میں اِن سَنگلاخ راستوں میں پھر رہی تھیں) جُوں ہی پہلا سَبز میل آئے مرد دوڑنا شُروع کر دیں۔ (مگر مُہذَّب طریقہ پر نہ کہ بے تحاشہ) اور سَوار سَواری کو تیز کر دیں، ہاں اگر بِھیڑ زِیادہ ہو تو تھوڑا رُک جائیں جب کہ بِھیڑ کم ہونے کی اُمید ہو۔ دوڑنے میں یہ یاد رکھئے کہ خود کو یا کسی دوسرے کو ایذا نہ پہنچے کہ یہاں دوڑنا سُنَّت ہے جب کہ کسی مسلمان کو ایذا دینا حرام، اِسلامی بہنیں نہ دوڑیں۔ اب اِسلامی بھائی دوڑتے ہوئے اور اِسلامی بہنیں چلتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

سَبز مِیلوں کے دَرمِیان پڑھنے کی دُعا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَتَجَاوَزْ عَمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ
تَعْلَمُ مَالَا نَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ
الْاَكْرَمُ وَاهْدِنِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ ط اَللّٰهُمَّ
اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا

وَّذَنۡۢبًا مَّغۡفُوۡرًا ؕ

ترجمہ: اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! مجھے معاف فرمااور مجھ پر رحم کراور میری خطائیں جو تیرے علم میں ہیں ان سے در گزر فرمابے شک تو جانتاہے ہمیں اس کا علم نہیں بے شک تو عزت واکرام والاہے اور مجھے صراط مستقیم پہ قائم رکھ ،اے اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! میرے حج کو مقبول اور میری سعی کو مشکوراور میرے گناہوں کو مغفور فرما۔

جب دوسرا سبز میل آئے تو آہستہ ہو جائیں اور جانِبِ مروہ بڑھے چلیں۔ اے لیجئے! مروہ شریف آگیا، عوامُ النّاس دُور اُوپر تک چڑھے ہوئے ہیں۔ آپ اُن کی نَقل نہ کریں بلکہ سُنَّت کو ملحوظ رکھیں۔ آپ معمولی اُونچائی پر چڑھیں بلکہ (جہاں سے CHECK MARBLE شُروع ہوتے ہیں) اُس کے قریب زمین پر کھڑے ہونے سے بھی مروہ پر چڑھنا ہوگیا، یہاں اگرچِہ عمارات بن جانے کے سبب کعبہ شریف نظر نہیں آتا مگر کعبۂ مُشَرَّفہ کی طرف مُنہ کر کے صِفا کی طرف اُتنی ہی دیر تک دُعا مانگیں۔ اب نیَّت کرنے کی ضَرورت نہیں کہ وہ تو پہلے ہوچکی یہ ایک پھیرا ہوا۔

اب حسبِ سابِق دُعا پڑھتے ہوئے مروہ سے جانِبِ

صَفا چلئے اور حسبِ معمول **مِیلَین اَخُضَرَین** کے دَرمِیان مرد دوڑتے ہوئے اور اِسلامی بہنیں چلتے ہوئے وُہی دُعا پڑھیں۔ اب صَفا پر پہنچ کر دو پھیرے پورے ہوئے اِسی طرح صَفا اور مروہ کے دَرمِیان چلتے، دوڑتے ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا، آپ کی سعی مکمل ہوئی۔

نَمازِ سَعی سُنَّت ہے

اب ہو سکے تو مسجِدِ حرام میں دو رَکعَت نَماز نَفل (اگر مکروہ وَقت نہ ہو) ادا کرلیں کہ مستحب ہے، ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سَعی کے بعد مطاف کے کنارے حَجَرِ اَسوَد کی سیدھ میں دو نَفل ادا فرمائے ہیں

اِنہیں طواف وسَعی کا نام عُمرہ ہے۔ قارِن و مُتَمَتِّع کے لئے یہی عُمرہ ہوگیا۔

طَوافِ قُدوم

مفرِد کے لئے یہ طَواف، طَوافِ قُدوم یعنی حاضریٔ دَربار کا مُجرا ہوا۔ قارِن اِس کے بعد طَوافِ قُدوم کی نِیَّت سے مزید ایک طَواف وسَعی کرلے۔ طَوافِ قُدوم قارِن ومفرِد دونوں کے لئے سُنَّت ہے، اگر تَرک کیا تو بُرا کیا مگر دَم وغیرہ واجِب نہیں۔

حَلق یا تقصِیر

اب مرد حَلق کریں یعنی سَر منڈوا دیں یا تقصِیر کریں یعنی بال کتروائیں۔

تقصِیر کی تعریف

تقصِیر یعنی کم از کم چوتھائی سَر کے بال اُنگلی کے پَورے برابر کٹوانا۔ اِس میں یہ اِحتِیاط رکھیں کہ ایک پورے سے زِیادہ کٹوائیں تاکہ سر کے بیچ میں جو چھوٹے چھوٹے بال ہوتے ہیں وہ بھی ایک پَورے کے برابر کٹ جائیں۔ بعض لوگ قینچی سے چند بال کاٹ لیا کرتے ہیں، حَنَفِیّوں کے لئے یہ طریقہ بالکل غلط ہے اور اِس طرح اِحرام کی پابندیاں بھی ختم نہ ہوں گی۔

اِسلامی بہنوں کی تقصِیر

اِسلامی بہنوں کو سَر منڈانا حرام ہے وہ صِرف تقصِیر کروائیں۔ اِس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنی چُٹیا کے سرے کو اُنگلی کے ایک پَورے سے کچھ زِیادہ کاٹ لیں، لیکن یہ اِحتِیاط لازِمی ہے کہ کم از کم چوتھائی سَر کے بال ایک پَورے کے برابر کٹ جائیں۔

طوافِ قُدوم والوں کے لئے ہدایت

طوافِ قُدوم میں اِضطِباع و رَمل اور سَعی ضَروری نہیں مگر اِس میں نہیں کریں گے تو یہ سارے افعال **"طوافُ الزِّیارۃ"** میں کرنے ہوں گے، ہو سکتا ہے اُس وَقت بِھیڑ یا تھکن کے سبب دُشواری پیش آئے لہٰذا میں نے اِسے مُطلَقاً ترکیب میں داخِل کر دیا ہے کہ اِس طرح طَوافُ الزِّیارَۃ میں اِن چیزوں کی حاجت نہ ہوگی۔

مُتَمَتِّع کیلئے ہدایت

مفرِد و قارِن تو حج کے رَمل و سَعی سے طَوافِ قُدوم میں فارِغ ہو چُکے مگر مُتَمَتِّع نے جو طَواف و سَعی کئے وہ عُمرہ کے تھے اور اس کے لئے **"طوافِ قُدوم"** سُنَّت نہیں ہے کہ اس میں فراغَت پالے۔ لہٰذا اگر **"مُتَمَتِّع"** بھی پہلے سے فارِغ ہونا چاہے تو جب حج کا اِحرام باندھے اُس وَقت ایک نَفل طَواف میں رَمل و سَعی کر لے، اب اُسے بھی **طوافُ الزِّیارۃ** میں اِن اُمور کی حاجت نہ رہے گی۔ (بہارِ شریعت)

تمام حاجیوں کیلئے ہدایت

اب تمام حُجّاجِ کِرام خواہ وہ قارِن ہوں یا مُتَمَتِّع یا پھر مفرِد ہوں سب کے سب مَکَّۂ مُعَظَّمہ میں آٹھویں ذوالحجہ کے اِنتِظار میں

اپنی زندگی کے حسین لمحات گزار رہے ہیں۔

پیارے حاجیو! یہ وہ مقدّس گلیاں ہیں جن میں ہمارے پیارے آقا مَدَنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی حیاتِ طیّبہ کے کم و بیش ترپن سال گزارے ہیں، یہاں ہر جگہ محبوبِ اَکرم، رسول مُحتَشَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقشِ قدم ہیں، جتنا ہوسکے اِن مقدّس گلیوں کا اَدَب کیجئے۔ **خبردار!** یہاں گناہ تو کُجا گناہ کا تَصَوُّر بھی نہ آنے پائے کہ اگر یہاں کی ایک نیکی لاکھ کے برابر ہے تو گناہ بھی لاکھ گنا ہے۔ گالی گلوچ، غیبت، چغلی، جھوٹ، بد نگاہی، بدگمانی وغیرہ ہمیشہ حرام ہیں مگر یہاں کا جرم تو لاکھ گنا ہے اور **ہاں!** اُن نادانوں کی طرح مَت کرنا جو حَلق کرواتے ہوئے ساتھ ہی **مَعَاذَ اللہ!** داڑھی بھی منڈوا دیتے ہیں کہ داڑھی منڈوانا یا کَتَرواکر ایک مُٹھّی سے چھوٹی کرڈالنا دونوں ویسے بھی حرام ہیں اور یہاں تو اگر ایک بار بھی داڑھی منڈوائیں گے یا ایک مُٹھّی سے چھوٹی کروائیں گے تو لاکھ بار حرام کا گناہ ملے گا بلکہ **اے خوش نصیب حاجیو!** اب تو آپ کے چہرے کو مکّے مدینے کی ہوائیں چُوم رہی ہیں اِس لئے اِن مُبارَک

بالوں کو بڑھنے ہی دیجئے اور ہمیشہ کے لئے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سُنَّت داڑھی مبارک کو اپنے چہرے پر سجالیجئے۔ ؎

سرکار کا عاشِق بھی کیا داڑھی منڈاتا ہے
کیوں عِشق کا چہرے سے اِظہار نہیں ہوتا

جب تک مکّۂ مکرّمہ میں رہیں کیا کریں؟(۱۳)

مدینہ(۱) خوب نَفلی طَواف کئے جائیں کہ یہ آپ کے لئے نَفل نَماز سے افضل ہے، یہ یاد رہے کہ طَوافِ نفل میں طَواف کے بعد پہلے ملتزَم سے لِپٹنا ہے پھر اِس کے بعد دو رَکعت مَقامِ اِبراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر ادا کرنا ہے۔

مدینہ(۲) کبھی حُضورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کا طَواف کریں تو کبھی غوثُ الاعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نام کا، کبھی اپنے پیر و مرشد کے نام کا کریں تو کبھی اپنے والِدَین کے نام کا۔

مدینہ

---

(۱۳) مقدَّس مَقامات کی زِیارتوں کی تفصیل ص ۲۴۸ پر مُلاحَظہ فرمائیں۔

مدینہ (۳) خوب نَفلی روزے رکھ کر فی روزہ لاکھ لاکھ روزے کا ثواب لوٹیے، یہ اِحتِیاط فرمایئے کہ اگر آپ مسجِدِ حرام میں روزہ اِفطار کریں یا جب کبھی مسجد شریف میں آبِ زم زم پئیں تو اِعتِکاف کی نیّت ہونا ضَروری ہے(۱۴) ورنہ گناہ ہوگا اور وہ بھی لاکھ گنا! افسوس! اب اِس مسئلہ کی طرف عُموماً لوگوں کی توجُّہ نہیں ہوتی۔ (اِعتِکاف کی نیّت ص ۸۳ پر مُلاحَظہ فرمائیں)

مدینہ (٤) جب جب کعبۃُ اللہ پر نظر پڑے تین بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَکۡبَر کہیں اور دُرُود شریف پڑھ کر دُعا مانگیں اِنۡ شَآءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ! قبول ہوگی اور یہ ہمیشہ کے لئے ہے کہ جب بھی کعبۃُ اللہ شریف پر نظر پڑے وہ وَقت دُعا کی قَبولیَّت کا ہوتا ہے۔

مـــــــــــــــــــدینہ

(۱۴) یہ مسئلہ صِرف مسجدِ حرام کے لئے ہی نہیں کسی بھی مسجد میں اِعتِکاف کی نیّت نہ ہو تو کھانا، پینا، سونا یہ سب ناجائز ہے۔ ہر قِسم کے اِعتِکاف کی تفصیل کے لئے برائے کرم سگِ مدینہ کی تالیف "**فیضانِ سُنَّت**" جدید کے باب "سُنَّتِ اِعتِکاف" ص ۱۲۳۱ تا ۱۲۸۲ مُلاحَظہ فرمائیں۔

ایک اَشد ضَروری اِحتیاط

حَرَمین شَرِیفَین میں بعض لوگ مسجدِ حرام و مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام کے دَروازۂ مُبارَکہ کے باہر جوتے اُتار دیتے ہیں پھر واپسی میں جو بھی جوتا پسند آیا پہن کر چلتے بنتے ہیں، یہ بالکل **ناجائز و گناہ** ہے۔ اگرچِہ بِھیڑ کی وجہ سے اُن جوتوں کا کوئی مالک نہیں ملتا لیکن اِس وجہ سے یہ جوتے سب لوگوں کے لئے جائز نہیں ہو جاتے۔ اِن جوتوں کے اَحکام "**لُقطہ**" (یعنی کسی کی گری پڑی چیز) کے ہیں کہ اگر مالک نہ ملے تو جس کو یہ "**لُقطہ**" ملا اگر یہ خود فَقِیر ہے تو خود رکھ سکتا ہے ورنہ کسی فَقِیر کو دے دے۔

اِسلامی بہنوں کیلئے ہدایت

اِنہیں مسجدِ حرام اور مسجدِ نَبَوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام میں نَماز پڑھنے کے لئے نہیں آنا چاہئے کہ مقصُود ثواب ہے اور ہمارے پیارے سرکار، مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: "عورت کو میری مسجد (یعنی مسجدِ نَبَوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃ وَالسَّلام) میں نَماز پڑھنے سے زِیادہ ثواب گھر میں پڑھنے پر ہے۔" لِہٰذا وہ اپنی قِیام گاہ میں ہی نَماز پڑھیں۔ ہاں جب

بِھیڑ کم ہو تو اُس وَقت روزانہ طواف کے لیے حاضِر ہوتی رہیں، اِسی طرح روزانہ مدینۂ مُنَوَّرہ میں بھی بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں صلوٰۃ وسلام کے لئے حاضِری دیتی رہیں۔ (بہارِ شریعت)

بازاروں میں خریداری کرنے میں زِیادہ وَقت صَرف کرنے کی بجائے تمام حاجی صاحِبان عبادت میں وَقت گزارنے کی کوشش کریں کہ بار بار یہ موقع ہاتھ نہیں آتا۔

ع گیا وَقت پھر ہاتھ آتا نہیں

طواف میں سات باتیں حرام ہیں:

طواف اگرچِہ نَفل ہو، اُس میں یہ سات باتیں حرام ہیں:

مدینہ (۱) بے وُضو طواف کرنا۔

مدینہ (۲) جو عُضو ستر میں داخِل ہے اُس کا چوتھائی (۱/٤) حصّہ کھلا ہونا، مَثَلاً ران کا چوتھائی حصّہ کھلا ہونا حرام ہے، اِسی طرح اِسلامی بہنوں کا کان یا ہاتھ کی کلائی کا چوتھائی حصّہ کھل جانا حرام ہے۔ اِسلامی بہنیں اِس کی بہت کم اِحتیاط کرتی ہیں، دَورانِ طواف خُصُوصًا حَجَرِ اَسوَد کا اِستِلام کرتے وَقت کافی خواتین کی چوتھائی کلائی تو کیا بعض اَوقات پوری کلائی کھل جاتی ہے

اور یہ حرام ہے۔ (طواف کے علاوہ بھی غیر مَحرَم کے سامنے کان یا کلائی کھولنا حرام ہے۔ پردے کے تفصیلی اَحکام معلوم کرنے کے لیے سگِ مدینہ (راقمُ الحُروف) کا رِسالہ "**زخمی سانپ**" پڑھیے)

مدینہ (٣) بِغیر مجبوری ڈولی میں یا کسی کے کندھوں وغیرہ پر طواف کرنا۔

مدینہ (٤) بِلا عُذر بیٹھ کر سَرَکنا یا گھٹنوں پر چلنا۔

مدینہ (٥) کعبہ کو سیدھے ہاتھ پر لے کر اُلٹا طواف کرنا۔

مدینہ (٦) طواف میں "**حطیم**" کے اَندر سے ہوکر گزرنا۔

مدینہ (٧) سات پھیروں سے کم کرنا۔

طواف کے سات مکروہات

مدینہ (١) فُضُول بات کرنا۔

مدینہ (٢) ذِکرودُعا وغیرہ بُلند آواز سے کرنا۔ (معلوم ہُوا کہ دَورانِ طواف ایک شخص چِلّا چِلّا کر دُعا پڑھتا ہے اور دوسرے لوگ مل کر بُلند آواز سے دُہراتے ہیں یہ مکروہ ہے۔)

مدینہ (٣) ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔ (مُستَعمل چپّل یا جوتے ساتھ لئے طواف نہ کیا کریں کہ اِحتیاط اِسی میں ہے)

مدینہ(٤) طَواف کے پھیروں میں زِیادہ فاصلہ دینا۔ ہاں اِستِنجا، وُضو کے لیے جاسکتے ہیں، دوبارہ آکر نئے سرے سے طَواف کرنے کی بھی ضَرورت نہیں جہاں سے چھوڑا تھا وَہیں سے شُروع کریں۔

مدینہ(٥) ایک طَواف کے بعد جب تک اُس کی دو رَکعَتَیں نہ پڑھ لیں دوسرا طَواف شُروع کردینا۔ ہاں اگر مکروہ وَقت ہو تو حَرَج نہیں۔ مَثَلًا صُبحِ صادِق سے لے کر سورج بُلند ہونے تک یا بعدِ نَمازِ عَصر سے غُروبِ آفتاب تک کہ اِس میں کئی طَواف بِغیر نَمازِ طَواف جائز ہیں البتّہ مکروہ وَقت گزر جانے کے بعد ہر طَواف کے لئے دو دو رَکعَت ادا کرنا ہوگا۔

مدینہ(٦) طَواف کے وَقت کچھ کھانا مکروہ ہے۔ (مگر پانی پی سکتے ہیں)

مدینہ(٧) پیشاب یا رِیح وغیرہ کی شِدَّت ہو تو طَواف کرنا مکروہ ہے۔

طَواف و سَعی میں یہ سات کام جائز ہیں:

(١)سلام کرنا (٢)جواب دینا (٣)ضَرورت کے وَقت بات

کرنا (٤)پانی پینا (طواف میں کھا نہیں سکتے البتّٰہ سَعی میں کھا بھی سکتے ہیں) (٥)حمد ونعت یا مَنقَبَت کے اَشعار آہستہ آہستہ پڑھنا (٦)دَورانِ طَواف نَمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے کہ طَواف بھی نَماز ہی کی طرح ہے مگر سَعی کے دَوران گزرنا جائز نہیں(٧)دینی مسائل پوچھنا یا اُن کا جواب دینا۔

سَعی کے سات مکروہات

مدینہ(١) بِغیرضَرورت اِس کے پَھیروں میں زِیادہ فاصلہ دینا۔ ہاں قَضائے حاجت کے لئے جاسکتے ہیں بلکہ وُضو ٹوٹ جائے تو وُضو کے لئے بھی جاسکتے ہیں حالانکہ سَعی میں وُضوضَروری نہیں۔

مدینہ(٢) خریدوفروخت کرنا۔

مدینہ(٣) فُضُول گفتگو کرنا۔

مدینہ(٤) "**پریشان نظری** "یعنی فُضُول اِدھر اُدھر دیکھنا سَعی میں بھی مکروہ ہے اورطَواف میں اور زِیادہ مکروہ۔

مدینہ(٥) بِغیر مجبوری مرد کا "**مسعٰی**" میں (یعنی مِیلَین اَخضَرَین کے مَابَین) نہ دوڑنا۔

مدینہ(٦) طَواف کے بعد بہت تاخیر سے سَعی کرنا۔

مدینہ(٧)سترِ عورت نہ ہونا۔

سَعی کے تین متفرّق اَحکام

مدینہ(١) سَعی میں پَیدل چلنا واجِب ہے، ہاں مجبوری کی صُورَت میں گِھسَٹ کر یا سَواری پر جائز ہے۔

مدینہ(٢) سَعی کے لئے طَہارَت شرط نہیں بلکہ حَیض والی بھی کرسکتی ہے۔

مدینہ(٣) جِسم ولباس پاک ہوں اور باوُضُو بھی ہوں، یہ مُستحب ہے۔ سَعی شُروع کرتے وَقت پہلے صَفا کی دُعا پڑھیں پھر نیّت کریں۔

اِسلامی بہنوں کیلئے خاص تاکید

اِسلامی بہنیں اپنے آپ کو مردوں سے بالکل الگ تھلگ رکھیں۔ یہاں اِحتِیاط نہیں کریں گی تو کہاں کریں گی؟ اَکثر نادان عورتیں حَجَرِ اَسوَد اور رُکنِ یَمانی کو چُومنے کے لیے یا کعبۃُ اللہ شریف کا قُرب پانے کے لئے بے دَھڑک مردوں میں جا گھستی ہیں۔ توبہ! توبہ! یہ بہت ہی گناہ اور بے حیائی کی بات ہے۔ **یاد رکھئے!** یہاں

ایک گناہ لاکھ گنا ہے۔

حج کا اِحرام باندھ لیجئے

اگر آپ نے ابھی تک حج کا اِحرام نہیں باندھا تو سات ذوالحجہ کو باندھ لیں (۱۵) گھر میں بھی حج کی نیّت کر سکتے ہیں مگر افضل یہی ہے کہ مسجدِ حرام میں دو گانہ ادا کر کے اس طرح حج کی نیّت کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ الۡحَجَّ فَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡہُ مِنِّیۡ وَاَعِنِّیۡ عَلَیۡہِ وَبَارِكۡ لِیۡ فِیۡہِ ط نَوَیۡتُ الۡحَجَّ وَاَحۡرَمۡتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں تُو تُو میرے لئے اسے آسان کر اور مجھ سے قبول فرما اور اس میں میری مدد کر اور میرے لئے اس میں برکت دے، نیت کی میں نے حج کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اس کا احرام باندھا۔

مدینہ

(۱۵) آٹھ کو بھی باندھ سکتے ہیں مگر سہولت سات کو رہے گی اور اِحرامِ حج کا ثواب بھی جَلد شُروع ہو جائے گا۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

نیّت کے بعد اِسلامی بھائی بُلند آواز سے اور اِسلامی بہنیں دِھیمی آواز سے تین تین مرتبہ لَبَّیْک پڑھیں اب پھر آپ پر اِحرام کی پابندیاں عائد ہو گئیں۔

ایک مَدَنی مشورہ

اب آپ کے لئے آسانی اِسی میں ہے کہ ایک نَفلی طَواف میں حج کے اِضطِباع، رَمل اور سَعی سے فارِغ ہو لیں، اِس طرح طَوافُ الزِّیارۃ میں آپ کو رَمل اور سَعی کی ضَرورت نہیں رہے گی۔

مِنٰی کو روانگی

آج آٹھویں تاریخ کی صبح ہے، ہر طرف دُھوم پڑی ہے، سب کو ایک ہی دُھن ہے کہ مِنٰی چلو (۱۶) آپ بھی تیّار ہو جایئے، اپنی ضَروریات کی اَشیاء مَثَلاً تسبیح، مصلّٰی، قِبلہ نُما، چند برتن، گلے میں لٹکانے والی پانی کی بوتل، مُعلِّم کا ایڈریس اور یہ تو ہر وَقت ساتھ ہی ہونا چاہیے

مدینہ

(۱۶) مُعلِّم کی طرف سے آپ کو ساتویں کی شام ہی سے بس کے اِنتِظار کے لیے کھڑا کیا جاسکتا ہے، آپ اگراُن کی باتوں میں نہ آئیں اور نہ اُن سے اُلجھیں بلکہ رات آرام فرمالیں اور صبح مِنٰی جائیں تو غالباً آپ تازہ دَم رہیں گے۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

تاکہ راستہ بُھول جانے کی صُورت میں کام آئے۔ اَخراجات برائے طَعام وقُربانی وغیرہ وغیرہ ساتھ لینا نہ بھولیں، اگر ممکن ہو تو مِنٰی، عَرَفات، مزدَلِفہ وغیرہ کا سفر پیدل ہی طے کریں کہ جب تک مَکّہ شریف پلٹیں گے ہر ہر قدم پر سات سات کروڑ نیکیاں ملیں گی۔ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم۔ راستے بھر لَبَّیْک اور ذِکر و دُرُود کی خوب خوب کثرت کیجئے۔

جُوں ہی مِنٰی شریف نظر آئے دُرُود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ ھٰذَا مِنًی فَامْنُنْ عَلَیَّ بِمَا مَنَنْتَ
بِہٖ عَلٰۤی اَوْلِیَآئِکَ ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ مِنٰی ہے مجھ پر وہ احسان فرما جو تو نے اپنے اولیاء پر فرمایا۔

اے لیجئے! اب آپ مِنٰی شریف کی حسین وادیوں میں داخِل ہوگئے، کس قَدَر دِلکُشا منظَر ہے، کیا زمین، کیا پہاڑ، ہر طرف خیمے ہی خیمے نظر آرہے ہیں۔ آپ بھی اپنے مُعلِّم کی طرف سے دیئے ہوئے خیمے میں قِیام فرمائیے۔ آج کی ظُہر سے لے کر کل نویں کی فجر تک پانچ نمازیں آپ کو مِنٰی شریف میں ادا کرنی ہیں کیوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا ہی کیا ہے۔

آہ! اب کون اِحتیاط کرے

مِنٰی شریف میں آج کل چالیس چالیس حاجیوں کو ایک ایک خیمہ دِیا جاتا ہے اور عَرَفات شریف میں اِس سے بھی بڑے بڑے خیمے ہوتے ہیں۔ **افسوس!** اِن دونوں مَقامات مقدَّسہ پر مرد اور عورتوں کو ساتھ ساتھ رکھا جاتا ہے۔ عورتوں کے لیے پردہ کا کوئی اِنتِظام نہیں ہوتا، نہ ہی حاجی صاحِبان کو اِس بات کا کوئی احساس ہوتا ہے۔ غیرت مند اور باحیا حُجاجِ کِرام کو چاہیے کہ اپنے ساتھ کچھ چادریں لیتے جائیں اور کم از کم اپنے گھر کی خواتین کو مردوں کے اِختِلاط سے بچانے کے لیے مِنٰی شریف اور عَرَفاتِ مقدَّسہ میں خیمے کے ایک طرف چادروں کے ذریعے حسبِ ضرورت عارضی کمرہ بنالیں۔

آج کا دِن بہت اَہم ہے اگرچِہ کچھ نادان لوگ گپ شپ کر رہے ہوں۔ آپ اُن کی طرف توجُّہ نہ دیں، اپنی عبادت میں لگے رہیں۔ آج آنے والی رات شبِ عَرَفہ ہے، ممکن ہو تو یہ رات ضَرور عبادت میں گزاریئے کہ سونے کے دِن بہت پڑے ہیں، ایسے مواقع بار بار کہاں نصیب ہوتے ہیں۔ ہوسکے تو ذَیل میں دی ہوئی دُعا **"شبِ عَرَفہ"** میں ایک ہزار بار اور نہ ہوسکے تو جتنی بار آسانی سے پڑھ سکتے

ہوں پڑھیئے ورنہ کم از کم ایک بار تو پڑھ ہی لیجئے۔ دُعا یہ ہے:

دُعائے شبِ عَرَفہ

سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ عَرْشُهٗ سُبْحٰنَ
الَّذِیْ فِی الْاَرْضِ مَوْطِئُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی
الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی النَّارِ
سُلْطَانُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ
سُبْحٰنَ الَّذِیْ فِی الْقَبْرِ قَضَائُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ
فِی الْهَوَآءِ رُوْحُهٗ سُبْحٰنَ الَّذِیْ رَفَعَ
السَّمَآءَ سُبْحٰنَ الَّذِیْ وَضَعَ الْاَرْضَ سُبْحٰنَ
الَّذِیْ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجٰی مِنْهُ اِلَّآ اِلَیْهِ ط

ترجمہ: پاک ہے وہ جس کا عرش بلندی میں ہے۔ پاک ہے وہ جس کی حکومت زمین میں ہے، پاک ہے وہ کہ جس کا راستہ دریا میں ہے، پاک ہے وہ کہ نار میں اس کی سلطنت ہے، پاک ہے وہ کہ جنت میں اسکی رحمت ہے، پاک ہے وہ کہ قبر میں اسی کا حکم ہے، پاک ہے وہ کہ ہوا میں جو روحیں ہیں اسی کی ملک ہیں، پاک ہے کہ وہ کہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ کہ جس نے زمین کو پست کیا، پاک ہے وہ

کہ اس کے عذاب سے پناہ و نجات کی کوئی جگہ نہیں مگر اسی کی طرف۔

عَرَفات شریف کو روانگی

آج نوذُوالحجہ ہے، نمازِ فجر مُستحب وَقت میں ادا کر کے لَبَّیک اور ذِکر و دُعا میں مَشغول رہئے یہاں تک کہ سورج طُلوع ہونے کے بعد مسجدِ خَیف شریف کے سامنے واقع کوہِ ثَبِیر پر چمکے، اب دھڑکتے ہوئے دِل کے ساتھ جانبِ عَرَفات شریف چلئے لَبَّیک اور ذِکر و دُرُود کی کثرت راستے بھر رکھئے نیز مِنٰی شریف سے نکل کر ایک بار یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے۔

راہِ عَرَفات کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا خَیْرَ غُدْوَةٍ غَدَوْتُھَا قَطُّ
وَقَرِّبْھَا مِنْ رِضْوَانِكَ وَ اَبْعِدْھَا مِنْ
سَخَطِكَ وَ اَللّٰھُمَّ اِلَیْكَ تَوَجَّھْتُ وَعَلَیْكَ
تَوَکَّلْتُ وَوَجْھَكَ اَرَدْتُّ فَاجْعَلْ ذَنْبِیْ
مَغْفُوْرًا وَّحَجِّیْ مَبْرُوْرًا وَّارْحَمْنِیْ وَلَا
تُخَیِّبْنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ سَفَرِیْ وَاقْضِ بِعَرَفَاتٍ
حَاجَتِیْ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اس صبح کو تمام صبحوں سے اچھی بنادے اور اسے اپنی خوشنودی سے قریب کر اور اپنی ناخوشی سے دور کر۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھ پر میں نے توکل کیا اور تیرے وجہ کریم کا ارادہ کیا۔ میرے گناہ بخش اور میرے حج کو مبرور کر اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے محروم نہ کر اور میرے سفر میں میرے لئے برکت عطا فرما اور عرفات میں میری حاجت پوری کر۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

عَرَفات شریف میں داخِلہ

اے لیجئے! اب آپ میدانِ عَرَفاتِ مقدّسہ کے قریب آ پہنچے، تڑپ جایئے اور آنسوؤں کو بہنے دیجئے کہ عَنقَرِیب آپ اُس مقدّس میدان میں داخِل ہوں گے کہ جہاں آنے والا مَحروم لوٹتا ہی نہیں۔ جب نظر جَبَلِ رَحمت کو چُومے لَبَّیک و دُعا میں اور زِیادہ کوشش کیجئے کہ اب جو دُعا مانگیں گے اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! قَبول ہوگی۔ قلب ونگاہ سنبھالے لَبَّیک کی پیہم تکرار کرتے ہوئے روتے روتے میدانِ عَرَفاتِ پاک میں داخِل ہوں۔

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! یہ وہ مقدّس مَقام ہے جہاں

آج لاکھوں مسلمان ایک ہی لباس (اِحرام) میں ملبوس جمع ہیں، ہر طرف لَبَّیْک کی صدائیں گونج رہی ہیں۔ یقین جانئے بے شُمار اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دو نبی حضرتِ سیِّدُنا خضر اور حضرت سیِّدُنا الیاس عَلَیْہِمَا السَّلَام بھی بروزِ عَرَفہ میدانِ عرفاتِ مُبارک میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔ اب آپ بخوبی آج کے دِن کی اَہمیّت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

وُقوفِ عَرَفات شریف کے آٹھ مَدَنی پھُول

مدینہ(۱) جب دوپہر قریب آئے تو غُسل کیجئے کہ سُنَّتِ مؤکدہ ہے، اگر غُسل نہ کرسکیں تو کم از کم وُضو تو کر ہی لیں۔

مدینہ(۲) آج یعنی نو ذوالحجہ کو دوپہر ڈھلنے سے لے کر دسویں کی صُبحِ صادِق کے دَرمِیان جو کوئی اِحرام کے ساتھ ایک لمحے کے لئے بھی میدانِ عَرَفاتِ پاک میں داخِل ہوگیا وہ **حاجی** ہوگیا، آج یہاں کا وُقوف حج کا رُکنِ اعظم ہے۔

مدینہ(۳) آج کا دِن نہایت ہی مُبارک دِن ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کا فرمانِ عالیشان ہے: "آج وہ دِن ہے کہ جو شخص، کان، آنکھ اور زَبان کو قابُو میں رکھے گا اُس کی **مغفِرت** ہے۔" (طبرانی)

مدینہ(٤) عَرَفات شریف میں وَقتِ ظُہر میں ظُہر و عَصر مِلا کر پڑھی جاتی ہے مگر اِس کی بعض شرائِط ہیں۔ (۱۸)

مدینہ(٥) حاجی کو آج بے روزہ ہونا سُنَّت ہے، نیز ممکن ہو تو ہر وَقت باوُضو رہنا چاہیے۔

مدینہ(٦) جَبَلِ رَحمت کے قریب وُقُوف کرنا افضل ہے۔

مدینہ(٧) بعض نادان "**جَبَلِ رَحمت**" کے اُوپر چڑھ جاتے ہیں اور وہاں سے کھڑے کھڑے رُومال ہلاتے رہتے ہیں، آپ ایسا نہ کیجئے اور اُن کی طرف سے بھی دِل میں بُرا خیال نہ لائیے، آج کا دِن اَوروں کے عَیب دیکھنے کا نہیں، اپنے عَیبوں پر شرمساری اور گریہ وزاری کا دِن ہے۔

مدینہ

(۱۸) آپ اپنے اپنے خَیموں ہی میں ظُہر کی نَماز ظُہر کے وَقت میں اور عَصر کی نَماز عَصر کے وَقت میں باجماعت ادا کیجئے۔

مدینہ (۸) موقف[۱۸] میں ہو سکے تو ہر طرح کے سائے حتّٰی کہ چھتری کے بھی سائے سے بچئے، ہاں جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔

اِمامِ اَہلسُنّت رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خاص نصیحت

بدنگاہی ہمیشہ حرام ہے نہ کہ اِحرام میں، نہ کہ موقف یا مسجدُ الحرام میں، نہ کہ کعبہ کے سامنے، نہ کہ طوافِ بیتُ اللّٰہ میں۔ یہ تمہارے اِمتحان کا موقع ہے، عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ یہاں مُنہ نہ چھپاؤ اور تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ اُن کی طرف نگاہ نہ کرو، یقین جانو کہ یہ بڑے عزّت والے بادشاہ کی باندیاں ہیں اور اِس وَقت تم اور وہ سب خاص دربار میں حاضِر ہو، بِلا تشبِیہ شیر کا بچّہ اُس کی بغل میں ہو اُس وَقت کون اُس کی طرف نگاہ اُٹھا سکتا ہے۔ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ واحد قہّار کی کنیزیں کہ اُس کے دربارِ خاص میں حاضِر ہیں، اُن پر بدنگاہی کس قدر سخت ہو گی۔ وَلِلّٰہِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰی۔ ہاں ہاں! ہوشیار! اِیمان بچائے ہوئے، قلب و نگاہ سنبھالے ہوئے، حرم وہ جگہ ہے جہاں گناہ

---

[۱۸] یعنی ٹھہرنے کی جگہ

کے اِرادے سے بھی پکڑا جاتا ہے اور ایک گناہ لاکھ کے برابر ٹھہرتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ خیر کی توفیق دے۔ (انوار البشارۃ) اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عَرَفات شریف کی دُعائیں (عَرَبی(١٩))

مدینہ (۱) دوپہر کے وَقت دورانِ وُقوف موقِف میں مندرَجہ ذَیل کلمۂ توحید، سورۂ اِخلاص شریف اور پھر اس کے بعد دِیا ہُوا دُرود شریف سو سو بار پڑھنے والے کی بحکمِ حدیث بخشش کر دی جاتی ہے، نیز اگر وہ تمام عَرَفات شریف والوں کی سفارِش کر دے تو وہ بھی قَبول کر لی جائے۔

(۱) یہ کلمۂ توحید سو بار پڑھئے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيْرٌ ط

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے اس کا

مدینہ

---

(١٩) دُعائے عَرَفات (اردو) ص ۱۵۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے اور تمام خوبیاں اسی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر شئے پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(ب) سورۂ اِخلاص شریف سو بار۔

(ج) یہ دُرُود شریف سو بار پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی (سَیِّدِنَا) اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا)
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے سردار حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود بھیج جس طرح تو نے دُرود بھیجے ہمارے سردار حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر اور ہمارے سردار حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی آل پر، بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اور ہم پر بھی ان کے ساتھ۔

مدینہ (۲) اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ تین بار پھر کلمۂ توحید ایک بار اس کے بعد یہ دُعا تین بار پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَنَقِّنِیْ وَاعْصِمْنِیْ
بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی ط

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ کو ہدایت کے ساتھ رہنمائی کر اور پاک کر اور پرہیزگاری کے ساتھ گناہ سے محفوظ رکھ اور دنیا وآخرت میں میری مغفرت فرما۔

اس کے بعد ایک بار یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا ؕ اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ ؕ اَللّٰھُمَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْكَ مَاٰبِیْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِیْ ؕ اَللّٰھُمَّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ وَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشِتَاتِ الْاَمْرِ ؕ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِمَا تَجِیْٓءُ بِهِ الرِّیْحُ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاتَجِیْٓءُ بِهِ الرِّیْحُ ؕ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا بِالْھُدٰی وَ زَیِّنَّا بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلَنَا فِی الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰی ؕ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا ؕ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ اَمَرْتَ بِالدُّعَآءِ وَقَضَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ بِالْاِجَابَةِ وَ اِنَّكَ

لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ وَلَا تَنْكُثُ عَهْدَكَ ؕ
اَللّٰهُمَّ مَا اَحْبَبْتَ مِنْ خَيْرٍ فَحَبِّبْهُ اِلَيْنَا
وَيَسِّرْهُ لَنَا وَمَا كَرِهْتَ مِنْ شَرٍّ فَكَرِّهْهُ
اِلَيْنَا وَجَنِّبْنَاهُ وَلَا تَنْزِعْ مِنَّا الْاِسْلَامَ
بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ؕ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَرٰى مَكَانِيْ
وَتَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ وَلَا
يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْٓ اَنَا الْبَآئِسُ
الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ
الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖٓ اَسْئَلُكَ
مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ اِبْتِهَالَ
الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ
الْمُضْطَرِّ دُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ
وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَنَحِلَ لَكَ جَسَدُهٗ
وَرَغِمَ اَنْفُهٗ ؕ اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِيْ بِدُعَآئِكَ
رَبِّ شَقِيًّا وَّكُنْ ۘ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَاخَيْرَ
الْمَسْؤُلِيْنَ وَخَيْرَ الْمُعْطِيْنَ ؕ

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس حج کو مبرور کر اور گناہ بخش دے۔ الٰہی تیرے لئے حمد ہے جیسی ہم کہتے ہیں اور اس سے بہتر جس کو ہم کہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میری نماز وعبادت اور میرا جینا اور مرنا تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی طرف میری واپسی ہے اور اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو ہی میرا وارث ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر اور سینہ کے وسوسے اور کام کی پراگندگی سے۔ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں سوال کرتا ہوں اس چیز کی خیر کا جس کو ہوا لاتی ہے اور اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے ہوا لاتی ہے۔ الٰہی عَزَّوَجَلَّ ہدایت کی طرف ہم کو رہنمائی کر اور تقویٰ سے ہم کو مزین کر اور آخرت اور دنیا میں ہم کو بخش دے۔ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں رزق پاکیزہ اور مبارک کا تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ الٰہی عَزَّوَجَلَّ تو نے دعا کرنے کا حکم دیا اور قبول کرنے کا ذمہ تو نے خود لیا اور بے شک تو وعدے کے خلاف نہیں کرتا اور اپنے عہد کو نہیں توڑتا۔ الٰہی عَزَّوَجَلَّ جو اچھی باتیں تجھے محبوب ہیں انہیں ہماری محبوب کر دے اور ہمارے لئے میسر کر اور جو بری باتیں تجھے ناپسند ہیں انہیں ہماری ناپسند کر اور ہم کو ان سے بچا اور اسلام کی

طرف تو نے ہم کو ہدایت فرمائی تو اس کو ہم سے جدا نہ کر۔ الٰہی عَزَّوَجَلَّ تو میرے مکان کو دیکھتا اور میرے کلام کو سنتا ہے اور میرے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے کہ میرے کام میں سے کوئی شے تجھ پر مخفی نہیں۔ میں نامراد، محتاج، فریاد کرنے والا، پناہ چاہنے والا، خوفناک ڈرنے والا، اپنے گناہ کا مقرو معترف ہوں، مسکین کی طرح تجھ سے سوال کرتا ہوں اور گناہ گار ذلیل کی طرح تجھ سے عاجزی کرتا ہوں اور ڈرنے والے مضطر کی طرح تجھ سے دعا کرتا ہوں اس کی مثل دعا جس کی گردن تیرے لئے جھکی ہوئی اور آنکھیں جاری اور بدن لاغر اور ناک خاک میں ملی ہے۔ اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو اپنی ہدایت سے مجھے بدبخت نہ کر اور مجھ پر بہت مہربان ہو جا اے بہت بہتر سوال کئے گئے اور بہتر دینے والے۔

مدینہ (۳) ابنِ اَبی شَیبہ وغیرہ اَمیرُ المؤمنین حضرتِ علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم سے راوی کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ میری اور انبیاء کی دُعا عَرَفہ کے دِن یہ ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ط لَهُ الْمُلْكُ

وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ ط اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ
بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا ط اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ
صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِيْٓ اَمْرِيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ
وَّسَاوِسِ الصَّدْرِوَتَشْتِيْتِ الْاَمْرِ وَعَذَابِ
الْقَبْرِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي
الَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ
الرِّيْحُ وَشَرِّ بَوَآئِقِ الدَّهْرِ ط

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے سب خوبیاں ہیں، وہ زندہ ہے اور اسے کبھی موت نہیں آئے گی اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری قوت سماعت کو نور کر اور میری نظر کو نور کر اور میرے دل میں نور بھر دے، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرا سینہ کھول دے اور میرا کام آسان کر اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں سینہ کے وسوسوں اور کام کی پراگندگی اور عذابِ قبر سے۔ اے اللہ

عَزَّوَجَلَّ! میں تیری پناہ مانگتاہوں اس کی برائی سے جو رات میں داخل ہوتی ہے اور اس کی برائی سے جو دن میں داخل ہوتی ہے اوراس کی برائی سے جسے ہوا اڑا لاتی ہے اور آفاتِ دَہر کی برائی سے۔

میدانِ عَرَفات میں دُعا کھڑے کھڑے مانگنا سُنَّت ہے لٰہذا جتنی دیر تک ممکن ہو کھڑے کھڑے توجُّہ کے ساتھ صدقِ دِل سے اپنے ربّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی طرف رُجُوع لائیں اور میدانِ قِیامت میں حِسابِ اَعمال کے لیے اُس کی بارگاہ میں حاضِری کا تَصَوُّر کریں۔ نہایت ہی خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ لرزتے، کانپتے، خوف واُمید کے ملے جُلے جذبات کے ساتھ آنکھیں بند کیئے، سر جُھکائے دُعا کے لئے ہاتھ آسمان کی طرف، سَر سے اُونچے پھیلائے توبہ و اِستِغفار میں ڈوب جایئے، دَورانِ دُعا وَقتاً فوقتاً لَبَّیْک کی تکرار رکھئے، خوب رو رو کر اپنی اور اپنے والدَین اور تمام اُمَّت کی مغفِرت کی دُعا مانگئے، کوشش کیجئے کہ ایک آدھ قطرۂ آنسو تو ٹپک ہی جائے کہ یہ قَبولِیَّت کی دلیل ہے، اگر رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صُورت ہی بنالیجئے کہ اچّھوں کی نَقل بھی اچّھی ہے۔ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تمام انبیاء عَلَیْہِمُ

السَّلَام اور تمام صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا وسیلہ اپنے پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں پیش کیجئے۔ سرکارِ بغداد، حُضُورِ غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ سے تَوَسُّل کیجئے، ہر وَلی اور ہر عاشِقِ رسول صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا صَدقہ مانگئے، آج رَحمت کے دَروازے کھولے گئے ہیں، مانگنے والے کے لئے ناکامی کی کوئی صُورت نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کی گھنگھور گھٹائیں جُھوم جُھوم کر آرہی ہیں، رَحمتوں کی موسلادھار بارِش برس رہی ہے۔ سارے کا سارا عَرَفات شریف اَنوار و تَجَلِّیات اور رَحمت و برکات میں ڈُوبا ہُوا ہے، کبھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے بید کی طرح لرزیئے تو کبھی ایسے جذبات ہوں کہ اُس کی رَحمتِ بے پایاں کی اُمید سے مرجھایا ہُوا دِل گلِ نو شگُفتہ کی طرح کھل اُٹھے۔

دُعائے عَرَفات (اردو)

دونوں ہاتھ سینے تک یا کندھوں تک یا سَر سے اُوپر اُٹھا کر اس کی ہتھیلیاں آسمان کی طرف پھیلا دیجئے، اب حمد وثناء اور دُرُود شریف پڑھ کر دُعا شُروع کیجئے، دَورانِ دُعا وَقتاً فَوقتاً لَبَّیک و دُرُود شریف پڑھئے، جس قَدَر

دُعائے ماثُورہ یاد ہوں، وہ عَرَبی میں عرض کرنے کے بعد اپنے دِلی جذبات اپنی مادری زَبان میں اپنے رَحمت والے پَروَردگار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ گہربار میں رو رو کر عرض کیجئے، نہایت ہی تَضَرُّع اور زاری کے ساتھ اورگڑگڑا کر اور اِس یقینِ محکم کے ساتھ کہ آپ کی دُعا قَبول ہو رہی ہے اِس طرح دُعامانگئے:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط یَآ اَرۡحَمَ
الرَّاحِمِیۡنَ یَآ اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ یَآ اَرۡحَمَ
الرَّاحِمِیۡنَ(۲۰) یَارَبَّنَا یَارَبَّنَا یَارَبَّنَا یَا
رَبَّنَا یَارَبَّنَا(۲۱) یَآ اَللّٰہُ یَارَحۡمٰنُ یَارَحِیۡمُ ط

مدینه

---

(۲۰) مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اسمِ پاک "اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ" پر ایک فرشتہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مقرر فرمایا ہے جو شخص اسے (یعنی اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ) تین بار کہتا ہے فرشتہ ندا کرتا ہے: "مانگ کہ اَرۡحَمُ الرَّاحِمِیۡنَ تیری طرف متوجّہ ہوا۔" (آحسنُ الوِعاء)

(۲۱) سیِّدُنا امام جعفرِ صادِق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: جو شخص عجز (یعنی

تیرے کروڑہا کروڑ احسان کہ تُو نے مجھے اِنسان بنایا، مسلمان کیا اورمیرے ہاتھوں میں دامَنِ رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرمایا۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! اے محمدِ عَرَبی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خالق عَزَّوَجَلَّ! میں کس زَبان سے تیرا شکرادا کروں کہ تُو نے مجھے حج کا شرف بخشا اور آج یومِ عَرَفہ مجھے میدانِ عَرَفات میں وُقُوف کی توفیق بخشی، یہاں یقیناً تیرے پیارے حبیب اور میرے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھی تشریف آوری ہوئی تھی اور آج .... آج .... میری کس قَدَر خوش بختی ہے کہ اُس میدانِ عَرَفات میں حاضِر ہوں جسے یقینا میٹھے میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قدم بوسی کا شَرَف مِلا

بقیہ

لاچاری) کے وَقت پانچ بار "یَارَبَّنَا" کہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس چیز سے اَمان بخشے جس سے خوف رکھتا ہے اور وہ جو دُعا مانگتا ہے، وہ عطا کرتا ہے۔ (آحسنُ الوِعاء) یعنی پانچ بار "یَارَبَّنَا" کہنے سے مصیبت دُور اور مانگی ہوئی دُعا قبول ہوتی ہے۔ سگِ مدینہ عفی عنہ

ہے، دُنیا کے کونے کونے سے آکر لاکھوں مسلمان آج یہاں جمع ہوئے ہیں، اِن میں یقیناً تیرے دو نبی حضرتِ الیاس وحضرتِ خضر عَلَیہِمَا السَّلَام اوربے شمار اَولیائے کرام بھی موجود ہیں۔ چنانچہ اے ربِّ رسولِ کریم! عَزَّوَجَلَّ! آج جو رَحمت کی بارِشیں نبیّوں اور وَلیوں پر برس رہی ہیں انھیں کے صدقے ایک آدھ قطرہ مجھ گنہگار پر بھی برسا دے۔

اے میرے پیارے پیارے اورمیٹھے میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے گناہوں میں لتھڑے ہوئے گندے گندے اورکالے کالے ہاتھ تیری بارگاہِ بے کس پناہ میں اُٹھا دیئے ہیں، اے میرے مَدَنی محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی مالک عَزَّوَجَلَّ! یقیناً میرا پورا نامۂ اَعمال گناہوں سے سیاہ پڑاہے اورآج یہاں میدانِ عَرَفات میں جہاں کہ لاکھوں مسلمان جمع ہوئے ہیں اِن سب میں سب سے زِیادہ گنہگار ومجرم اگر کوئی ہے تو یقیناً وہ میں ہی ہوں، اے میرے

پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اگر تو صِرف نیک بندوں پر ہی کَرَم فرمائے گا تو میں پاپی اور بدکار کس کے دروازے پر جاکر دَستِ سُوال دراز کروں گا، تو اے ربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! مَدنی مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے میں مجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے راضی ہوجا اور میرے تمام گناہ بخش دے اور میری مغفِرت فرما۔

اے میرے پیارے پیارے اور میٹھے مَدنی محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زِیادہ چاہنے والے سچے سچے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اِعتِراف کرتاہوں کہ میں جان بُوجھ کر عبادتوں سے جی چُراتا رہا اور قصداً گناہوں کا اِرتِکاب کرتا رہا، تیری حُجَّت تمام ہوگئی اور آہ! میرے پاس کوئی حُجَّت نہیں رہی، میں اگرچِہ بے حد خطاکار و گنہگار ہوں مگر تیری ذات غفّار عَزَّوَجَلَّ ہے، میں سَر تا پا عَیب دار ہوں مگر تیری ذات ستّار عَزَّوَجَلَّ ہے، میں مجسمِ عِصیان وقُصور ہوں مگر تیری ذات عَفُوّ وغَفُور عَزَّوَجَلَّ ہے، تو اے خدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیری شانِ

غفّاری کا واسِطہ میری خطاؤں کو بخش دے، اے خدائے ستّار عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیری شانِ ستّاری کا واسِطہ میرے عَیبوں کی پردہ پوشی فرما، اے خدائے عَفُوّو غَفُور عَزَّوَجَلَّ! میرے گناہوں کو مُعاف فرما، اے خدائے رَحیم وکریم عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیری بے پایاں رَحمتوں اور رَحمَۃٌ لِّلعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسِطہ مجھ پاپی اور کمینے کی مغفِرت فرما۔

یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام! آہ! میں کمینہ اپنے کمینہ پَن پر اَڑا رہا مگر تُو برابر ڈِھیل دیتا رہا، ہائے افسوس! میں نے تیری عطا کردہ مہلت سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا، **آہ!** اب زِندگی کی شام ڈَھلنے کو ہے اورموت کے سائے گہرے ہوتے چلے جارہے ہیں، افسوس! "**ماضی**" غَفلَتوں میں گزرگیا "**حال**" بھی بے حال ہے اور "**مستقبِل**" اُف! قبر کا بھیانک گڑھا مُنہ کھولے مُنتظِر نظر آرہا ہے۔ اے رسولِ مُعظَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خدائے اَعظم عَزَّوَجَلَّ! تجھے میرے غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا

صَدقہ فَضل کر، رَحم کر اور کَرَم کر اوراپنے فَضل اور رَحم و کَرَم سے مجھے گناہوں سے مُعافی دے دے۔ نیز گناہوں سے نفرت اورنیکیوں سے پیار بھی عطا فرما اور مزید جتنے سانس دُنیا میں باقی رہ گئے ہیں وہ مجھے اپنی اوراپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعَت میں گزارنے کی توفیق عطافرما۔

اے رسولِ عَرَبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوساری کائنات کا مالک ومختار بنانے والے اوراے ہم ذَلیلوں کے سَروں پر عزّت کا تاج رکھنے والے مولٰی عَزَّوَجَلَّ! ہماری لاج رکھ لے، تجھے تیرے پیارے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورانی اورچمکدار چہرے کا واسِطہ ہمیں گناہوں کے اندھیروں سے نیکیوں کی روشنیوں کی طرف نکال۔

اے نبیِّ آخِرُالزَّماں، سُلطانِ دوجہاں صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بھی خالق ومالک عَزَّوَجَلَّ تجھے تیرے پیارے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خَمدار

سیاہ زُلفوں کا واسِطہ، ہماری قبر کی تاریکی کو دُور فرما اور ہمارے حُضور، سراپا نور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پُرنور جَلووں سے ہماری اَندھیری قبر کو جگمگا دے اور ساتھ ہی ساتھ ہمارے مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینۂ مُشکبار کی بَرَکت سے ہماری قبر کو قِیامت تک کے لیے خوشبودار بنادے اور بس ہمیں دُنیا و قبر و حَشر ہر جگہ محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نورانی جلووں میں گم رکھ۔

اے کل کائنات کے رسولِ بَرحق صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیدا کرنے والے خالق عَزَّوَجَلَّ! اے ہم بے کسوں کے والی! اے غمزَدوں کا غم دُور کرنے والے! اے تڑپتے دِلوں کو تَسکِین دینے والے! اے ہم پر ہمارے ماں باپ سے بھی زِیادہ مہربانیاں کرنے والے! تُو کتنا اچّھا اور پیارا پیارا ہے، تُو کیسا مہربان اور کریم ہے کہ ہم جیسے غافلوں اور ناقَدروں کو بھی اپنے حبیبِ خاص صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت میں پیدا فرمایا! آہ! ہماری زِندگی

کے مالک عَزَّوَجَلَّ! **ہائے!** ہماری غَفلَت اور لاپرواہی! تیری رَحمتوں سے نوازے ہوئے تیرے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہم جیسے بدکاروں اور گناہگاروں کے لئے اَشک باری کرتے رہے، فکرِ اُمَّت میں راتوں کو روتے رہے اور افسوس! صد افسوس! ہم شب و روز غَفلَت کی نیند سوتے رہے۔ اے ربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! تجھے سُلطانِ اَنبیاء، سردارِ دوسرا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاکیزہ پاکیزہ اور شَفقَت بھرے آنسوؤں کا واسِطہ ہمارے اَعمال نامے کی سیاہی کو دُور فرما اوراپنی قُدرتِ کامِلہ سے ہمارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے۔

اے بے سہاروں کے سہارے! اے بے آسروں کے آسرے! اے چارۂ بے چارگاں! اے کسِ بے کساں! میری بے کسی پر مکّے مدینے کے تاجوَر، شفیعِ روزِ مَحشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طُفیل رَحم فرما، میری کمزوری اور ناتَوانی تجھ پر آشکار ہے، **آہ!** میں تو وہ کمزور بندہ ہوں کہ نہ زِیادہ گرمی برداشت کر سکتاہوں نہ زِیادہ سردی، نہ

زِیادہ سَرد ہَوائیں سَہ سکتا ہوں نہ زِیادہ گرم لُو اور تُو تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں کھٹمل، مچھّر کا ڈنک تک بھی برداشت نہیں کرسکتا حتّٰی کہ اگر چِیُونٹی بھی کاٹ لے تو بے چین ہوکر رہ جاتاہوں، آہ ! اگر کوئی پَروں والا معمولی ساکیڑا کپڑوں میں گُھس جائے تو مجھے اُچھال کررکھ دیتاہے، **آہ!** ہائے میری بربادی! اگر گناہوں کے سبب مجھے قَبر میں تیرے قَہر وغَضَب کی آگ نے گھیر لیا تو میں کیا کروں گا؟ **آہ!** اگر میرے کَفَن میں سانپ یا بِچھُّو گُھس گئے تو میرا کیا بنے گا؟ اے ربِّ محمد عَزَّوَجَلَّ! بطُفیلِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کَرَم کردے، یقیناً تیرے کَرَم کی فَقَط ایک نَظَر ہوجائے تو مجھ پاپی وبدکار کے دُنیاوآخِرت دونوں سنور جائیں تو اے ربِّ محبوب عَزَّوَجَلَّ ! اِدھر ایک نظرِکَرَم ڈال ہی دے، مہربانی کر اور فَضل و اِحسان کر اوراپنی نظرِ عنایت سے مجھے نواز دے۔

اے رَحمت والے مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رَحمت والے پَرْوَردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے تیری

لامحدُود رَحمت پر ڈھارس بندھی ہوئی ہے تو یقیناً مجھ گنہگار وسیاہ کار، پاپی وبدکار، رَحم وکَرَم کے طلبگار پر ضَرور رَحم و کَرَم فرمائے گا، تیری قسم! میں تیری رَحمت سے ہرگز ہرگز مایوس نہیں ہوں، اے ربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! مجھے تیرے پیارے رسول، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیرا یہ اِرشاد بتاچکے ہیں کہ "اے ابنِ آدم! جب تک تو مجھ سے دُعا کرتا رہے گا اوراُمید کرتا رہے گا میں تیرے گناہوں کو بخشتا رہوں گا، اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اورپھر بھی اگر تو مجھ سے بخشش طلب کرے گا تو میں مُعاف کردوں گااور مجھے کوئی پرواہ نہ ہوگی، اے ابنِ آدم! اگر تُو زمین بھر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے گا مگر اِس حال میں کہ تُونے کوئی کُفر وشرک نہ کیا ہو تو میں زمین بھر رَحمت ومغفِرت کے ساتھ تیرے پاس پہنچوں گا۔" تو اے میرے مَدَنی محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مَعبود عَزَّوَجَلَّ! یقیناً میں نے گناہوں سے زمین وآسمان کو بھردیا ہے مگر پھر بھی

مجھے تیری رَحمت پر ناز ہے، الٰہی عَزَّوَجَلَّ! میرے غوثِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صَدقہ، میرے غریب نواز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صَدقہ، میرے مرشِدِ کریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا صَدقہ ، عاشِقوں کے تاجدار امام احمد رضا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا واسِطہ میری مغفِرت فرما، میری مغفِرت فرما، میری مغفِرت فرما۔

اے ربِّ محمدِ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! میں اِقرار کرتا ہوں کہ میں نے بہت ہی بڑے گناہوں کا اِرتِکاب کیاہے مگر یہ سب کے سب تیری شانِ عفو و درگزر کے سامنے بہت ہی چھوٹے ہیں، ہاں! ہاں! اے میرے پیارے پیارے مالک عَزَّوَجَلَّ! تیری مغفِرت و بخشش تو گنہگاروں کو ڈھونڈتی ہے اورمجھ سے بڑھ کر اِس میدانِ عَرَفات میں کون بڑا مجرِم ہوگا؟ اے میرے مَدَنی نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے رب عَزَّوَجَلَّ! اوراے میرے پالنے والے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! میں اپنے گناہوں پر شرمندہ ہوں اوراُمید کرتا ہوں کہ تیری بخشش کا اِنعام مجھ گنہگار پر

ہو کر ہی رہے گا، **یَا اِلٰہَ الْعَالَمِین** عَزَّوَجَلَّ! تجھے خلفائے راشدین عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان اور اُمہاتُ المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُن کا واسِطہ، بلالِ حبشی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ اور اُوَیس قَرَنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کا صَدقہ ، میری بھی بخشِش فرما اور میرے مرشدِ کریم، میرے اَساتِذۂ کِرام ، تمام عُلَماء و مشائخ اور میرے والِدَین اورگھر کے تمام اَفراد کو بخش دے اور ساری اُمَّت کی مغفِرت فرما۔

اے میرے نبیٔ بَرحق صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی مَعبود عَزَّوَجَلَّ! میں تیری عبادت کرنا چاہتا ہوں مگر آہ! شیطان مجھ پر غالِب آچکا ہے، نفسِ اَمّارہ نے مجھے برباد کر کے رکھ دیا ہے، موت روز بروز قریب سے قریب تر آرہی ہے مگر افسوس! دُنیا کی محبّت بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ آہ! ؎

دِل مرا دُنیا پہ شَیدا ہو گیا!
اے مرے اللہ! یہ کیا ہو گیا
کچھ مرے بچنے کی صورت کیجئے

اب تو جو ہونا تھا مولیٰ ہو گیا

اے شافعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے مدینے کے ہر ہر نُور بار کانٹے اور ہر ہر مُشکبار پھُول کا واسِطہ، تجھے مدینے کی خوشبودار دھول کا واسِطہ، مجھے نیک بنادے، مجھے پرہیزگار بنادے، اپنے پیارے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی میٹھی میٹھی سُنَّتوں کے صَدقے مجھے سُنَّتوں کا آئینہ دار بنا دے۔

اے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قاسم نِعمت بنانے والے! تجھے مدینے کے سدابہار گلزار کا واسِطہ، میری گناہوں بھری خَزاں رَسیدہ زِندگی کو مَدَنی بہاریں نصیب کردے اور اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے مدینے کی مُعطر ہَواؤں کا واسِطہ مجھے باعمل بنادے ، اور ایسا بندہ بنادے جو تجھے پسند ہے۔

اے میرے پیارے پیارے اورمیٹھے میٹھے مَدَنی مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شَفیعِ روزِ شُمار بنانے والے سچے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تجھے صَحرائے مدینہ کی خاردار

جھاڑیوں کا صَدقہ مجھ کمزور اورناتواں کو عذابِ نار سے بچالے، **آہ!** میری کمزوری اورناتَوانی کہ ذرَّہ برابر بھی عذاب سہنے کی طاقت نہیں پھر بھی گناہوں پر گناہ کئے جا رہا ہوں، ہائے! ؎

سلسلہ آہ! گناہوں کا بڑھا جاتا ہے
نِت نیا جُرم ہر اِک آن ہوا جاتا ہے
قلب پتھر سے بھی سختی میں بڑھاجاتا ہے
دِل پر اِک خَول سیاہی کا چڑھا جاتا ہے
لاؤں وہ اَشک کہاں سے جو سیاہی دھوئیں
گندگی میں مرا دِل حد سے بڑھا جاتاہے
اِمتِحاں کے کہاں قابِل ہوں میں پیارے اللہ
بے سبب بخش دے مولیٰ! تیراکیاجاتاہے

اے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام اَنبیاء ورُسُل عَلَیْہِمُ السَّلَام کا سردار بنانے والے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تُو نے اپنے خلیل حضرت سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعے حج کی دعوت

دی اورحج پر بلایا اور مجھے اپنا مہمان بنایا، اے اللہعَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے خلیل حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا واسِطہ اور اُن کے لختِ جگر حضرت سَیِّدُنا اسمٰعیل عَلَیْہِ السَّلَام اوراُن کی اَمّی جان حضرت سَیِّدَتُنا حاجِرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا صَدقہ، مجھے جنّتُ الفِردوس میں بھی ضَرور اپنا مہمان بنا کر اپنی نِعمتوں سے نوازنا اور رَحمت والے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں جگہ نصیب کرنا۔ ؎

اللّٰہ کَرَم بہرِ ضِیاء مجھ پہ کر ایسا
جنَّت میں پڑوسی مرے آقا کا بنادے

اے اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام مخلوق کا آقا بنانے والے خدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ! اگر کوئی مسلمان اپنے کسی غلام کو آزاد کرتا ہے تو تُو اُس کے اِس عمل کو پسند فرماتاہے، ہم بھی تیرے عاجِز بندے ہیں تو تجھے ہمارا جہنم سے آزاد کرنا کیوں کر اچّھا نہ لگے گا؟ لہٰذا اے رَحمت والے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! ہم

گناہگاروں اورسیاہ کاروں کو شہیدِ دَشتِ کربلا اِمامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے صَدقے، عباسِ علمدار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کٹے ہوئے بازوؤں کے طُفیل، ہم شکلِ پیمبر علی اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اُٹھتی ہوئی جوانی کے واسطے، ننھے علی اَصغر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پیاسے گلے کے صَدقے، بیمارِ کربلا اِمام زَینُ العابدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے طُفیل اور کربلا کے تاراج کارواں کے وَسیلے سے جہنم سے آزاد فرما۔

اے محمدِ معصوم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پیدا فرمانے والے! اے میرے گناہوں کو بخشنے والے! تیرا حکم ہے کہ خیرات کرو اور مِسکینوں کو صَدَقہ دو، تو مجھ سے بڑھ کر مِسکین ونادار اور اَعمالِ صالحہ سے تَہی دامَن اور نیکیوں کے معاملے میں غریب و مُفلِس کون ہوگا؟ اور دینے والوں میں تجھ سے بڑھ کر غنی کون ہوگا؟ تو اے نہایت ہی مہربان مالک عَزَّوَجَلَّ! اے مالکِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! تجھے آمِنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے لاڈلے کی محبَّت کا واسِطہ مجھے اپنی رِضامندی اور مغفِرت

کی خیرات سے نواز کر مجھ پر اِحسانِ عظیم فرما۔

اے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینے میں خوشبو پیدا کرنے والے! اے مریضوں کو شفا دینے والے! تمام مسلمانوں میں سب سے بڑا محبتِ دُنیا کا مریض، مال کی حِرص و طمع کا مریض اور سخت ترین گناہوں کا مریض سائلِ شفا بن کر تیری بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہُوا ہے، یَاشَافِیَ الْاَمْرَاض! میں گناہوں کی بیماری سے صِحَّت یابی کا سُوال کرتا ہوں، اے پَروردگار عَزَّوَجَلَّ! سَیِّدُ الْاَبرار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے میں مجھے گناہوں کی بیماریوں سے شفائے کامِلہ عطا فرما اور میٹھے میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نیکیوں کے صَدقے میں مجھے نیک بنا دے اور مجھے مریضِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنا اور مجھے غمِ عِشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بیماری عطا فرما۔

یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے ہر نبی عَلَیْہِ السَّلَام کا واسِطہ، یا ربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! تجھے تیرے محبوب

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر صَحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ کا واسِطہ ہمارے بیماروں کو شفا عطا فرما، قرض داروں کو بارِقرض سے سُبکدَوش فرما، تنگدستوں کو فَراخ دَستی دے، بے رُوزگاروں کو حلال اور آسان روزی عطافرما، بے اولادوں کو بِغیر آپریشن کے عافِیَّت کے ساتھ نیک اولاد نصیب کر، جن کے رِشتوں میں رُکاوَٹیں ہیں اُنہیں نیک رِشتے نصیب فرما، یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! فرنگی فیشن کی آفت کو دُور کرکے مسلمانوں کو اِتّباعِ سُنَّت کی توفیق عطا فرما، یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! جو بے جامقدَّموں میں گھرے ہوئے ہیں اُنہیں نَجات عطافرما، جن کے رُوٹھے ہوئے ہیں اُن کو منادے، جن کے بچھڑے ہوئے ہیں اُن کو مِلادے، جن کے گھروں میں ناچاقیاں ہیں اُن کو آپس میں شیر وشکر کردے، یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! جن پر سِحر ہے یا جو آسَیب زدہ ہیں اُنہیں سِحر وآسَیب سے چُھٹکارا عطا فرما، یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! مسلمانوں کوآفات وبَلِیّات سے بچا، ہر طرح کے دُشمنوں کی دُشمنی، شریروں کے شر، حاسدوں کے حَسَد اوربدنگاہوں کی نگاہِ بد

سے مسلمانوں کو محفُوظ ومامون فرما۔

اے بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھا کے باباجان صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ربّ عَزَّوَجَلَّ! بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کا واسِطہ ، سیِّدہ زَینَب رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کا واسِطہ، بی بی حوّا رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا، بی بی سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا، بی بی ہاجِرہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا، بی بی آسیہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا اور بی بی مریم رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کا صَدقہ، ہماری ماؤں بہنوں اوربہو بیٹیوں کو شرم وحیا کی چادر نصیب فرما اور اُنہیں ہر نامَحرَم مع اپنے دیور و جیٹھ، چچازاد، خالہ زاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، بہنوئی، پھوپھا اور خالو (۲۲) سب سے صحیح شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطافرما۔

اے تمام انبیاء ومرسلین عَلَیْہِمُ السَّلَام کے رب

مـــــــــــــــــــــــدینہ

(۲۲) **بدقسمتی** سے اِن تمام عزیزوں سے آج کل پردہ نہیں کیا جاتا حالانکہ شریعت نے اِن کے ساتھ بھی پردہ کا حکم دیا ہے۔ **یادرکھئے!** اِن عزیزوں کے ساتھ بے پردگی کرنے والی اور بے تکلُّف رہنے والی عورت سخت گنہگار ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ

عَزَّوَجَلَّ! اے تمام عالم کے نگہبان! آج میدانِ عَرَفات شریف میں دُنیا بھر سے آئے ہوئے تیرے بندے جمع ہوئے ہیں۔ میدانِ عرفات کی مقدَّس خاک کا واسِطہ، اِن سب مسلمانوں کی بخشش فرما بلکہ تمام مسلمانانِ اُمَّت کی مغفِرت فرما اور اِن سب مسلمانوں کے صَدقے مجھ رُوسیاہ کی بھی مغفِرت فرما۔

یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن عَزَّوَجَلَّ! **رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن** صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا واسِطہ تمام عالمِ اِسلام پر رَحم فرما اور عالمِ اِسلام کو یہود ونصارٰی اور کُفّار و مشرِکین کی سازِشوں سے محفوظ فرما۔

یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! امام غزالی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا واسِطہ ہمیں صِرف بَقَدَرِ کِفایت روزی عطا فرما، ہمیں ہماری ضَرورت سے زائد دولت دے کر ہم کو اِمتحان میں مبتلا نہ فرما، ہمیں ہر طرح کی جانی ومالی قُربانی پیش کرنے کا جذبہ عطا فرما، یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! ہمارے داتا علی ہجویری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا صَدقہ ہمیں صِرف

اپنا محتاج رکھ اور محتاجیٔ غیر سے بچا۔

یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ ! مجھے جن جن اِسلامی بھائیوں اور اِسلامی بہنوں نے دُعاؤں کے لیے کہا ہے، بطُفیلِ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُن سب کی ہر جائز دُعا کو قبول فرما اور اُن سب کی بخشش فرما۔ ؎

جن جن مرادوں کے لیے اَحباب نے کہا
پیشِ خبیر کیا مجھے حاجَت خبر کی ہے

اے میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے مکی مَدَنی محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے اور پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ایسا عمل جو تیری بارگاہ میں مقبول نہ ہو، ایسا دِل جو تیری یاد سے غافل رہے، ایسی آنکھ جو فِلمیں ڈِرامے دیکھتی رہے اور بدنگاہی کرتی رہے، ایسے کان جو گانے باجے اور غِیبَت وچُغلی سنتے رہیں، ایسے پاؤں جو بُری مجلسوں کی طرف چل کر جاتے رہیں، ایسے ہاتھ جو مظلوموں پر ظُلم کے لیے اُٹھتے رہیں، ایسی زَبان جو فُضُول گوئی اور گالی گلوچ سے باز نہ آئے، ایسا دِماغ جو بُرے منصوبے باندھتا رہے

اور ایسے سینے سے جو مسلمانوں کے کینے سے لبریز ہو تیری پناہ مانگتا ہوں تو اے میرے پیارے پروردگار عَزَّوَجَلَّ، مکّے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور تیری عطا سے کل خُدائی کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے میں اور آئمہ اَربَعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے واسطے اور سَلاسلِ اَربَعہ کے تمام اولیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی کے وَسیلے سے میرے روئیں روئیں کو اپنا اِطاعت شِعار بنا کر مجھ پر فضل واِحسان فرما۔

اے خدائے مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! تجھے ہر عاشِقِ رسول کا واسِطہ، تیری تمام مخلوق میں جو تجھے سب سے زِیادہ عزیز ہے اُسی محبوب پاک، صاحبِ لولاک سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجھے سچی غُلامی نصیب کردے اور اُن کی یاد میں تڑپنے والا دِل دے دے اور اے ربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ! غمِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں رونے والی آنکھ عطا فرما، اے ربِّ محمد عَزَّوَجَلَّ! میرا وِیران سینہ عِشقِ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مدینہ بنا، اے ربِّ رسولِ کریم عَزَّوَجَلَّ

میری رات کی تنہائیوں کو میرے دلدار، میرے مونِس و غم خوار، مکّے مدینے کے تاجدار کے جلوؤں سے آباد فرما اور مجھے سچّا عاشِقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بنا، یاربِّ تاجدارِ مدینہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے دیوانۂ مدینہ بنا دے۔ ؎

پیچھا مرا دُنیا کی محبت سے چُھڑا دے
یارب! مجھے دیوانہ مدینے کا بنا دے
دِل عِشقِ محمد میں تڑپتا رہے ہر دَم
سینے کو مدینہ مرے اللّٰہ بنا دے
بہتی رہے ہر وَقت جو سرکار کے غم میں
روتی ہوئی وہ آنکھ مجھے میرے خُدا دے
ایمان پہ دے موت مدینے کی گلی میں
مدفن مرا محبوب کے قدموں میں بنا دے
ہر سال الٰہی! ہو عطا حج کی سَعادت
عطّاؔر کو ہر سال مدینہ بھی دِکھا دے
عطّاؔر سے محبوب کی سنّت کی لے خدمت
ڈنکا یہ ترے دِین کا دُنیا میں بجا دے

یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ ! تجھے کعبۂ مشرّفہ کا واسِطہ، یاربِّ مصطفٰی عَزَّوَجَلَّ ! تجھے میزابِ رَحمت کا واسِطہ، حَطِیم وحَجرِ اَسوَد ومَقامِ ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام و بیرِزَم زَم کا واسِطہ، مَکَّۂ مکرّمہ کے ہر گلی کوچے اور وِلادَت گاہِ محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسِطہ، غارِ حِرا وغارِ ثَور کا واسِطہ، مَکَّۂ مکرّمہ کی پُرسوز فضاؤں اورپُرکیف ہَواؤں کا واسِطہ، مَکَّۂ مکرَّمہ کے ہر گل وخار اور ہر دَرودِیوار کا واسِطہ، مَکَّۂ پاک کی خاکِ پاک کے ہر ذرّے کا واسِطہ، اے خُدائے محبوب عَزَّوَجَلَّ ! تجھے مدینۂ مُنوَّرہ میں جلوہ فرمانے والے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسِطہ، سبز سبز گنبد ومینار کا واسِطہ، مسجدِ نبوی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام سُتونوں کا واسِطہ، محرابِ اَنور و منبر اَطہر کاواسِطہ، سنہری جالیوں کا واسِطہ، مدینے کے سَدا بہار مہکتے پھولوں کا واسِطہ، صحرائے مدینہ کے حسین ودِلرُبا کانٹوں کا واسِطہ، مدینے کے ہر ہر شَجَر وحَجر کا واسِطہ، مدینۂ مُنوَّرہ کے مُشکبار غُبار کا واسِطہ، جنَّتُ البَقِیع میں دَفن ہونے والے ہر خوش نصیب مسلمان کا واسِطہ، مدینے کی ٹھنڈی

ہَواؤں اور رَنگین وپُرکیف فضاؤں کا واسِطہ، ہمارے حج و زِیارت اورہماری آج کی تمام جائز دُعائیں قَبول فرما اور ہمیں مُستَجابُ الدَّعَوات بنا دے اورہمیں ہر سال حج و زِیارتِ مدینہ کے شَرَف سے مشرّف فرما اور ہمیں مدینۂ پاک کے حسین جلوؤں میں محبوبِ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں ایمان پر عافیّت کے ساتھ موت نصیب فرما اور ہمیں جنَّتُ البَقِیع میں مَدفَن عطا فرما اور ہمیں جنَّتُ الفِردوس میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس نصیب فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِسی طرح آہ و زاری کے ساتھ دُعا جاری رکھئے یہاں تک کہ آفتاب ڈُوب جائے اور رات کا تھوڑا سا حصَّہ آجائے، اِس سے پہلے جائے وُقوف (یعنی جہاں آپ ٹھہرے ہوئے ہیں) سے چل پڑنا مکرُوہ ہے اورغُروبِ آفتاب سے قَبل حُدُودِ عَرَفات سے باہر نکل جانا حرام ہے اور دَم لازِم، یاد رہے کہ آج حاجی کو نمازِ مغرِب یہاں نہیں پڑھنا بلکہ عشاء کے وَقت میں مزدَلِفہ میں مغرب و

عشاء مِلا کر پڑھنا ہے۔

گناہوں سے پاک ہوگئے

پیارے پیارے حاجیو! آپ کے لئے یہ ضَروری ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سچے وعدوں پر بھروسہ کر کے یقین کرلیں کہ آج میں گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا ہوں جیسا کہ اُس دِن جب کہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا، اب کوشش کیجئے کہ آئندہ گناہ نہ ہوں۔ نَماز، روزہ، زکٰوۃ وغیرہ میں ہرگز کوتاہی نہ ہو، فِلموں ڈِراموں اور گانوں باجوں نیز حرام روزی کمانے، داڑھی منڈانے یا ایک مُٹّھی سے گھٹانے، ماں باپ کا دِل دُکھانے وغیرہ وغیرہ گناہوں میں ملوّث ہوکر کہیں پھر آپ شیطان کے چُنگل میں نہ پھنس جائیں۔

مزدلفہ کو روانگی

جب غُروبِ آفتاب کا یقین ہوجائے تو عَرَفات شریف سے جانِبِ مزدَلِفہ شریف چلئے، راستے بھر ذِکر ودُرُود اور لَبَّیک کی تکرار رکھئے، کل میدانِ عَرَفات شریف

میں حُقُوقُ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف ہوئے یہاں حُقُوقُ العِبَاد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔

اے لیجئے! مزدَلِفہ شریف آگیا ہر طرف چہل پہل اور رونق لگی ہوئی ہے، ہوسکے تو آپ مَشْعَرُالْحَرام (یہ ایک پہاڑ ہے، اِسے جَبَلِ قزح بھی کہتے ہیں) کے پاس قِیام کیجئے اگر یہاں جگہ نہ مل سکے تو تمام مزدَلِفہ میں وادیٔ مُحَسِّر(۲۳) کے سِوا کہیں بھی قِیام کرلیجئے۔ یاد رہے یہاں آپ کو نمازِ مغرِب وعشاء وَقتِ عشاء میں ادا کرنی ہے۔

مغرب وعشاء مِلاکر پڑھنے کا طریقہ

یہاں آپ کو ایک ہی اذان اورایک ہی اِقامت سے دونوں نمازیں ادا کرنی ہیں، لہٰذا اذان واِقامت کے

---

(۲۳) وادیٔ مُحَسَّر مِنیٰ اورمزدَلِفہ کے بیچ میں واقع ہے اور یہ ان دونوں کی حُدُود سے خارِج ہے، یہاں اَصحابِ فیل پر عذاب نازِل ہوا تھا، یہاں ٹھہرنا جائز نہیں، آپ کی رہنُمائی کے لئے اب یہاں سائن بورڈ لگے ہوئے ہیں، نیز اِس کے چاروں طرف خاردار تار بھی لگادیئے گئے ہیں اور پیدل چلنے والے حاجی دھوکا نہ کھا جائیں اس لئے پولیس بھی کھڑی رہتی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ

بعد پہلے مغرب کے تین فَرض ادا کرلیجئے، سلام پھیرتے ہی فوراً عشاء کے فرض پڑھئے پھر مغرب کی سُنَّتیں، اِس کے بعد عشاء کی سُنَّتیں اور وِتر اداکیجئے۔

کنکریاں چن لیجئے

آج کی رات بعض اکابِر عُلَمَاء رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے نزدیک لَیلَۃُ القَدر سے بھی افضل ہے، یہ رات غفلت یا خوش گِپّیوں میں ضائع کرنا سخت محرومی ہے، ہوسکے تو ساری رات لَبَّیک اور ذِکر و دُرُود میں گزاریئے۔ رات ہی میں وَقت نِکال کر شیطانوں کو مارنے کے لیے اُنچاس کنکریاں کھجور کی گٹھلی کے برابر چُن لیجئے بلکہ کچھ زِیادہ لے لیجئے تاکہ وار خالی جانے وغیرہ کی صُورت میں کام آسکیں، کنکریاں بڑے پتھر کو توڑ کر نہ بنائیں نیز اِن کو تین بار پانی سے دھو لینا افضل ہے۔

ایک ضَروری اِحتیاط

شاید آپ بہت تھک چُکے ہوں گے لٰہذا چاہیں تو کچھ دیر آرام کرلیں مگر پھر ہوسکے تو جلد ہی اُٹھ جائیں،

وُضو بنائیں، تہجُّد اداکریں اور عبادت میں مشغول رہیں، آج نَمازِ فجر اَوّل وَقت میں ادا کرنا افضل ہے مگر نَماز اُس وَقت اداکریں جب صُبحِ صادِق یقینی طور پر ہوجائے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ نے خود دیکھا ہے کہ لوگ جلد بازی میں صُبحِ صادِق سے بہت پہلے ہی نَمازِ فجر شُروع کردیتے ہیں تاکہ جلدی جلدی مِنٰی میں پہنچیں، **محترم حاجیو!** آپ ایسا نہ کریں۔ آخِر ایسی بھی کیا جلدی ہے؟ **یادرکھئے!** اگر آپ نے وَقتِ فجر شُروع ہونے سے پہلے فجر کی نَماز پڑھ لی تو وہ سرے سے ہوگی ہی نہیں، عُموماً مُعلِّم کے آدَمی بہت جلدی مچاتے ہیں اوربہت پہلے سے **"صلوٰۃ صلوٰۃ"** چِلانا شُروع کردیتے ہیں اور اِعلان کرنے لگ جاتے ہیں کہ فجر کا وقت ہوگیا مگر آپ اُن کی نہ سنیں اُن سے لڑیں بھی نہ بلکہ نرمی سے سمجھائیں کہ ابھی وَقت نہیں ہوا ابھی توپ کا گولہ (۲۴) چھوٹے گا پھر نَماز ادا کریں گے۔

مـــــــــــــــــــــــدینہ

(۲۴) صُبحِ صادِق کے وَقت مزدَلِفہ میں توپ کا گولہ چلایا جاتا ہے تاکہ حُجّاج کو فجر کی نَماز کا پتا چل

وُقوفِ مزدَلِفہ

مزدَلِفہ میں رات گزارنا سُنّتِ مؤکدہ ہے مگر اِس کا وُقوف واجِب ہے وُقوفِ مزدَلِفہ کا وَقت صُبحِ صادِق سے لے کر طُلُوعِ آفتاب تک ہے، اِس کے درمِیان اگر ایک لمحہ بھی یہاں گزار لیا تو وُقوف ہوگیا، ظاہِر ہے کہ جس نے فجر کے وَقت میں یہاں نَمازِ فجرادا کی اُس کا وُقوف صحیح ہوگیا، جو کوئی صُبحِ صادِق سے پہلے ہی مزدَلِفہ سے چلا گیا اُس کا واجِب تَرک ہوگیا، لِہٰذا اُس پر دَم واجِب ہے۔ ہاں، عورت، بیمار یا ضَعِیف یا کمزور کہ جنہیں بھیڑ کے سبب اِیذا پہنچنے کا اَندیشہ ہو اگر ایسے لوگ مجبوراً چلے گئے تو کچھ نہیں۔

کوہِ مَشْعَرُالْحرام پر اگر جگہ نہ ملے تو اُس کے دامَن میں اور اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو وادیٔ مُحَسِّر(۲۵) کے سِوا

بقیہ

جائے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ

(۲۵) کہ یہاں وُقوف کرنا ناجائز ہے۔

جہاں جگہ مل جائے وُقوف کیجئے اور وُقوفِ عَرَفات والی تمام باتیں یہاں بھی ملحُوظ رکھئے یعنی لَبَّیک کی کثرت کیجئے اور ذِکرو دُرُود اور دُعا میں مشغول ہوجایئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کچھ مانگیں گے وہ پائیں گے کہ کل عَرَفات شریف میں حُقُوقُ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف ہوئے تھے یہاں حُقُوقُ العِباد مُعاف فرمانے کا وعدہ ہے۔(۲۶)

جب طُلُوعِ آفتاب میں دو رَکعَت پڑھنے کا وَقت باقی رہ جائے تو سُوئے مِنٰی شریف روانہ ہوجایئے اور راستے بھر لَبَّیک اور ذِکر و دُرُود کی تکرار رکھئے۔

دسویں ذوالحِجّہ کا پہلا کام رَمی

مدینہ

(۲۶) حُقُوقُ العِباد کا اِختیار اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندے کو عطا فرما دیا ہے کہ جب تک بندہ مُعاف نہیں کرتا وہ مُعاف نہیں ہوتے تو یہاں وُقوف کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قِیامت آپ میں اور اَہلِ حُقُوق میں صُلح کروائے گا، آپ سے اُن کو راضی کرے گا۔ سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! حاجی کس قَدَر خوش نصیب ہوتا ہے۔

مزدلِفہ شریف سے مِنٰی شریف پہنچ کر سیدھے **جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ** یعنی بڑے شیطان کی طرف تشریف لائیں، آج صِرف اِسی ایک کو کنکریاں مارنا ہے۔ پہلے کعبہ کی سَمت معلوم کرلیں پھر جمرہ سے کم از کم پانچ ہاتھ (یعنی تقریباً ڈھائی گز) دُور (زِیادہ کی کوئی قید نہیں) اِس طرح کھڑے ہوں کہ مِنٰی آپ کے سیدھے ہاتھ پر اور کعبہ شریف اُلٹے ہاتھ کی طرف رہے اورمُنہ جمرہ کی طرف ہو، سات کنکریاں اپنے اُلٹے ہاتھ میں رکھ لیں بلکہ دو تین کنکریاں زائد لے لیں(۲۷) اب سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی اور اَنگوٹھے کی چُٹکی میں لے کر اور سیدھا ہاتھ اچّھی طرح اُٹھا کر کہ بغل کی رنگت ظاہِر ہو ہر بار بِسْمِ اللّٰہِ **اَللّٰہُ اَکْبَر** کہتے ہوئے ایک ایک کر کے سات کنکریاں اِس طرح ماریں کہ تمام کنکریاں جمرہ تک پہنچیں

---

(۲۷) کاش! دِل میں یہ نیّت حاضِر ہو جائے کہ میں اپنے اُوپر جو شیطان مُسَلَّط ہے اُسے مار بھگانے میں کامیاب ہو جاؤں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ

ورنہ کم از کم تین ہاتھ کے فاصلے تک گریں۔ پہلی کنکری مارتے ہی لَبَّیْک کہنا موقوف کردیں کہ اب لَبَّیْک کہنا سُنَّت نہ رہا جب سات پوری ہوجائیں تو وہاں نہ رکیے، نہ سیدھے جائیں نہ دائیں بائیں بلکہ فوراً ذِکر و دُعا کرتے ہوئے پلٹ آیئے۔

خبردار!

محترم حاجیو! رَمیِ جمرات کے وَقت خُصُوصاً دسویں کی صُبح حاجیوں کا زبردست رَیلا ہوتاہے اوربعض اَوقات اِس میں لوگ کچلے بھی جاتے ہیں۔ سگِ مدینہ نے ۱٤۰۰ھ میں دسویں کو صُبح مِنٰی شریف میں اپنی آنکھوں سے یہ لرزہ خَیز منظر دیکھا تھا کہ لاشوں کواُٹھا اُٹھا کر ایک قِطار میں لِٹایا جا رہا تھا لٰہذا کچھ اِحتیاطیں عرض کرتا ہوں:

مدینہ(۱) کنکریاں نیچے سے بھی اور اُوپر کی منزِل سے بھی ماری جاسکتی ہیں، اُوپر کی منزِل سے مارنے میں بِھیڑ کے وَقت آپ کو کُھلی ہوا مل سکے گی۔

مدینہ(۲) کنکریاں مارتے وَقت کوئی چیز ہاتھ سے چھوٹ

کر گرجائے تو ہُجوم میں ہرگز اُٹھانے کی کوشش مَت کیجئے گا۔

مدینہ(۳) آپ کی چپّل پاؤں سے نکلتی ہوئی مَحسُوس ہو تو بِھیڑ میں بھول کر بھی دُرُست کرنے کے لیے مَت جھکئے گا۔

مدینہ(٤) ہرگز ہرگز کسی بھی کام کے لیے ہُجوم میں مَت جھکئے ورنہ کُچلے جانے کا اَندیشہ ہے۔

مدینہ(٥) اپنی چھڑی یا چَھتری لے کر ہُجوم میں داخِل نہ ہونا اِسی طرح دُوسروں کی چَھتری وغیرہ سے بھی اپنی آنکھ وغیرہ بچائے رکھنا۔

مدینہ(٦) جب کچھ رُفقاء مل کر رَمی کرنا چاہیں تو پہلے ہی سے واپس مِلنے کی کوئی قریبی جگہ مقرَّر کر کے اُس کی نشانی یادرکھ لیں ورنہ بِچھڑ جانے کی صورت میں بے حد پریشانی ہوگی۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ نے ایسے ایسے بوڑھے حاجیوں اور حَجَّنوں کو بِچھڑتے دیکھا ہے کہ بے چاروں کو اپنے مُعلِّم تک کا نام معلوم نہیں ہوتا اور پھر وہ آزمائش

ہوتی ہے کہ اَلۡاَمَان وَالۡحَفِیۡظ۔

رَمی کے چھ مَدَنی پھول

مدینہ(۱) سات کنکریوں سے کم مارنا جائز نہیں۔ اگر صِرف تین ماریں یا بالکل رَمی نہ کی تو دَم واجِب ہوگا اور اگر چار ماریں تو باقی ہر کنکری کے بدلے صدقہ ہے۔(رد المحتار)

مدینہ(۲) اگر سب کنکریاں ایک ساتھ پھینکیں تو یہ سات نہیں فقط ایک مانی جائے گی۔ (ردالمحتار)

مدینہ(۳) کنکریاں زمین کی جِنس سے ہونا ضَروری ہیں۔(جیسے کنکَر، پتھر، مِٹّی) اگر مینگنی ماری تو رَمی نہیں ہوگی۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار)

مدینہ(٤) اِسی طرح بعض لوگ جمرات پر ڈبے، جوتے وغیرہ برساتے ہیں یہ بھی کوئی سنَّت نہیں اورکنکری کے بدلے جوتا یا ڈبہ وغیرہ مارا تو رَمی ہوگی ہی نہیں۔

مدینہ(٥) رَمی کے لیے بہتر یہ ہے کہ مزدَلِفہ سے کنکریاں لی جائیں مگر لازِمی نہیں دُنیا کے کسی بھی حصّے کی کنکریاں ماریں گے رَمی دُرُست ہے۔

مدینہ(٦) دسویں کی رَمی طُلُوعِ آفتاب سے لے کر زَوال تک سُنَّت ہے، زَوال سے لے کر غُروبِ آفتاب تک مُباح (یعنی جائز) ہے اورغُروبِ آفتاب سے صُبحِ صادِق تک مکروہ ہے۔ اگرکسی عُذر کے سبب ہو مَثَلًا چرواہے نے رات میں رَمی کی تو کَراہت نہیں۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار)

اِسلامی بہنوں کی رَمی

عُموماً دیکھا جاتا ہے کہ مرد بِلا عُذر عورَتوں کی طرف سے رَمی کر دیا کرتے ہیں اِس طرح اِسلامی بہنیں رِمی کی سَعادت سے مَحروم رہ جاتی ہیں اور چُونکہ رَمی واجِب ہے لِہٰذا تَرکِ واجِب کے سبب اُن پر دَم بھی واجِب ہو جاتا ہے لِہٰذا اِسلامی بہنیں اپنی رَمی خود ہی کریں۔

مریضوں کی رَمی

بعض حاجی صاحِبان یوں تو ہر جگہ دَندَناتے پھرتے ہیں لیکن معمولی سی بیماری کے سبب رَمی کے لیے وہ دوسروں کو نائب مقرَّر کر کے اُن سے رَمی کروا لیتے ہیں، اُن کی خدمت میں عرض ہے کہ

مدینہ(۱) جو شخص ایسا مریض (خواہ مرد ہو یا عورت) ہو کہ سَواری پر بھی جمرہ تک نہ جاسکتا ہو وہ دوسروں کو رَمی کے لیے نائب بنائے، اب نائب کو چاہیے کہ اگر ابھی تک اپنی رَمی نہیں کی تو پہلے اپنی طرف سے سات کنکریاں مارے پھر مریض کی طرف سے رَمی کرے۔

مدینہ(۲) اگر کسی نے مریض کے حکم کے بِغیر اُس کی طرف سے رَمی کردی تو رَمی نہیں ہوگی۔

مدینہ(۳) بے ہوش، مجنون (یعنی پاگل) یا ناسمجھ بچّہ کی طرف سے اُس کے ساتھ والے رَمی کردیں اور بہتر یہی ہے کہ اُن کے ہاتھ پر کنکری رکھ کر رَمی کروائیں۔

حج کی قربانی

مدینہ(۱) دسویں کو بڑے شیطان کی رَمی کرنے کے بعد قُربان گاہ تشریف لائیں اور قُربانی کریں، یہ وہ قُربانی نہیں جو بقرہ عید میں ہوا کرتی ہے بلکہ حج کے شکرانے میں قارِن اور مُتَمَتِّع پر واجِب ہے چاہے وہ فقیر ہی کیوں نہ ہو، مفرِد کے لئے یہ قُربانی مُستحب ہے چاہے وہ غنی ہو۔

مدینہ(۲) یہاں بھی جانور کی وُہی شرائط ہیں جو بقرہ عید کی قربانی کی ہوتی ہیں۔ (۲۸)

مدینہ(۳) جانور کی خوب دیکھ بھال کر لیں کیوں کہ آج کل یہاں دیکھا گیا ہے کافی جانور کان کٹے ہوتے ہیں، اگر ایک تہائی سے زِیادہ کان کٹا ہوا ہو گا تو قُربانی سرے سے ہو گی ہی نہیں اور اگر تہائی یا اِس سے کم کٹا ہوا ہو، کان چِرا ہوا ہو یا اُس میں سوراخ ہو اِسی طرح کوئی معمولی عیب ہو تو ایسے جانور کی قربانی ہو تو جائے گی مگر مکروہ ہے۔

مدینہ(٤) اگر ممکن ہو تو اپنے ہاتھ سے قُربانی کریں کہ یِہی سنّت ہے۔ دوسرے کو بھی قُربانی کا نائب کر سکتے ہیں۔

مدینہ(٥) اُونٹ کی قُربانی افضل ہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حِجَّۃُ الوَداع کے

مـــــــــدینہ

(۲۸) قُربانی کے مسائل کی تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت حصّہ ۱۵ ص۱۳۸ تا ص۱۴۸ کا مطالعہ فرمائیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ

موقع پر اپنے دَستِ مُبارَک سے تریسٹھ اُونٹ نَحر فرمائے۔⁽²⁹⁾

مدینہ (٦) دسویں کو قُربانی کرنا افضل ہے گیارہویں اور بارہویں کو بھی کر سکتے ہیں مگر بارہویں کو غُروبِ آفتاب پر قُربانی کا وَقت ختم ہو جاتا ہے۔

قُربانی کے ٹوکن

آج کل حجازِ مقدّس میں ایک ادارہ قائم کیا گیا ہے جس کے ذریعے حُجاجِ کرام کو تَرغِیب دِلائی جاتی ہے کہ وہ **"اِسلامی ڈیولپمنٹ بینک"** میں قُربانی کی رقم جمع کروا کر ٹوکن حاصل کریں اور اِس اِدارہ کو اپنی قُربانی کا اِختیار دے دیں۔ **پیارے حاجیو!** اِس ادارہ کے ذریعے قُربانی کروانے میں سَراسَر خطرہ ہے کیونکہ مُتَمَتّع

مــــــــدینه

---

(۲۹) حَلق کے آخِری حصّے میں نیزہ (یا چُھری) وغیرہ بھونک کر رَگیں کاٹ دینے کو نَحر کہتے ہیں۔ اُونٹ کو نَحر کرنا اور گائے بکری وغیرہ کو ذَبح کرنا سُنّت ہے، اگر اِس کا عکس (یعنی اُلٹا) کیا یعنی اُونٹ کو ذَبح کیا اور گائے وغیرہ کو نَحر کیا تو اِس صورت میں بھی جانور حلال ہو جائے گا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے کہ سُنّت کے خِلاف ہے۔ (عالمگیری ، درمختار) عوام میں جو یہ مشہور ہے کہ اونٹ کو تین جگہ سے ذبح کیا جاتا ہے یہ غلط ہے اور یوں کرنا مکروہ ہے کہ بلا فائدہ ایذا دینا ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۵ ص۱۱۵) سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ

اور قارِن کے لیے یہ ترتیب واجِب ہے کہ پہلے رَمی کرے پھر قُربانی اور پھر حَلق اگراِس ترتیب کے خِلاف کیا تو دَم واجِب ہو جائے گا۔ اب اِس ادارہ کو آپ نے رقم جمع کروادی اُنہوں نے آپ کی قُربانی کا وَقت بھی اگربتادِیاپھر بھی آپ کواِس بات کا پتالگنا بے حد دُشوار ہے کہ آپ کی قُربانی وَقت پر ہوئی یا نہیں؟ اگر آپ نے قُربانی سے پہلے ہی حَلق کروادِیا تو آپ پر دَم واجِب ہو جائے گا۔

جو حاجی اِس اِدارہ کے ذریعے قُربانی کروانا چاہیں اُن کو یہ اِختِیار دِیا جاتا ہے کہ اگروہ اپنی قُربانی کا صحیح وَقت معلوم کرنا چاہیں تو تیس اَفراد پر اپنا ایک نمائندہ منتخَب کرلیں اور اُس کو پھر خُصُوصی "**پاس**" جاری کیا جاتا ہے اور وہ جاکر سب کی قُربانیاں ہوتی دیکھ سکتا ہے۔ اب یہاں بھی یہ خطرہ تو موجود ہے کہ اِدارہ والے لاکھوں جانور خریدتے ہیں اور اُن سب کا بے عیب ہونا کیونکر ممکن ہے؟ بہرحال اپنی قُربانی آپ خود ہی کریں یِہی ہر طرح سے مُناسب معلوم ہوتا ہے۔

حَلق اور تقصِیر کے سترہ مَدَنی پھول

مدینہ (۱) قُربانی سے فارِغ ہوکر قِبلہ کی طرف مُنہ کر

کے مرد حَلق کریں یعنی تمام سَر کے بال منڈوا دیں یا تَقصِیر کریں یعنی کم از کم چوتھائی سَر کے بال اُنگلی کے پَورے کے برابر کٹوائیں۔

مدینہ(۲) اِسلامی بہنیں صِرف تَقصِیر کروائیں یعنی چوتھائی سَر کے بالوں میں سے ہر بال اُنگلی کے پَورے کے برابر شوہر موجود ہو تو وہ کاٹ دے یا خود ہی قینچی سے کاٹ لیں۔

مدینہ(۳) بعض لوگ قینچی سے چند بال کاٹ لیتے ہیں اِس طرح قَصر نہیں ہوتا اور اِحرام کی پابندیاں بھی ختم نہیں ہوتیں، کم از کم چوتھائی سَر کا ہر بال ایک اُنگلی کے پَورے کے برابر کٹنا واجِب ہے۔

مدینہ(٤) بال چُونکہ چھوٹے بڑے ہوتے ہیں لہٰذا ایک پورے سے زِیادہ کٹوائیں تاکہ سب بال کم از کم ایک پَورے کے برابر کٹ جائیں۔

مدینہ(٥) جب اِحرام سے باہر ہونے کا وَقت آگیا تو اب مُحرِم (یعنی احرام والا) اپنا یا دوسرے کا سَر مونڈ سکتا

ہے اگرچہ دوسرا بھی مُحرِم ہو۔

مدینہ(٦) حَلق یا تَقصِیر سے پہلے نہ ناخُن کتروائیں نہ خط بنوائیں ورنہ کَفّارہ لازِم آئے گا۔

مدینہ(٧) حَلق یا تَقصِیر کا وَقت اَیّامِ نَحر ہے یعنی دَس، گیارہ اور بارہ ذوالحجہ اورافضل دَس ذوالحجہ ہے۔

مدینہ(٨) اگر بارھویں تک حَلق یا قَصر نہ کیا تو دَم لازِم آئے گا۔

مدینہ(٩) جس کے سَر پر بال نہ ہوں، قُدرتی گَنج ہو تواُس کو بھی اپنے سَر پر اُسترا پھروانا واجِب ہے۔

مدینہ(١٠) اگر کسی کے سَر پر پھُڑیاں یا زخم وغیرہ ہوں جن کی وجہ سے سَر نہیں منڈوا سکتا اور بال بھی اِتنے بڑے نہیں کہ کٹوا سکے تو اِس مجبوری کے سبب اُس کو منڈوانا اور کتروانا ساقط ہو گیا اُسے بھی منڈوانے اور کتروانے والوں کی طرح سب چیزیں حَلال ہو گئیں مگر بہتر یہ ہے کہ اَیّامِ نَحر ختم ہونے تک بدستور اِحرام میں رہے۔

مدینہ(١١) حَلق یا قَصر حُدُودِ حَرَم میں واجِب ہے اگر

حُدُودِ حَرَم سے باہر کیاتو دَم واجِب ہوگا۔ (مِنٰی حُدُودِ حَرَم ہی میں ہے)

مدینہ(۱۲) مِنٰی میں حَلق یا تَقصِیر کرواناسُنَّت ہے۔

مدینہ(۱۳) حَلق یا تَقصِیر کرواتے وَقت قِبلہ رُو بیٹھنا اورسیدھی جانِب سے شُروع کرنا سُنَّت ہے۔

مدینہ(۱۴) دورانِ حَلق یا تَقصِیر اِس طرح تکبیر پڑھتے رہیے:

اَللهُ اَكْبَرُ ؕ اَللهُ اَكْبَرُ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَاللهُ اَكْبَرُ ؕ اَللهُ اَكْبَرُ ؕ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ

مدینہ(۱۵) قَبل بھی اور بعدِ فراغَت بھی اپنے لئے اورتمام اُمَّت کے لئے دُعائے مغفِرت کیجئے۔

مدینہ(۱۶) مفرِد اگر قُربانی کرنا چاہے تو اُس کے لیے مُستَحَب یہ ہے کہ حَلق یا تَقصِیر قُربانی کے بعد کروائے اوراگر حَلق کے بعد قُربانی کی جب بھی حَرَج نہیں اور تمتّع اورقِران والے کے لیے حَلق یاتَقصِیر قُربانی کے بعد کرناواجِب ہے، اگرپہلے حَلق یاتَقصِیر کرے گاتودَم واجِب ہوجائے گا۔

مدینہ(۱۷) حَلق یا تَقصِیر سے فارِغ ہونے کے بعد اِحرام کی پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں مگر بیوی سے صُحبت اور اِس کے لوازِمات طَوافِ زِیارۃ کے بعد جائز ہوں گے۔

طَوافِ زِیارت کے ۱۲مَدَنی پھول

مدینہ(۱) طَوافُ الزِّیارۃ حج کا دوسرا رُکن ہے، اِس کے سات پھیرے کئے جائیں گے جن میں چار پھیرے فرض ہیں اورسات پھیرے پورے کرناواجِب ہے۔

مدینہ(۲) طَوافُ الزِّیارۃ دسویں ذوالحجہ کو کرلینا افضل ہے۔ لہٰذا پہلے **جَمْرَۃُ الْعَقَبَہ** کی رَمی پھر قُربانی اوراِس کے بعد حَلق یا تَقصِیر سے فارِغ ہولیں، اب افضل یہ ہے کہ کچھ قُربانی کا گوشت کھاکر پیدل مَکّۂ مکرَّمہ حاضِر ہوں اور یہ بھی افضل ہے کہ بابُ السَّلام سے مسجدُالحرام شریف میں داخِل ہوں۔

مدینہ(۳) باوُضو اورسترِ عورَت کے ساتھ طَواف

کیجئے۔ (۳۰)

مدینہ (٤) اگر "قارِن" اور "مفرِد" "طَوافِ قُدُوم" میں اور "متمتّع" حج کا اِحرام باندھنے کے بعد کسی نَفلی طَواف میں حج کے "رَمل" و"سَعی" سے فارِغ ہوچکے ہوں تو اب طَوافِ زِیارۃ میں اِس کی حاجَت نہیں۔ ہاں! اگر "رَمل" و"سَعی" نہیں کیا تھا یا صِرف رَمل ہی کیا تھا تو اب اِس طَواف میں "رَمل" و"سَعی" کر لیجئے۔

مدینہ (٥) طَوافُ الزِّیارۃ روزمرّہ کے لباس میں کرنا ہوتا ہے، لہٰذا بعض اِسلامی بھائی سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ اِس لباس میں اب رَمل و سَعی کیونکر کریں؟ تو عرض یہ ہے کہ اگر حج کے رَمل و سَعی سے پہلے فارِغ نہیں ہوئے تو اب سِلے ہوئے کپڑوں ہی میں رَمل و سَعی کر لیجئے۔ ہاں "**اِضطِباع**" نہیں ہوسکے گا کیوں کہ اب اِس کا

---

(۳۰) اکثر اِسلامی بہنوں کی کلائیاں دورانِ طواف کُھلی ہوتی ہیں، اگر "**طوافُ الزّیارۃ**" کے چار پھیرے یا اِس سے زِیادہ اِس طرح کئے کہ چہارُم (١/٤) کلائی یا چوتھائی (١/٤) سَر کے بال کُھلے تھے تو دَم واجِب ہوگیا ہاں اگر ستْرِ عورت کے ساتھ اِس طَواف کا اِعادہ کرلیا تو دَم ساقط ہوجائے گا۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ

موقع نہ رہا۔

مدینہ(٦) اگر یہ طواف دسویں کو نہ کر سکے تو گیارہویں اور بارہویں کو بھی کر سکتے ہیں مگر بارہویں کا سورج غُروب ہونے سے پہلے پہلے کر لیجئے۔

مدینہ(٧) اگر بارہویں کے غُروبِ آفتاب تک طواف نہ کر سکے تو آپ پر دَم واجِب ہو جائے گا، ہاں اگر عورت کو حیض یا نفاس آگیا اور بارہویں کے بعد پاک ہوئی تو اب کر لے اِس وجہ سے تاخیر ہونے پر اُس پر دَم واجِب نہیں۔

مدینہ(٨) اگر طوافُ الزِّیارۃ نہ کیا عورتیں حلال نہ ہوں گی چاہے برسوں گزر جائیں۔ (عالمگیری)

مدینہ(٩) بہرحال طواف سے فارِغ ہو کر دو رَکعَت "واجِبُ الطَّواف" بدستور ادا کیجئے اِس کے بعد "**ملتزم**" پر بھی حاضِری دیں اور "**آبِ زم زم**" بھی خوب پیٹ بھر کر پیئیں۔

مدینہ(١٠) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! مُبارَک ہو کہ آپ کا حج مکمل ہو گیا اور عورتیں بھی حلال ہو گئیں۔

مدینہ(١١) گیارہویں اور بارہویں اور تیرہویں، یہ تین

راتیں مِنٰی شریف میں گزارنا سُنَّت ہے۔

مدینہ(۱۲) اگر بارہویں کو سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مِنٰی شریف کی حُدُود سے باہر نکل گئے تو حَرَج نہیں۔

گیارہ اور بارہ کی رَمی

مدینہ(۱) گیارہ اور بارہ ذوالحجہ کو تینوں شیطانوں کو کنکریاں مارنا ہے۔ اِس کی ترتیب یہ ہے:

پہلے **جَمْرَۃُالْاُولٰی** (یعنی چھوٹا شیطان) پھر **جَمْرَۃُ الوُسْطٰی** (یعنی منجھلا شیطان) اور آخِر میں **جَمْرَۃ العَقَبَہ** (یعنی بڑا شیطان)

مدینہ(۲) دوپہر کے بعد **جَمْرَۃُ الْاُولٰی** (یعنی چھوٹے شیطان) پر آئیں اور قِبلہ کی طرف مُنہ کر کے سات کنکریاں ماریں(۳۱) کنکریاں مار کر جمرہ سے کچھ آگے بڑھ جائیں اور اُلٹے ہاتھ کی جانِب ہٹ کر قِبلہ رُو کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں کہ ہتھیلیاں آسمان کی طرف

مدینہ

---

(۳۱) کنکری پکڑنے اور مارنے کا طریقہ اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۵ پر گزرا۔

رہیں، اب دُعا و اِستغفار میں کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی مقدار مشغول رہیں۔

مدینہ(۳) اب **جَمْرَۃُ الوُسْطیٰ** (یعنی منجھلے شیطان) پر بھی اِسی طرح کیجئے۔

مدینہ(٤) پھر آخر میں **جَمْرَۃُ العَقَبَہ** (یعنی بڑے شیطان) پر اِسی طرح "**رمی**" کیجئے جس طرح آپ نے دَس تاریخ کو کی تھی[۳۲] یاد رہے بڑے شیطان کی رَمی کے بعد آپ کو ٹھہرنا نہیں ہے، فوراً پلٹ پڑنا ہے اور اِسی دَوران دُعا بھی کرنا ہے۔

مدینہ(٥) بارہویں کو بھی اِسی طرح تینوں جمرات کی رَمی کیجئے۔

مدینہ(٦) گیارہویں اور بارہویں کی رَمی کا وَقت زَوالِ آفتاب کے بعد شُروع ہوتا ہے۔ بے شمار لوگ صُبح ہی سے "**رمی**" شُروع کردیتے ہیں یہ غلَط ہے اور اِس طرح کرنے سے رَمی ہوتی ہی نہیں۔

مــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[۳۲] طریقہ صفحہ ۱۸۵ پر گزرا۔

گیارھویں یا بارھویں کو زَوال سے پہلے اگر کسی نے "رَمی" کرلی اوراُسی دِن اگراِعادہ نہ کیاتودَم واجِب ہو جائے گا۔

مدینہ(۷) بارھویں کی "رَمی"کر کے اِختِیار ہے کہ غُروبِ آفتاب سے قَبل مَکَّۂ مُعَظَّمہ کے لیے روانہ ہوجائیں۔ اگر آپ ابھی مِنٰی شریف کی حُدُود میں تھے اورسورج غُروب ہوگیا تو اب چلاجانا مَعیُوب ہے۔ اب مِنٰی ہی میں قِیام کر کے تیرھویں کو دوپہر ڈھلنے کے بعد بدستور تینوں شیطانوں کو کنکریاں مار کرمَکَّۂ مکرّمہ جائیں کہ یہی افضل ہے اگرچلے گئے توکَفّارہ وغیرہ واجِب نہیں۔

مدینہ(۸) اگر مِنٰی شریف کی حُدُود ہی میں تیرھویں کی صُبحِ صادِق ہو گئی اب رَمی کرنا واجِب ہوگیا اگر بِغیر رَمی کئے چلے گئے تودَم واجِب ہو گا۔

مدینہ(۹) گیارھویں اور بارھویں کی رَمی کا وَقت آفتا ب ڈھلنے (یعنی ظہر کا وَقت شُروع) ہونے سے صُبح تک ہے مگر بِلا عُذر آفتاب ڈوبنے کے بعد رَمی کرنا مکروہ ہے۔

مدینہ(۱۰) تیرھویں کی رَمی کا وقت صُبحِ صادِق سے

غُروبِ آفتاب تک ہے مگر صُبح سے ابتدائے وَقتِ ظہر تک مکروہ وَقت ہے، ظہر کا وَقت شُروع ہونے کے بعد مَسنُون ہے۔

مدینہ(١١) کسی دِن کی رَمی اگر رہ گئی تو دوسرے دِن قضا کرلیجئے اور دَم بھی دینا ہوگا۔ قضا کا آخِری وقت تیرہویں کے غروبِ آفتاب تک ہے۔

مدینہ(١٢) رَمی ایک دِن کی رہ گئی اور آپ نے تیرہویں کے غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے قضا کرلی تب بھی اگر نہیں کی جب بھی یا ایک سے زِیادہ دِنوں کی رہ گئی بلکہ بالکل رَمی کی ہی نہیں ہر صورت میں صِرف ایک ہی دَم واجِب ہے۔

مدینہ(١٣) زائد بچی ہوئی کنکریاں کسی کو ضَرورت ہو تو اُس کو دے دیجئے یا کسی پاک جگہ ڈال دیجئے، ان کو جمروں پر پھینک دینا مکروہ ہے۔

مدینہ(١٤) آپ نے کنکری ماری اور وہ کسی کے سَر وغیرہ سے ٹکرا کر جمرہ کو لگی یا تین ہاتھ کے فاصلے پر گری تو جائز ہوگئی۔

مدینہ(١٥) اُوپر کی منزِل سے رَمی کی اور کنکری جمرہ

کے گرد بنی ہوئی پیالہ نما فصیل (یعنی باؤنڈری) میں گری تو جائز ہوگئی کیونکہ فصیل میں سے لڑھک کر یا تو جمرہ کو لگتی ہے یا تین ہاتھ کے فاصلے کے اَندر اَندر گرتی ہے۔

مدینہ(١٦) **ہاں!** اگر آپ کی کنکری کسی پر گری اور اُس نے ہاتھ وغیرہ کا جھٹکا دِیا اور اِس کی وجہ سے اگر وہاں تک پہنچ گئی تو یہ شُمار نہیں ہوگی۔

مدینہ(١٧) اگر شک ہو کہ کنکری اپنی جگہ پہنچی یا نہیں تو دوبارہ ماریں۔

رَمی کے بارہ مکروہات

مدینہ(١) دسویں کی رَمی بِغیر مجبوری کے غُروبِ آفتاب کے بعد کرنا۔

مدینہ(٢) تیرہویں کی رَمی ظہر کا وَقت شُروع ہونے سے پہلے کرنا۔

مدینہ(٣) بڑا پتھر مارنا۔

مدینہ(٤) بڑے پتھر کو توڑ کر کنکریاں بنانا۔

مدینہ(٥) مسجِد کی کنکریاں مارنا۔

مدینہ(٦) جمرہ کے نیچے جو کنکری پڑی ہے اُسے اُٹھا کر مارنا کہ یہ نامقبول کنکریاں ہیں جو مقبول ہوتی ہیں وہ اُٹھا لی جاتی ہیں اور قِیامت کے دِن نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائیں گی۔

مدینہ(٧) جان بوجھ کر سات سے زِیادہ کنکریاں مارنا۔

مدینہ(٨) ناپاک کنکریاں مارنا۔

مدینہ(٩) رَمی کے لیے جو سَمت مقرّر ہوئی اُس کے خِلاف کرنا (لٰہذا بڑے شیطان کو مارتے وَقت کعبہ شریف اُلٹے ہاتھ کی طرف اور مِنٰی سیدھے ہاتھ کی طرف ہونا چاہیۓ باقی دونوں جَمروں کو مارتے وَقت آپ کا مُنہ قِبلہ کی جانِب ہونا چاہیۓ۔)

مدینہ(١٠) جمروں سے پانچ ہاتھ سے کم فاصلے پر کھڑے ہونا۔ زِیادہ کا کوئی مضائقہ نہیں۔

مدینہ(١١) جمروں میں خِلافِ ترتیب کرنا۔

مدینہ(١٢) مارنے کے بعد کنکری جمرے کے قریب ڈال دینا۔

طوافِ رُخصت کے ١٩ مَدَنی پھول

مدینہ(١) جب رُخصت کا اِرادہ ہو اُس وَقت "آفاقی

حاجی" پر طَوافِ رُخصت واجِب ہے، نہ کرنے والے پر دَم واجب ہوتا ہے۔

مدینہ(۲) اِس میں اِضطِباع ، رَمل اور سَعی نہیں۔

مدینہ(۳) عُمرے والوں پر واجِب نہیں۔

مدینہ(٤) حَیض ونِفاس والی کی سِیٹ بُک ہے تو جاسکتی ہے اُس پر اب یہ طَواف واجِب نہیں اوردَم بھی نہیں۔

مدینہ(٥) طَوافِ رُخصت میں صِرف طَواف کی نیَّت ہی کافی ہے، واجِب، ادا، وَداع (یعنی رُخصت) وغیرہ اَلفاظ نیَّت میں شامل ہونا ضَروری نہیں یہاں تک کہ طَوافِ نَفل کی نیَّت کی جب بھی واجِب ادا ہو گیا۔

مدینہ(٦) سَفَر کا اِرادہ تھا، طَوافِ رُخصت کرلیا پھر کسی وجہ سے ٹھہرنا پڑا جیسا کہ گاڑی وغیرہ میں عُموماً تاخیر ہوجاتی ہے اور اِقامَت کی نیَّت نہیں کی تو وہی طَواف کافی ہے، دوبارہ کرنے کی حاجَت نہیں اور مسجدُ الحرام میں نَماز وغیرہ کے لیے جانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں،ہاں مُستحب یہ ہے کہ پھر طَواف کرلے کہ آخری کام طَواف رہے۔

مدینہ(۷) طَوافِ زِیارۃ کے بعد جو بھی پہلا نفلی طَواف کیا وُہی طَوافِ رُخصت ہے۔

مدینہ(۸) جو بِغیر طواف کے رُخصت ہوگیا تو جب تک مِیقات سے باہر نہ ہوا واپس آئے اور طواف کر لے۔

مدینہ(۹) اگر مِیقات سے باہر ہونے کے بعد یاد آیا تو واپس ہونا ضَروری نہیں بلکہ دَم کے لیے جانور حَرَم میں بھیج دے، اگر واپس ہو ، تو عُمرہ کا اِحرام باندھ کر واپس آئے اور عُمرہ سے فارِغ ہوکر طوافِ رُخصت بجا لائے اب اِس صورت میں دَم ساقط ہو جائے گا۔

مدینہ(۱۰) طَوافِ رُخصت کے تین پھیرے چھوڑے گا تو ہر پھیرے کے بدلے ایک ایک صَدَقہ دے اور اگر چار سے کم کئے ہیں تو دَم دینا ہوگا۔

مدینہ(۱۱) ہوسکے تو بے قراری کے ساتھ روتے ہوئے طوافِ رُخصت بجالائے کہ نہ جانے آئندہ یہ سَعادت مُیَسَّر آتی بھی ہے یا نہیں۔

مدینہ(۱۲) بعدِ طَواف بدستور دو رَکعَت واجِبُ

الطَّواف ادا کیجئے۔

مدینہ(۱۳) طَوافِ رُخصت کے بعد بدستور زَم زَم شریف پر حاضِر ہوکر آبِ زَم زَم پئیں اوربَدَن پر ڈالیں۔

مدینہ(۱۴) پھر دَروازۂ کعبہ کے سامنے کھڑے ہوکر ہوسکے تو آستانۂ پاک کو بوسہ دیں اورقَبولِ حج وزِیارت اور بار بار حاضِری کی دُعامانگیں۔

مدینہ(۱۵) ملتزم پر آکر غلافِ کعبہ تھام کر اسی طرح چمٹیں اورذِکرودُرُود، دُعا کی کثرت کریں۔

مدینہ(۱۶) پھر ممکن ہو تو حَجَرِ اَسوَد کو بوسہ دیں اورجو آنسو رکھتے ہیں وہ گرائیں۔

مدینہ(۱۷) پھر کعبہ کی طرف مُنہ کئے اُلٹے پاؤں یا حسبِ معمول چلتے ہوئے بار بار مڑ کر کعبۂ مُعظَّمہ کو حَسرَت سے دیکھتے ، اُس کی جُدائی پر آنسو بہاتے یا کم از کم رونے جیسی صورت بنائے مسجدُالحرام سے ہمیشہ کی طرح اُلٹا پاؤں بڑھا کر باہر نکلیں اورباہر نکلنے کی دُعاپڑھیں۔

مدینہ(۱۸) حَیض و نِفاس والی اِسلامی بہن دروازۂ مسجِد

پر کھڑی ہوکر بہ نگاہِ حَسرت رو رو کرکعبۂ مشرَّفہ کی زِیارت کرے اور روتی ہوئی دُعا کرتی ہوئی پلٹے۔

مدینہ(۱۹) پھر بَقَدرِ قُدرت فُقَرائے مَکَّۂ مُعَظَّمہ میں خیرات بانٹیں۔

حجِ بدَل

جس پر حج فرض ہو اُس کی طرف سے کئے جانے والے حجِ بَدَل کی کچھ شرطیں ہیں مگر حجِ نَفُل کی کوئی شرط نہیں، یہ تو اِیصالِ ثواب کی ایک صورت ہے اور ایصالِ ثواب فرض نَماز و روزہ، حج و زکٰوۃ، صَدَقات و خیرات وغیرہ تمام اَعمال کا ہوسکتاہے۔ لہٰذا اگر اپنے مرحوم والدَین وغیرہ کی طرف سے آپ اپنی مرضی سے حج کرنا چاہیں یعنی نہ اُن پر فَرض تھا نہ اُنہوں نے وَصِیَّت کی تھی تو اِس کی کوئی شرائط نہیں ہیں۔ اِحرامِ حج والد یا والدہ کی نیَّت سے باندھ لیں اور تمام مَناسکِ حج بجالائیں۔ اِس طرح فائدہ یہ ہوگا کہ اُن کو ایک حج کا ثواب ملے گا اور حج کرنے والے کو بحکمِ حدیث دَس حج کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ لہٰذا جب بھی نَفل حج کریں تو اَفضل یہی ہے کہ والد یا والدہ کی

طرف سے کریں۔

حجِ بَدَل کی شرائط

اب جن لوگوں پر حج فرض ہوچکا اُن کے حجِ بَدَل کے شرائط پیش کئے جاتے ہیں۔

مدینہ(۱) جو حجِ بَدَل کرواتا ہو اُس کے لئے ضَروری ہے کہ اُس پر حج فَرض ہوچُکا ہو۔ یعنی اگر فرض نہ ہونے کے باوجود اُس نے حجِ بَدَل کروایا تو فرض حج ادا نہ ہوا۔

مدینہ(۲) جس کی طرف سے حج کیا ہو وہ اِس قَدَر عاجِز و مجبور ہو کہ خود حج کر ہی نہ سکتا ہو۔ اگر اِس قابِل ہو کہ خود حج کر سکتا ہے تو اُس کی طرف سے حجِ بَدَل نہیں ہو سکتا۔

مدینہ(۳) وَقتِ حج سے موت تک عُذر برابر باقی رہے۔ یعنی حجِ بَدَل کروانے کے بعد موت سے پہلے پہلے اگر خود حج کرنے کے قابِل ہوگیا تو جو حج دوسرے سے کروا لیا تھا وہ ناکافی ہو گیا۔

مدینہ(٤) ہاں! اگر وہ کوئی ایسا عُذر تھا جس کے جانے کی اُمید ہی نہ تھی مَثَلاً نابینا ہے اور حجِ بَدَل کروانے کے

بعد انکھیارا ہوگیاتو اب دوبارہ حج کرنے کی ضَرورت نہیں۔

مدینہ(٥) جس کی طرف سے حج بَدَل کیا جائے خود اُس نے حکم بھی دِیاہوبِغیراُس کے حکم کے حجِ بَدَل نہیں ہو سکتا۔

مدینہ(٦) ہاں! وارِث نے اگر مورِث (یعنی وارِث کرنے والے) کی طرف سے کیا تو اِس میں حکم کی ضَرورت نہیں۔

مدینہ(٧) تمام اَخراجات یا کم از کم اَکثر اَخراجات بھیجنے والے کی طرف سے ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ)

مدینہ(٨) وَصِیَّت کی تھی کہ میرے مال سے حج کروا دیا جائے مگر وارِث نے اپنے مال سے کروادیا تو حجِ بَدَل نہ ہوا ، ہاں اگر یہ نیَّت ہوکہ تَرکہ (یعنی میِّت کے چھوڑے ہوئے مال) میں سے لے لوں گا تو ہوجائے گااوراگر لینے کا اِرادہ نہ ہوتو نہیں ہوگااوراگراَجنَبی نے اپنے مال سے حجِ بَدَل کروا دیاتونہ ہوا،اگرچِہ واپس لینے کااِرادہ ہو،اگرچِہ وہ مرحوم خوداُسی کوحجِ بَدَل کرنے کو کہہ گیاہو۔(رَدُّالْمُحتار)

مدینہ(٩) اگر یوں کہا کہ میری طرف سے حجِ بَدَل

کروا دِیا جائے اور یہ نہ کہا کہ میرے مال سے اب اگر وارِث نے خود اپنے مال سے حجِ بَدَل کروا دیا اور واپس لینے کا بھی اِرادہ نہ ہو، ہو گیا۔ (رَدُّالْمُحتار)

مدینہ(۱۰) جس کو حُکم دِیا وُہی کرے اگر جس کو حُکم تھا اُس نے کسی دوسرے سے کروادیا تو نہ ہوا۔

مدینہ(۱۱) مَیِّت نے جس کے بارے میں وَصِیَّت کی تھی اُس کا بھی اگر اِنتِقال ہوگیا یا وہ جانے پر راضی نہیں تو اب دوسرے سے حج کروا لیا گیا تو جائز ہے۔ (رَدُّالْمُحتار)

مدینہ(۱۲) حجِ بَدَل کرنے والا اکثر راستہ سَواری پر قطع کرے ورنہ حجِ بَدَل نہ ہوگا اور خرچ بھیجنے والے کو دینا پڑے گا۔ ہاں! اگر خرچ میں کمی پڑی تو پیدل بھی جاسکتا ہے۔ (خُلاصہ اَز فتاوٰی رضویہ)

مدینہ(۱۳) جس کی طرف سے حجِ بَدَل کرنا ہے اُسی کے وطن سے حج کو جائے۔

مدینہ(۱۴) اگر آمِر (حُکم دینے والے) نے "حج" کا حُکم دیا تھا اور خود مامور نے (یعنی جس کو حُکم دیا گیا اُس نے) حجِ تَمَتُّع کیا تو خرچہ

واپس کر دے۔ کیونکہ حجِ تمتّع میں حج کا اِحرام "مِیقاتِ آمر" سے نہیں ہوگا بلکہ حَرَم ہی سے بندھے گا۔ ہاں! اگر آمر کی اِجازت سے ایسا کیا گیا (یعنی حجِ تمتّع کیا گیا) تو مضائقہ نہیں۔

مدینہ(۱۵) "وصی" نے (یعنی جس کو وَصِیَّت کر گیا تھا کہ تُو میری طرف سے حج کروا دینا، اُس نے) اگر مِیّت کے چھوڑے ہوئے مال کا تیسرا حصَّہ اِتنا ہونے کے باوُجود کہ وطن سے آدمی بھیجا جا سکتا تھا، پھر بھی اگر غیر جگہ سے بھیجا تو یہ حج مِیّت کی طرف سے نہ ہوا۔ ہاں! اگر وہ جگہ وطن سے اِتنی قریب ہو کہ وہاں جا کر رات کے آنے سے پہلے واپس آ سکتا ہے تو ہو جائے گا ورنہ اُسے چاہئے کہ خود اپنے مال سے مِیّت کی طرف سے دوبارہ حج کروائے۔ (عالمگیری)

مدینہ(۱۶) آمر (یعنی جس نے حج کا حُکم دیا ہے) اُسی کی نیّت سے حج کرے اور افضل یہ ہے کہ زَبان سے بھی لَبَّيْكَ عَنْ فُلان(۳۳) کہہ لے اور اگر اُس کا نام بھول گیا ہے تو یہ

مدینہ

---

(۳۳) فُلاں کی جگہ جس کے نام پر حج کرنا چاہتا ہے اُس کا نام لے مثلًا لَبَّيْكَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ الخ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ

نیّت کرلے کہ جس نے بھیجا ہے (یا جس کے لیے بھیجا ہے) اُس کی طرف سے کرتا ہوں۔

مدینہ (۱۷) اگر اِحرام باندھتے وَقت نیّت کرنا بھول گئے تو جب تک اَفعالِ حج شُروع نہ کئے ہوں اِختیار ہے کہ نیّت کرلے۔

حجِ بَدَل کے آٹھ متفرِّق مَدَنی پھول

مدینہ (۱) "وصی" نے اِس سال کسی کو حجِ بَدَل کے لیے مقرّر کیا مگر وہ اِس سال نہ گیا سال آئندہ جاکر ادا کیا، ادا ہو گیا، اُس پر کوئی جرمانہ نہیں۔ (عالمگیری)

مدینہ (۲) حجِ بَدَل کرنے والے کے لیے ضَروری ہے کہ جو کچھ بچا ہے وہ واپس کردے۔ اگر چِہ بہت تھوڑی سی چیز ہو اُسے رکھ لینا جائز نہیں۔ اگرچِہ شرط کرلی ہو کہ جو کچھ بچا وہ واپس نہیں دوں گا کہ یہ شرط باطِل ہے۔ ہاں! دو صورَتوں میں رکھنا جائز ہوگا: (۱) بھیجنے والا اُس کو وکیل کردے کہ جو کچھ بچ جائے وہ اپنے آپ کو ہبہ (یعنی بخشش) کر کے قبضہ کرلینا۔ (۲) یہ کہ بھیجنے والا قریبُ المرگ ہو اور اِس طرح وَصِیَّت کردے کہ جو کچھ

بچے اُس کی میں نے تجھے وَصِیَّت کی۔

مدینہ(٣) بہتر یہ ہے کہ جسے حجِ بَدَل کے لیے بھیجا جائے پہلے وہ خود اپنے فرض حج سے سُبکدوش ہوچکا ہو، اگر ایسے کو بھیجا جس نے خود حج نہیں کیا جب بھی حجِ بَدَل ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مدینہ(٤) بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص کو بھیجیں جو حج کے اَفعال اور طریقے سے آگاہ ہو، اگر مُراھِق یعنی قریبُ البُلوغ بچّہ سے حجِ بَدَل کروایا جب بھی ادا ہو جائے گا۔ (دُرِمختار)

مدینہ(٥) بھیجنے والے کے پیسوں سے نہ کسی کو کھانا کھلا سکتا ہے نہ فقیر کو دے سکتا ہے، ہاں! اگر بھیجنے والے نے اِجازت دی ہو تو مضائقہ نہیں۔

مدینہ(٦) ہر قِسم کے جُرمِ اِختیاری کے دَم خود حجِ بَدَل ادا کرنے والے پر ہیں، بھیجنے والے پر نہیں۔

مدینہ(٧) اگر کسی نے نہ خود حج کیا ہو نہ وارِث کو وَصِیَّت کی ہو اور اِنتِقال کرگیا اور وارِث نے اپنی مرضی سے اپنی طرف سے حجِ بَدَل کروادیا (یا خود کیا) تو اِنْ شَآءَ اللہُ

عَزَّوَجَلَّ! اُمید ہے کہ اُس کی طرف سے ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

مدینہ (۸) حجِ بَدَل کرنے والا اگر مکّۂ مکرّمہ ہی میں رہ گیا تو یہ بھی جائز ہے لیکن افضل یہ ہے کہ واپس آئے، آنے جانے کے اَخراجات بھیجنے والے کے ذِمّے ہیں۔

حاجیو! آؤ شہنشاہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضہ دیکھو

(عاشِقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن)

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے، کعبے کا کعبہ دیکھو
رُکنِ شامی سے مِٹی وَحشتِ شامِ غُربت
اب مدینے کو چلو صُبحِ دلآرا دیکھو
آبِ زَم زَم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جُودِ شہِ کوثر کا بھی دَریا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو
دھو چکا ظُلمتِ دِل بوسۂ سنگِ اَسوَد
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رُتبہ دیکھو

بے نیازی سے وہاں کانپتی پائی طاعت
جوشِ رحمت پہ یہاں ناز گنہ کا دیکھو
رقصِ بسمل کی بہاریں تو مِنیٰ میں دیکھیں
دلِ خونابہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو
غور سے سُن تو رضاؔ کعبے سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

مدینے کی حاضِری

مدینے کا سفر ہے اور میں نمدِیدہ نمدِیدہ
جبیں افسردہ اَفسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ

ذوق بڑھانے کا طریقہ

مدینۂ مُنوَّرہ کا مقدّس سفر کرنے والوں کو چاہیے کہ راستے بھر دُرُود و سلام کی کثرت کریں اور نعتیہ اَشعار پڑھتے رہیں یا ہو سکے تو ٹیپ ریکارڈر پر خوش اِلحان نعت خوانوں کے کیسٹ سنتے رہیں کہ یہ اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! ترقّیٔ ذوق کا سبب ہوگا۔ مدینۂ پاک کی عظمت و رِفعَت کا تَصَوُّر باندھتے رہیں، اس کے فضائل پر غور کرتے رہیں، اِس سے بھی اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! آپ کا شوق مزید بڑھے

گا۔ (۳۴) جُوں ہی عاشِقوں کی بستی دیارِ مدینہ آئے گا اور اگر آپ کا دِل زِندہ ہوا تو آپ قلب میں ہلچل محسوس کریں گے، بے اِختیار آپ کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑیں گے۔ ؎

صائمؔ کمالِ ضبط کی کوشش تو کی مگر
پلکوں کا حلقہ توڑ کر آنسو نکل پڑے

ہَوائے مدینہ سے آپ کے مشامِ دماغ مُعطّر ہو رہے ہوں گے اور آپ اپنی رُوح میں تازگی محسوس کر رہے ہوں گے، ہو سکے تو ننگے پاؤں روتے ہوئے مدینۂ مُنوَّرہ کی فضاؤں میں داخِل ہوں۔ ؎

جوتے اُتار لو چلو باہوش باادب
دیکھو مدینے کا حسیں گلزار آگیا

مدینہ

(۳۴) دورانِ قِیامِ مکّہ و مدینہ، فضائلِ مکّہ و مدینہ پر مبنی کُتُب کا مطالَعہ ترقیِ ذوق کا بہترین ذریعہ ہے نیز عشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑھانے کیلئے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا نعتیہ دِیوان "**حدائقِ بخشش**" اور سگِ مدینہ (راقمُ الحروف) کے کلام "**وسائلِ بخشش**" کا بار بار مطالَعہ فرمائیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ

ننگے پاؤں رہنے کی قرآنی دلیل

اور یہاں ننگے پاؤں رہنا کوئی خلافِ شرع فعل بھی نہیں بلکہ مقدّس سرزمین کا سَراسَر ادب ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ سے ہم کلامی کا شَرَف حاصل کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا:

فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ؕ (پ١٦ع١٠)

تو اپنے جُوتے اُتار ڈال ، بیشک تُو پاک جنگل طُویٰ میں ہے۔

(کنز الایمان)

سُبْحٰنَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ! جب طورِ سینا کی مقدّس وادی میں سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو خود اللہ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی جُوتے اُتار لینے کا حکم فرمائے اور مدینہ تو پھر مدینہ ہے، یہاں اگر ننگے پاؤں رہا جائے تو کتنی بڑی سَعادت ہوگی۔ حضرتِ سیِّدُنا امام مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مدینۂ پاک میں ہی سکونت پذیر تھے مگر زندگی بھر آپ نے یہاں پاؤں میں جُوتے نہیں پہنے۔ ؎

اے خاکِ مدینہ! تُو ہی بتا کس طرح قدم رکھوں گا یہاں
تُو خاکِ پاسرکار کی ہے آنکھوں سے لگائی جاتی ہے

حاضِری سے پہلے

اب حاضِریٔ روضۂ رسول صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قَبل اپنا سامان وغیرہ کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیں کمرے وغیرہ کا بندوبست کرلیں، بھوک پیاس وغیرہ ہے تو کھاپی لیں، اَلغَرَض ہر وہ بات جو خُشُوع و خُضُوع میں مانِع ہو اُس سے فارِغ ہولیں۔

حاضِری کی تیّاری کریں

اب تازہ وُضو کریں اِس میں مسواک ضَرور کریں بلکہ بہتر یہ ہے کہ غُسل کرلیں، دُھلے ہوئے کپڑے بلکہ ہو سکے تو نیا سفید لباس زیبِ تن کریں، خوب عِطر لگائیں، آنکھوں میں سُرمہ بھی لگائیں، اب روتے ہوئے دَربار کی طرف بڑھیں۔

اے لیجئے! سبز گنبد آگیا

اے لیجئے! وہ سبز سبز گنبد جسے آپ نے تصویروں میں دیکھا تھا، خیالوں میں چُوما تھا اب سَچ مُچ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہے۔ ؎

اَشکوں کے موتی اب نِچھاوَر زائرو کرو
وہ سبز گنبد مَنبَعِ اَنوار آ گیا

سَر کو جھکائے باادب پڑھتے ہوئے دُرُود
روتے ہوئے آگے بڑھو دربار آ گیا

ہاں! ہاں! یہ وُہی سبز گنبد ہے جس کو دیکھنے کے لئے عُشّاق کے دِل بے قرار رہتے ہیں، آنکھیں اَشکبار ہوجایا کرتی ہیں، خُدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! روضۂ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حسین اور عظیم جگہ دُنیا کے کسی مَقام میں تو کُجا جنَّت میں بھی نہیں ہے۔ ؎

فردوس کی بُلندی بھی چھو سکے نہ اِس کو
خلدِ بریں سے اُونچا میٹھے نبی کا روضہ

بابُ البقیع سے حاضِر ہوں

اب سَراپا ادب و ہوش بنے آنسو بہاتے یا رونا نہ آئے تو کم از کم رونے جیسی صورت بنائے بابُ البقیع(۳۵) پر حاضِر

مدینہ

---

(۳۵) افسوس! آج کل دربان بابُ البقیع سے حاضِری کے لئے نہیں جانے دیتے لہٰذا لوگ بابُ السّلام ہی سے حاضِر ہوتے ہیں اِس طرح حاضِری کی ابتداء سَرِاَقدس کی طرف سے ہوگی اور یہ خِلافِ ادب ہے کیونکہ جب بھی بُزُرگوں کی خِدمت میں حاضِر ہوا جائے تو اُس وَقت قدموں کی طرف سے

ہوں۔(یہ مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ والسَّلَام کے جانِبِ مشرِق واقع ہے) اور "اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله" عرض کر کے ذرا ٹھہر جائیں۔ گویا سرکارِ ذِی وَقار صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شاہی دَربار میں حاضِری کی اِجازت مانگ رہے ہیں۔ اب بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہہ کر اپنا سیدھا قَدَم مسجِد شریف میں رکھیں اور ہمہ تن ادب ہو کر داخلِ مسجِدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام ہوں اِس وَقت جو تعظیم و ادب فرض ہے وہ ہر مؤمن کا دِل جانتا ہے۔ ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان، زَبان، دِل سب خَیال غَیر سے پاک کریں اور روتے ہوئے آگے بڑھیں، نہ اِردگرد نظریں گھمائیں، نہ ہی مسجِد کے نَقش ونِگار دیکھیں، بس ایک ہی تڑپ، ایک ہی لگن، ایک ہی خَیال ہو کہ بھاگا ہوا مجرِم اپنے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ بے

بقیہ

آنا ہی ادب ہے، اگر بِھیڑ وغیرہ نہ ہو تو کوشش کریں تو بابُ البَقِیع سے حاضِری ہوسکتی ہے۔ سگ مدینہ عُفِیَ عَنْہٗ)

کس پناہ میں پیش ہونے کے لئے چلا ہے۔ ؎

چلاہوں ایک مجرِم کی طرح میں جانِبِ آقا
نظر شرمندہ شرمندہ ، بدن لرزیدہ لرزیدہ

نَمازِ شکرانہ

اب اگر مکروہ وَقت نہ ہو اور غَلَبۂ شوق مُہلَت دے تو دو دو رَکعَت تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد وشکرانۂ بارگاہِ اَقدس ادا کریں، پہلی رَکعَت میں بعد "اَلْحَمْد" قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اوردوسری میں بعد"اَلْحَمْد" قُلْ ھُوَاللہ شریف پڑھیں۔

سُنہری جالیوں کے رُوبرُو

اب ادب وشوق میں ڈوبے ہوئے گردن جھکائے آنکھیں نیچی کئے، آنسو بہاتے، لرزتے کانپتے، گناہوں کی ندامت سے پسینہ پسینہ ہوتے، سرکارِنامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فَضل وکَرَم کی اُمید رکھتے، آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قَدَمینِ شَرِیفَین کی طرف سے سنہری جالیوں کے رُوبَرُو مواجَھہ شریف میں حاضِر ہوں کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اپنے مزارِ پُر اَنوار میں رُو بقبلہ جلوہ اَفروز ہیں، مُبارک قدموں کی طرف سے آپ حاضِر ہوں گے تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِگاہ بے کس پناہ براہِ راست آپ کی طرف ہوگی اور یہ بات بے حد ذوق اَفزا ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے سَعادتِ دارَین کا سبب بھی ہے۔

اَصل مواجَہَہ شریف کس طرف ہے؟(۳۶)

اب سَراپا ادب بنے زیرِ قندِیل اُس چاندی کی کیلوں کے سامنے جو سنہری جالیوں کے دروازۂ مُبارکہ میں اُوپر کی طرف جانِبِ مشرِق لگی ہوئی ہیں، قبلہ کو پیٹھ کئے کم از کم چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور نَماز کی طرح ہاتھ باندھ کر سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ اَنور کی طرف رُخ

مدینہ

---

(۳۶) لوگ عُموماً بڑے سوراخ کو "مواجَہَہ شریف" سمجھتے ہیں بلکہ میں نے کئی اردو کتابوں میں بھی یہی دیکھا ہے مگر میں نے اِمامِ اہلسنّت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحقیق کے مطابِق مواجَہَہ شریف کی نشاندہی کی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! صحیح بھی یہی ہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ

کر کے کھڑے ہوں کہ "فتاوٰی عالمگیری" وغیرہ میں یہی ادب لکھا ہے کہ **یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃ** یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں اِس طرح کھڑا ہو جس طرح نَماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ **یاد رکھیں!** سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مزارِ پُر اَنوار میں عین حیاتِ ظاہِری کی طرح زِندہ ہیں اور آپ کو بھی دیکھ رہے ہیں بلکہ آپ کے دِل میں جو خَیالات آرہے ہیں اُن پر بھی مُطَّلَع ہیں۔ **خبردار!** جالی مُبارَک کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ یہ خِلافِ اَدَب ہے کہ ہمارے ہاتھ اِس قابِل ہی نہیں کہ جالی مُبارَک کو چھو سکیں، لہٰذا چار ہاتھ (یعنی دو گز) دُور ہی رہیں، یہ کیا کم شَرَف ہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ کو اپنے مواجَھَہٴ اَقدس کے قریب بُلایا اور سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نِگاہِ کَرَم اب خُصُوصِیَّت کے ساتھ آپ کی طرف ہے۔ ؎

دِیدار کے قابِل تو کہاں میری نظر ہے
یہ تیری عنایت ہے جو رُخ تیرا اِدھر ہے

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں سلام عرض کریں

اب ادب اور شوق کے ساتھ درد بھری آواز میں مگر آواز اتنی بلند اور سخت نہ ہو کہ سارے اعمال ہی ضائع ہوجائیں، نہ بالکل ہی پست کہ یہ بھی سُنَّت کے خِلاف ہے، مُعتَدِل آواز میں اِن الفاظ کے ساتھ سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَ
بَرَكَاتُهٗ ؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ؕ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاخَیْرَ خَلْقِ اللهِ ؕ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ ؕ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ
وَاُمَّتِكَ اَجْمَعِیْنَ ؕ

ترجمہ: اے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور برکتیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ پر سلام۔

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام مخلوق سے بہتر آپ پر سلام۔ اے گناہ گاروں کی شفاعت کرنے والے آپ پر سلام، آپ پر، آپ کی آل و اصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام ۔

جہاں تک زبان ساتھ دے، دِل جَمعی ہو مختلف اَلقاب کے ساتھ سلام عرض کرتے رہیں، اگر اَلقاب یاد نہ ہوں تو اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ کی تکرار کرتے رہیں، جن جن لوگوں نے آپ کو سلام کے لئے کہاہے اُن کا بھی سلام عرض کریں، جو جو اِسلامی بھائی یا بہنیں یہ تحریر پڑھیں وہ مجھ سگِ مدینہ کا سلام عرض کر دیں تو مجھ کمینے پر اِحسانِ عظیم ہوگا، یہاں خوب دُعائیں مانگیں اور بار بار اِس طرح شَفاعت کی بھیک مانگیں:

اَسْـَٔلُكَ الشَّفَاعَـةَ یَارَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یعنی **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ سے شَفاعت کا سوال کرتا ہوں۔

صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں سلام

پھر مشرِق کی جانِب (یعنی اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف)

آدھے گز کے قریب ہٹ کر (قریبی چھوٹے سوراخ کی طرف) حضرتِ سیِّدُنا صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے چہرۂ انور کے سامنے دَست بَستہ کھڑے ہوکر اُن کو سلام عرض کریں، بہتر یہ ہے کہ اِس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ ؕ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَزِيْرَ رَسُوْلِ اللهِ ؕ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ فِي
الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ ؕ

ترجمہ: اے خلیفۂ رسول اللہ! آپ پر سلام ، اے رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے وزیر آپ پر سلام، اے غارِ ثور میں رسول اللہ (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے رفیق! آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔

فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں سلام

پھر اِتنا ہی مزید جانبِ مشرِق سَرَک کر (آخری سوراخ کی طرف) حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رُوبرُو عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا عِزَّ الْاِسْلَامِ وَ

الْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط

ترجمہ: اے امیر المومنین! آپ پر سلام ، اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے آپ پر سلام، اے اسلام و مسلمین کی عزت آپ پر سلام اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں۔

دوبارہ ایک ساتھ شَیخَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی خدمت میں سلام

پھر بالِشت بھر جانِبِ مغرِب یعنی اپنے اُلٹے ہاتھ کی طرف سَرَک جائیں اور دونوں چھوٹے سوراخوں کے دَرمِیان کھڑے ہو کر ایک ساتھ صدیق اکبر و فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی خدمت میں اِس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ط

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمَا یَا ضَجِیۡعَیۡ رَسُوۡلِ اللہِ وَرَحۡمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ؕ اَسۡئَلُکُمَا الشَّفَاعَۃَ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَعَلَیۡکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ ؕ

ترجمہ: اے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں خلفاء آپ دونوں پر سلام، اے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں وزراء آپ دونوں پر سلام، اے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں آرام فرمانے والے (ابو بکر وعمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا) آپ دونوں پر سلام ہواور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں آپ دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضور ہماری سفارش کیجئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر اور آپ دونوں پر درودو برکت اور سلام نازل فرمائے۔

یہ دُعائیں مانگیں

یہ تمام حاضِریاں قَبولیَّتِ دُعا کے مَقامات ہیں،

یہاں آخِرت کی خیر، ایمان کی سلامتی، ایمان پر عافیت کے ساتھ مدینے میں موت کی دُعا کریں، بالخُصُوص عِشقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بھیک مانگیں، رونے والی آنکھ، تڑپنے والا دِل طَلب کریں، اپنے والدین، پیر و مرشد، اُستاد، اَولاد، دوست و اَحباب اور تمام اُمَّت کے لئے دُعائے مغفِرت کریں اور سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شَفاعت کی بھیک مانگیں، خُصُوصاً مواجَھَہ شریف میں نعتیہ اَشعار عرض کریں، اگر یہاں سگِ مدینہ کی طرف سے یہ مَقْطَع بارہ بار عرض کردیں تو اِحسانِ عظیم ہوگا۔ ؎

پڑوسی خُلد میں عطّارؔ کو اپنا بنا لیجئے
جہاں ہیں اِتنے اِحساں اور اِحساں یارسول اللہ

جالی مُبارک کے پاس پڑھئے

جو کوئی حُضورِ اَکرم نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ مُعَظَّم کے رُوبَرُو کھڑا ہو کر یہ آیت شریفہ پڑھے:

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (٥٦)

پھر ستّر مرتبہ یہ عرض کرے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

فرشتہ اِس کے جواب میں یوں کہتا ہے: رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُرُود و سلام بھیجا اور اے فُلاں! تجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دُرُود و سلام ہو۔ پھر فرشتہ اُس کے لئے دُعا کرتا ہے: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اِس کی کوئی حاجَت ایسی نہ رہے جس میں یہ ناکام ہو۔ (مواهب لدنية)

دُعا کیلئے جالی مُبارک کو پیٹھ نہ کریں

جب جب سنہری جالیوں کے پاس حاضِر ہوں اِدھر اُدھر ہرگز نہ دیکھیں اور خاص کر جالی شریف کے اندر دیکھنا تو بہت بڑی جُرأت ہے۔ قبلہ کی طرف پیٹھ کئے کم از کم چار ہاتھ جالی مُبارک سے دُور رہیں اور مواجَھَہ شریف کی طرف رُخ کر کے سلام عرض کریں، دُعا

بھی مواجَہَہ شریف کی طرف رُخ کئے مانگیں۔ بعض لوگ وہاں دُعا مانگنے کے لئے کعبے کی طرف مُنہ کرنے کو کہتے ہیں اُن کی باتوں میں آکر ہرگز ہرگز سنہری جالیوں کی طرف آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یعنی کعبے کے کعبے کو پیٹھ نہ کریں۔

پچاس ہزار اِعتِکاف کا ثواب

جب جب آپ مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں داخِل ہوں تو اِعتِکاف کی نیت کرنا نہ بھولیں، اِس طرح ہر بار آپ کو پچاس ہزار نفلی اِعتِکاف کا ثواب ملتا رہے گا اور ضِمناً کھانا، پینا، اِفطار کرنا وغیرہ بھی جائز ہو جائے گا۔ اِعتِکاف کی نیّت اِس طرح کریں:

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف ؕ

ترجَمہ: میں نے سُنَّتِ اِعتِکاف کی نیّت کی۔(۳۷)

مــــــــــــــــدینہ

(۳۷) بابُ السَّلام اور بابُ الرَّحمة سے مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں داخِل ہوں تو سامنے والے سُتونِ مُبارَک کو غور سے

روزانہ پانچ حج کا ثواب

خُصُوصاً چالیس نَمازیں بلکہ تمام فرض نَمازیں مسجدِ نبوی ہی میں ادا کریں کہ تا جدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **"جو شخص وُضو کر کے میری مسجد میں نَماز پڑھنے کے اِرادہ سے نکلے یہ اُس کے لئے ایک حج کے برابر ہے۔"** (وَفاءُ الْوَفاء)

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! اِس طرح جو کوئی روزانہ پانچوں نَمازیں مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں ادا کرے اُسے روزانہ پانچ حج کا ثواب ہاتھ آئے گا۔

روزانہ کتنی بار سلام عرض کریں؟

روزانہ پانچوں نَمازوں کے بعد یا صُبح وشام دِن میں دو بار جتنی بار میں آپ کا ذَوق بڑھے اُتنی بار دَربارِ دُرَّبار

بقیہ

دیکھیں گے تو اُن پر سنہری حرفوں سے مذکورہ اَلفاظِ نیَّتِ اِعتِکاف اُبھرے ہوئے نظر آئیں گے جو زائرین کی یاد دہانی کے لئے عُشّاق کے "دورِ خدمت" سے لکھے ہوئے ہیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہٗ)

میں سلام عرض کرنے کے لئے حاضِر ہوں۔

سلام زَبانی ہی عرض کریں

وہاں جو بھی سلام عرض کریں وہ زَبانی یاد کرنے کے بعد عرض کریں ۔ کتاب سے دیکھ کر سلام اور دُعا کے صیغے وہاں پڑھنا عجیب سا لگتا ہے کیونکہ سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جسمانی حیات کے ساتھ حُجرۂ مُبارَکہ میں قبلہ کی طرف رُخ کئے تشریف فرما ہیں اور ہمارے دِلوں تک کے خطرات سے آگاہ ہیں، اِس تَصَوُّر کے قائم ہوجانے کے بعد کتاب میں سے دیکھ کر سلام وغیرہ عرض کرنا بَظاہِر بھی نامُناسب معلوم ہوتا ہے۔ مَثَلاً آپ کے پیر صاحب آپ کے سامنے موجود ہوں تو کیاآپ اُن کوکتاب سے پڑھ پڑھ کر سلام عرض کریں گے یا زَبانی ہی "یاحضرت السلام علیکم" کہیں گے۔ اُمید ہے آپ میرا مُدَّعا سمجھ گئے ہوں گے۔ یاد رکھئے! بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بنے سجے اَلفاظ نہیں بلکہ دِل دیکھے جاتے ہیں۔

مدینۂ مُنوَّرہ ۱۴۰۵ھ کی حاضِری میں سگِ مدینہ کو ایک پیر بھائی مرحوم حاجی اسمٰعیل نے یہ واقعہ سُنایا تھا:

بُڑھیا کو دیدار ہوگیا

دو یا تین سال پہلے کاواقعہ ہے، ایک پچاسی سالہ بُڑھیا حج کے لئے آئی تھی، مدینۂ مُنوَّرہ میں سنہری جالیوں کے سامنے صلٰوۃ وسلام کے لئے حاضِر ہوئی اور اپنے ٹوٹے پھوٹے اَلفاظ میں صلٰوۃ وسلام عرض کرنا شُروع کیا ناگاہ ایک خاتون پر نظر پڑی جوایک کتاب میں سے دیکھ دیکھ کر بڑے ہی عُمدہ اَلقاب کے ساتھ صلٰوۃ وسلام عرض کر رہی تھی، یہ دیکھ کر بے چاری اَن پڑھ بُڑھیا کا دِل ڈوبنے لگا، عرض کیا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں تو پڑھی لکھی ہوں نہیں جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شایانِ شان اَلقاب کے ساتھ سلام عرض کروں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت وشان واقعی بہت بُلند وبالا ہے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو اُنہیں کا سلام قبول فرماتے ہوں گے جو بہترین

انداز میں سلام پیش کرتے ہوں گے، ظاہِر ہے مجھ اَن پڑھ کا سلام آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کہاں پسند آئے گا۔ دِل بھر آیا، رو دھوکر چُپ ہورہی، رات کو جب سوئی تو قسمت اَنگڑائی لے کر جاگ اُٹھی، کیا دیکھتی ہے کہ سرہانے اُمَّت کے والی، سرکارِ عالی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے ہیں، لب ہائے مُبارَکہ کو جُنبش ہوئی، پھول جھڑنے لگے، اَلفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: "مایوس کیوں ہوتی ہو؟ ہم نے تمہارا سلام سب سے پہلے قَبول فرمایا ہے۔" ؎

تم اُس کے مددگار ہو تم اُس کے طرفدار
جو تم کو نِکمّے سے نِکمّا نظر آئے
لگاتے ہی اُس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں مُنہ لگانے کے قابِل

اَلْاِنْتِظَار! اَلْاِنْتِظَار!

سبز سبز گنبد اور حُجرۂ مقصُورہ (جس میں سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ اَنور ہے) پر نظر جمانا کارِ ثواب ہے۔

زِیادہ سے زِیادہ وَقت مسجِدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں گزارنے کی کوشش کریں۔ مسجد شریف میں بیٹھے ہوئے دُرُود وسلام پڑھتے ہوئے حُجرۂ مطہرہ پر جتنا ہوسکے نگاہِ عقیدت جمایا کریں اور اِس حسین تَصَوُّر میں ڈوب جایا کریں گویا عنقریب ہمارے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حُجرۂ مُنَوَّرہ سے باہر تشریف لانے والے ہیں۔ ہجر وفراق اور اِنتظارِ آقائے نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنے آنسوؤں کو بہنے دیجئے۔ کیا خبر آج ہی دِیدار کا اَرماں نکلے، اپنے آنکھوں کو عقیدت سے بچھائے رکھئے۔

دِیدار ہوگیا

سگِ مدینہ کو ١٤٠٠ھ کی حاضِری میں مدینۂ پاک میں باب المدینہ (کراچی) کے ایک نوجوان حاجی نے بتایا کہ میں مسجِدِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُجرۂ مقصُورہ کے پیچھے پُشتِ اَطہر کی جانِب سبز جالیوں کے قریب بیٹھا ہوا تھا کہ عَین بیداری کے عالم میں، میں نے دیکھا کہ اَچانک سبز

سبز جالیوں کی رُکاوٹ ہٹ گئی اور تا جدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حُجرۂ پاک سے باہر تشریف لے آئے اور مجھ سے فرمانے لگے: "مانگ کیا مانگتا ہے؟" میں نور کی تجلیوں میں اِس قَدَر گُم ہوگیا کہ کچھ عرض کرنے کی جسارت ہی نہ رہی، آہ! میرے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ دِکھا کر مجھے تڑپتا چھوڑ کر اپنے حُجرۂ مطہرہ میں تشریف لے گئے۔ ؎

شربتِ دِید نے اِک آگ لگائی دِل میں
اب کہاں جائے گا نقش ترا میرے دل سے
تپشِ دِل کو بڑھایا ہے بجھانے نہ دِیا
تہ میں رکھا ہے اِسے دل نے گمانے نہ دیا

نَمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے

ان دونوں مسجدَینِ کرِیمَین میں غالباً لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نَمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہوگا، لہٰذا اِس بات کا بالکل ہی خَیال نہیں کرتے اور بِلا تکلف نَمازی کے آگے سے گزر جاتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا گناہ ہے اور اِس قَدَر عذاب ہے

کہ حدیثِ پاک میں ہے: "اگر نَمازی کے آگے سے گزرنے والا اِس کے عذاب سے واقف ہوتا تو گزرنے کے بجائے زمین میں دھنس جانے کو ترجیح دیتا۔" ہاں دَورانِ طوافِ کعبہ، طَواف کرنے والا نَمازی کے آگے سے گزر سکتا ہے۔

جب گنبدِ خضراء نظر آئے

مدینۂ پاک کی حاضِری کے دَوران راہ چلتے جب کبھی سبز سبز گنبد کی زِیارت نصیب ہوتو فوراً دَست بَستہ گنبد شریف کی طرف رُخ کر کے دُرُود وسلام عرض کریں پھرآگے بڑھیں کوشش کریں کہ کسی بھی زاوِیہ سے گنبدِ خَضراء کو پیٹھ نہ ہو۔

گلیوں میں نہ تھوکئے!

مکّے، مدینے کی گلیوں میں تھوکا نہ کریں، نہ ہی ناک صاف کریں۔ جانتے نہیں اِن گلیوں سے ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گزرے ہیں۔ ؎

آو پائے نظر ہوش میں آ، کُوئے نبی ہے
آنکھوں سے بھی چلنا تو یہاں بے ادبی ہے

مدینے کے روزے کی فضیلت

مدینۂ پاک کی حاضِری کے دَوران خوب نیکیاں کریں کہ یہاں ایک نیکی پچاس ہزار نیکیوں کے برابر ہے۔ ہوسکے تو روزے ضَرور رکھیں اِنْ شَآءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ! ایک روزے پر آپ کو پچاس ہزار روزوں کا ثواب ملے گا اور خُصُوصاً گرمی میں تو ضَرور روزہ رکھیں کہ اِس پر تو وعدۂ شَفاعت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی اِحْسَانِهٖ

مَکّہ ومدینہ کی نیکیوں کا فرق

حَرَمینِ شَرِیفَین میں حاضِری کے دَوران دونوں مُبارَک مسجِدوں میں ہو سکے تو ایک ایک بار قرآنِ پاک کا ختم شریف بھی کرنا چاہیے، کہ مکّے میں ایک لاکھ بار اور مدینے میں پچاس ہزار بار قرآن پاک پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ یہاں ذِہن میں ایک سوال اُبھرتا ہے کہ جب مَکّۂ مکرّمہ سے مدینۂ مُنوَّرہ افضل ہے تو ثواب میں اِتنا فَرق کیوں؟ اِس کا جواب یہ ہے کہ مَکّۂ مکرّمہ میں جہاں ایک نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے وہاں ایک گناہ بھی لاکھ گناہ کے برابر

ہے۔ جب کہ مدینۂ مُنوَّرہ میں ایک گناہ کا ایک ہی گناہ لکھا جاتا ہے۔ نیز مکّۂ مکرّمہ میں نیکیوں کی ظاہِراً تعداد تو زِیادہ ہے مگر مدینۂ پاک کے مُقابلے میں "مالیت" کم ہے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ مثلاً مکّۂ مکرّمہ میں "ایک روپیہ" خیرات کرنے پر "ایک لاکھ روپیہ" خیرات کرنے کا ثواب ملے گا تو مدینۂ پاک میں "ایک روپیہ" خیرات کرنے والے کو پچاس ہزار سوسو کے نوٹ خیرات کرنے کا ثواب دیا جائے گا اب آپ ہی بتایئے کہ ایک ایک روپیہ والے لاکھ نوٹ مالیت میں زِیادہ ہیں یا پچاس ہزار سو سو والے نوٹ؟

دوسروں کے جوتے پہننا کیسا؟

حَرَمینِ شَرِیفَین میں سگِ مدینہ نے دیکھا ہے کہ لوگ بِلا تکلُّف دوسروں کے جُوتے پہن کر چل دیتے ہیں ایسا ہرگز نہ کیا کریں۔ اپنے جُوتے سنبھال کر رکھیں آپ کے جُوتے اگر کوئی اُٹھاکر لے بھی جائے تب بھی آپ کسی کے نہیں لے سکتے۔ خواہ وہ دوسرے کے جُوتے آپ

کے جُوتوں جیسے ہی ہوں بلکہ اگر گُمانِ غالِب بھی یہی ہو کہ دوسرا بھول میں آپ کے جُوتوں کو اپنے جُوتے سمجھ کر لے گیا ہے۔ تب بھی آپ اُس کے چھوڑے ہوئے جُوتے نہیں پہن سکتے۔ اِن اَحکام کا ہر جگہ یعنی حَرَمینِ شَرِیفَین میں بھی اور اپنے وطن میں بھی خَیال رکھا کریں۔

آہ ! جنّتُ البقیع

جنّتُ البقیع کے مدفُونین کی خدمت میں باہر ہی کھڑے ہو کر سلام عرض کریں اور باہر ہی سے دُعا مانگیں کیونکہ نجدِیوں نے جنّتُ البَقِیع شریف نیز جنّتُ المَعلیٰ (مکّۂ مکرّمہ) دونوں مقدّس قبرِستان کے مقبروں اور مزاروں کو نہایت ہی بے دردی اور گُستاخی کے ساتھ شہید کردیا ہے۔ ہزارہا صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُم اور بے شمار اَہلبیتِ اَطہار رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡھِمۡ اَجۡمَعِیۡن و اَولیاء کبار وعُشّاقِ زار رَحِمَھُمُ اللہ کے مزارات کے نُقوش تک مِٹا دیئے ہیں۔ آپ اگر اندر تشریف لے گئے تو آپ کو کیامعلوم کہ آپ کا پاؤں کسی صحابی یا کسی وَلی کے مزار

شریف پر پڑ رہا ہے بلکہ عام مسلمانوں کی قبروں پر بھی پاؤں رکھنا حرام ہے۔ جو راستہ قبریں منہدم کرکے بنایا جائے اُس پر چلنا حرام ہے۔ بلکہ اِمامِ اہلسنّت اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی راستے کے بارے میں گُمان بھی ہو کہ یہ راستہ قبروں کو مٹا کر بنایا گیا ہے تو اُس پر بھی چلنا حرام ہے، وَالْعِیَاذُ بِاللہِ تَعَالٰی۔

جنّتُ البقیع کے دروازے ہی پر حاضِر ہو کر سلام عرض کرنا ضَروری نہیں، اصل طریقہ تو یہ ہے کہ اُس سَمت سے حاضِر ہوں جہاں سے قبلہ کو آپ کی پیٹھ ہو اور مدفُونینِ بَقیع کے چہرے آپ کی طرف ہوں۔ اب اس طرح

اَہلِ بَقیع کو سلام عَرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنَّآ اِنْ شَآءَ اللہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ؕ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ ؕ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَھُمْ ؕ

ترجمہ: تم پر سلام ہو اے مومنوں کی بستی کے ساکنو!

ہم بھی اِنْ شَآءَاللهُ عَزَّوَجَلَّ! تم سے آملنے والے ہیں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بقیعِ غرقد والوں کی مغفرت فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں بھی معاف فرما اور انہیں بھی معاف فرما۔

دِلوں پر خنجر پھر جاتا

آہ! ایک وَقت وہ تھا کہ جب حِجازِ مقدّس میں عاشِقوں کی "خدمت" کا دَور تھا، اُس وَقت کے خَطِیب و اِمام بھی عُشّاق، اہلسنّت اور اہل محبت ہُوا کرتے تھے، جمعہ کے خُطبہ میں دَورانِ خُطبہ خَطِیب صاحِب مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوةوَالسَّلَام میں روضۂ انور کی طرف ہاتھ سے اِشارہ کرتے ہوئے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی هٰذا النَّبِی ط (یعنی اِس نبیٔ محترم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرُود وسلام ہو) کہتے تو ہزاروں عاشقانِ نبی کے دِلوں پر خنجر پھر جاتا اور وہ از خود رَفتگی کے عالم میں رونے لگ جایا کرتے۔

اَلوَداعی حاضِری

جب مدینۂ مُنوَّرہ سے رُخصت ہونے کی جاں سوز

گھڑی آئے روتے ہوئے یا ایسا نہ ہوسکے تو رونے جیسا مُنہ بنائے مواجَھہ شریف میں حاضِر ہوں اور رورو کرسلام عرض کریں اور باربار حاضِری کا سُوال کریں اور مدینے میں ایمان وعافیت کے ساتھ موت اور جنَّتُ البَقِیع میں دو گز زَمین کی درخواست کریں۔ (بہارِ شریعت ج۱ حصّہ۶ ص۱۲۳۱) بعدِ فراغت روتے ہوئے اُلٹے پاؤں پلٹیں اور باربار دَربارِ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حَسرَت بھری نظر سے دیکھیں جیسے کوئی بچّہ اپنی ماں کی گود سے جُدا ہونے لگے تو بِلک بِلک کر روتا اور اُس کی طرف حَسرَت سے دیکھتا ہے کہ ماں اب بُلائے گی، کہ اب بُلائے گی اور بُلاکر شَفقَت سے مجھے سینے سے چِمٹا لے گی۔ **اے کاش!** کہ رُخصت کے وَقت ایسا ہوتو کیسی خوش بختی ہے، بس سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سینے سے لگالیں اور بے قرار رُوح قدموں میں قربان ہوجائے۔ ؎

ہے تمنّائے عطّاؔر یا رب
اُن کے قدموں میں یوں موت آئے

جھوم کر جب گرے میرا لاشہ
تھام لیں بڑھ کے شاہِ مدینہ

اَلوَداع یارسول اللہ! صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَلْوَدَاعُ یَارَسُوْلَ اللہِ ؕ اَلْوَدَاعُ یَارَسُوْلَ
اللہِ ؕ اَلْوَدَاعُ یَارَسُوْلَ اللہِ ؕ اَلْفِرَاقُ
یَارَسُوْلَ اللہِ ؕ اَلْفِرَاقُ یَارَسُوْلَ اللہِ ؕ
اَلْفِرَاقُ یَارَسُوْلَ اللہِ ؕ اَلْفِرَاقُ یَاحَبِیْبَ
اللہِ ؕ اَلْفِرَاقُ یَانَبِیَّ اللہِ ؕ اَلْاَمَانُ
یَاحَبِیْبَ اللہِ ؕ لَا جَعَلَہُ اللہُ تَعَالٰی اٰخِرَ
الْعَہْدِ مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ وَلَا مِنَ
الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ اِلَّا مِنْ خَیْرٍ وَّعَافِیَۃٍ
وَّصِحَّۃٍ وَّسَلَامَۃٍ اِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللہُ
تَعَالٰی جِئْتُکَ وَاِنْ مِّتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ
شَہَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَہْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ
یَّوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھِیَ شَہَادَۃُ
اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ ط سُبۡحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ وَسَلٰمٌ عَلَی الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ط اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ اٰمِیۡنَ یَارَبَّ الۡعٰلَمِیۡنَ ط بِحَقِّ طٰہٰ وَیٰسٓ ط

اَلوَداع تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آہ! اب وَقتِ رُخصت ہے آیا! اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
صدمۂ ہجر کیسے سَہوں گا اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
بے قراری بڑھی جا رہی ہے ہِجر کی اب گھڑی آ رہی ہے
دِل ہُوا جاتا ہے پارہ پارہ اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
کس طرح شوق سے میں چلا تھا دِل کا غُنچہ خوشی سے کھلا تھا
آہ! اب چھوٹتا ہے مدینہ اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
کُوئے جاناں کی رنگیں فَضاؤ! اے معطر معنبر ہَواؤ!
لو سلام آخری اب ہمارا اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
کاش! قِسمَت مرا ساتھ دیتی موت بھی یاوَری میری کرتی
جان قدموں پہ قربان کرتا اَلوَداع تاجدارِ مدینہ

سوزِ اُلفت سے جلتا رہوں میں عشق میں تیرے گھُلتا رہوں میں
مجھ کو دیوانہ سمجھے زمانہ اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
میں جہاں بھی رہوں میرے آقا ہو نظر میں مدینے کا جلوہ
اِلتجا میری مقبول فرما اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
کچھ نہ حُسنِ عمل کر سکا ہوں نذر چند اَشک میں کر رہا ہوں
بس یہی ہے مرا کل اَثاثہ اَلوَداع تاجدارِ مدینہ
آنکھ سے اب ہُوا خون جاری رُوح پر بھی ہُوا رَنج طاری
جلد عطاؔر کو پھر بُلانا اَلوَداع تاجدارِ مدینہ

مکۂ مکرّمہ کی زِیارَتیں

ولادت گاہ سرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یہاں پہنچنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ کوہِ مروَہ کے کسی بھی قریبی دروازہ سے باہر آ جائیں اور سیدھے ہاتھ پر پہاڑ کے نیچے مکانات کے ساتھ ساتھ چلیں، تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ کو یہ مقدّس مکان نظر آجائے گا۔ ہارون رشید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ

نے یہاں مسجد تعمیر کروائی تھی، آجکل اِس مقدّس ترین مکان کو مدرسہ اور لائبریری میں منتقل کردیاگیا ہے اور اس پر (٢٥رمضانُ المبارَک ١٤١٧ھ کو) یہ بورڈ لکھا ہوا دیکھا تھا: مکتبۃ مکۃ المکرمۃ۔

جَبَلِ ابو قُبَیس

یہ مقدّس پہاڑ بَیْتُ اللہ شریف کے بالکل سامنے کوہِ صَفا کے قریب واقع ہے۔ کہاجاتا ہے کہ یہ دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے۔ نیز کہتے ہیں کہ حَجَرِ اَسوَد جنَّت سے یہیں نازِل ہُوا تھا، کہتے ہیں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی پہاڑ پر جلوہ اَفروز ہو کر چاند کے دو ٹکڑے فرمائے تھے۔ چُونکہ مَکّۂ مکرّمہ پہاڑوں کے درمِیان گھرا ہُوا ہے۔ چنانچہ اس پر سے چاند دیکھا جاتا تھا لہٰذا بَطورِ یادگار یہاں مسجدِ ہِلال تعمیر کی گئی ہے۔ بعض لوگ اِس کو مسجدِ بِلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں۔ **وَاللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ پہاڑ پر اب شاہی محل تعمیر کردیا گیا ہے اور اَفسوس! اس مسجد

شریف کو شہید کردیا گیا ہے ۱۴۰۹ھ کے موسمِ حج میں اِس محل کے قریب بم کے دھماکے ہوئے تھے اور کئی لوگ مارے گئے تھے اِس لئے اب محل کے گرد سخت پہرا رہتا ہے۔ محل کی حفاظت کے پیشِ نظر اِسی پہاڑ کی سُرنگوں میں بنائے ہوئے وُضو خانے بھی ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ایک رِوایت کے مطابِق حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اِسی جَبَلِ ابو قُبَیس پر مدفون ہیں اور ایک رِوایت کے مطابِق مسجدِ خیف میں جو کہ مِنٰی میں ہے۔ وَاللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

خدیجۃ الکُبرٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مکان

جب تک مکّے مدینے کے سُلطان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مکّۂ مکرّمہ میں رہے اِسی میں سُکُونت پذیر رہے۔ شہزادیٔ کونَین بی بی فاطِمہ زَہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی یہیں وِلادت ہوئی۔ حُضُورِ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کثرت سے نُزولِ وَحی اِسی میں ہوا۔ مسجدِ حرام کے بعد مکّۂ مکرّمہ میں اِس سے بڑھ کر افضل کوئی جگہ نہیں۔ مگر

افسوس! کہ اب اِس کے نشان تک مٹا دیئے گئے ہیں اور لوگو ں کے چلنے کے لئے یہاں ہموار فَرش بنادیا گیا ہے۔ مروہ کی پہاڑی کے قریب واقع بابُ الْمَرْوَہ سے نکل کر بائیں طرف حَسرَت بھری نگاہوں سے صِرف اِس مکان مُبارَک کی فَضاؤں کی زِیارَت کر لیجئے۔

غارِ جَبَلِ ثَور

یہ وہ مقدّس غار ہے جہاں مکّے مدینے کے تاجوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے رَفیقِ خاص حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ بَوَقتِ ہِجرَت تین رات قِیام پذیر رہے۔ اِسی جَبَلِ ثَور پر قابیل نے سیِّدُنا ہابیل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا۔ یہ غار مُبارَک مَکَّۂ مکرّمہ کی دائیں جانب مَسفَلہ کی طرف کم و بیش چار کلومیٹر پر واقع ہے۔

غارِ حِرا

تاجدارِ رِسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ظُہُورِ رِسالت سے پہلے یہاں ذِکر وفکر میں مشغول رہے ہیں۔ یہ

قبلہ رُخ واقع ہے۔ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر پہلی وَحی اِسی غار میں اُتری، وہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَۚ سے مَا لَمْ یَعْلَمْؕ تک پانچ آیتیں ہیں۔ یہ غار مُبارک مسجدُالحرام سے جانبِ مشرِق تقریباً چار کلومیٹر جَبَلِ نور پر واقع ہے۔ غارِ حرا غارِ ثور سے افضل ہے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیادہ صُحبت اور قُرب کے سبب کہا جاتا ہے کہ غارِ ثور میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تین رات رہے اور غارِ حرا میں ایک ماہ۔ ؎

قسمتِ ثَور و حِرا کی حِرص ہے
چاہتے ہیں دِل میں گہرا غار ہم

دارِ اَرقم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ

اگر کوہِ صَفا پر چڑھیں تو بائیں طرف کوہِ صَفا سے بالکل مُتَّصِل ہے۔ جب کُفّار کا خوف زِیادہ ہُوا تو حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِسی میں پوشیدہ طور پر رہے۔ اسی گھر میں کئی حضرات مشرّف بہ اسلام ہوئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنْہ اور حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروق

رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ اِسی مکان میں داخلِ اِسلام ہوئے۔ اِسی میں يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ نازِل ہوئی۔ حضرتِ خدیجہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہَا کے مکان اور وِلادَت گاہ شریف کے بعد مکّہ میں اگر کسی مکان کو فضیلت حاصل ہے تو اِسی مکان کو ہے۔ اب اِس کی بھی فضاؤں کی زِیارت کر کے برکتیں حاصل کیجئے۔

صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کا مکان مُبارَک

یہ مَسفَلہ میں واقع ہے۔ رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس مُبارَک مکان میں کئی بار تشریف لے گئے۔ ہِجرت کی رات بھی اِسی مکانِ مُبارَک سے باہر تشریف لا کر غارِ ثَور کی طرف روانہ ہوئے۔ بی بی عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہَا کی وِلادت یہیں ہوئی تھی۔ عُشّاق نے یہاں بطورِ یادگار مسجد تعمیر کی تھی۔ **آہ!** اب شاپنگ سنٹر کی خاطر اِسے بھی شہید کردیا گیاہے۔ اِس کی فَضاؤں کی زیارت کیجئے اور عشقِ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں دِل جلائیے۔

مَحلَّہ مَسفَلہ

یہ مَحَلَّہ بڑا تا ریخی ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام یہیں رہا کرتے تھے سیِّدُنا صدیق وفاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُما اور سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی اِسی مَحَلَّہ میں قِیام پذیر تھے۔ یہ مَحَلَّہ خانۂ کعبہ کے حصَّۂ دیوار "مُستجار" کی جانِب واقع ہے۔

جنَّتُ الْمَعلیٰ

جنَّتُ البقیع کے بعد جنَّتُ المَعلیٰ دُنیا کا سب سے افضل ترین قبرِستان ہے۔ یہاں اُمُّ المؤمنین خدیجۃ الکُبریٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور کئی صحابہ وتابعین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم، اَولیا ء اور صالحین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کے مزارات مقدّسہ ہیں۔ آہ! اب اِن کے قُبے وغیرہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ مزارات کو مِسمار کرکے اُن میں راستے نکالے گئے۔ لٰہذا باہر رہ کر دُور ہی سے سلام عرض کرنا مناسب ہے تاکہ ہمارے گندے پاؤں اَھلُ اللّٰہ کے مزارات پر نہ پڑیں اِس طرح سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ یَا اَھۡلَ الدِّیَارِ مِنَ
الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَاِنَّآ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ
بِکُمۡ لَاحِقُوۡنَ ط نَسۡئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَ لَکُمُ
الۡعَافِیَۃَ ط

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے قبروں میں رہنے والو مومنو اور مسلمانو! اور ہم بھی اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! آپ سے ملنے والے ہیں۔ ہم اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس آپ کی اور اپنی عافیت کے طالب ہیں۔

اپنے لئے اپنے والدین اور تمام اُمَّت کے لئے بالخُصُوص اَہلِ جنَّتُ المعلیٰ کے لئے دیر تک دُعا مانگ کر اور اِیصال ثواب کر کے لوٹئے۔

مسجدِ جنّ

یہ مسجد جنَّتُ المَعلیٰ کے قریب واقع ہے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نَمَازِ فجر میں قرآنِ پاک کی تِلاوت سن کر یہاں جنّات مسلمان ہوئے تھے۔

مسجدُ الرَّایَہ

یہ مسجدِ جنّ کے قریب ہی سیدھے ہاتھ کی طرف ہے۔ "رایَہ" عَرَبی میں **جھنڈے** کو کہتے ہیں۔ یہ وہ تاریخی مَقام ہے جہاں فتحِ مکّہ کے موقع پر ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا جھنڈا شریف نَصب فرمایا تھا۔

مسجدِ خَیف

یہ مِنٰی میں واقع ہے رَحمت عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہاں ستر اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام نے نَماز پڑھی ہے اور ستر اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام یہاں مدفُون ہیں۔ زائرینِ کرام کو چاہیے کہ یہاں اَنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی خدمت میں اِس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَنْبِیَآءَ اللہِ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

پھر ایصالِ ثواب کرکے دُعا مانگیں۔

مسجدِ جِعرَّانہ

مکۂ مکرّمہ سے جانبِ طائف تقریباً چھبیس کلومیٹر پر واقع ہے۔ غزوۂ حُنَین سے واپسی پر حُضُور سراپانور صَلَّی اللہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں سے عُمرہ کا اِحرام باندھا تھا۔ یہ نہایت ہی پُرسوز مقام ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُالوہّاب مُتَّقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے یہاں ایک بار رات گزاری تو اُس ایک رات میں سو بار سرکارِ عالم مدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدارِ فیض آثار سے خواب میں مشرّف ہوئے۔

شہدائے حنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم

مسجدِ جِعِرّانہ کی پچھلی طرف چند ہی گز کے فاصلے پر سڑک سے ہٹ کر چار دیواری میں شُہَدائے حُنَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم مدفُون ہیں۔

مزارِ میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا

مدینہ روڈ پر "نَوارِیہ" کے قریب واقع ہے۔ فی الحال یہاں کی حاضِری کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ بس A.2 میں سَوار ہوجائیں، یہ بس مدینہ روڈ پر تَنعِیم یعنی مسجدِ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی ہے، اِس کا آخری اسٹاپ "دلہ شِرکہ کیمپ" جو مسجدُ الحرام سے تقریباً اکیس کلومیٹر ہے۔ اِس آخری

اسٹاپ سے پہلے ایک اسٹاپ آتا ہے، "نَوارِیہ" یہاں اُتر جائیں اور پلٹ کر روڈ کے اُسی کنارے پر مَکّۂ مکرّمہ کی طرف چلنا شُروع کریں، دس یا پندرہ منٹ چلنے کے بعد روڑ کی اُسی جانِب ایک چار دیواری نظر آئے گی، اُ س پر لوہے کی جالی مُبارَک اور تالا مُبارَک نظر آئے گا، اُسی کے اَندر اُمُّ المؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا مَیمُونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مزار فائضُ الانوار ہے۔ ؎

اَہلِ اِسلام کی مادَرانِ شفیق
بانوانِ طہارت پہ لاکھوں سلام

مسجدُ الحرام میں وہ گیارہ مقامات جہاں رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی:

(۱) بیتُ اللہ شریف کے اَندر۔ (۲)مَقامِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے پیچھے۔ (۳)مطاف کے کنارے پر حَجَرِ اَسوَد کی سیدھ میں۔ (٤)حَطِیم اور بابُ الکعبہ کے دَرمِیان رُکنِ عراقی کے قریب۔ (۵)مَقامِ حَضرہ پر جو بابُ الکعبہ اور حَطِیم کے دَرمِیان دیوارِ کعبہ کی جڑ میں

ہے۔ اِس مَقام کو "مَقامِ اِمامتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام " بھی کہتے ہیں۔ شَہَنْشاہِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِسی مقام پر سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو پانچ نَمازوں میں اِمامت کا شَرَف بخشا، اِسی مُبارک مَقام پر سیِّدُنا ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تَعمیرِ کعبہ کے وَقت مِٹّی کا گارا بنایا تھا۔ (٦) بابُ الکعبہ کی طرف رُخ کرکے۔ (دروازۂ کعبہ کی سیدھ میں نَماز ادا کرنا تمام اَطراف کی سیدھ سے افضل ہے۔(٣٨) (٧) میزابِ رَحمت کی طرف رُخ کرکے۔ (کہاجاتا ہے کہ مزارِ پُر انوار میں بھی سرکارِ عالی وَقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِسی جانِب رُخ کر کے تشریف فرما ہیں) (٨) تمام حَطِیم میں خُصوصاً میزابِ رَحمت کے نیچے۔ (٩) رُکنِ اَسوَد اور رُکنِ یَمانی کے درمیان۔ (١٠) رُکنِ شامی کے قریب اِس طرح کہ "بابِ عُمرہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

مدینہ

---

(٣٨) کہا جاتا ہے پاک و ہند دروازۂ کعبہ ہی کی سَمت واقع ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَاللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ)

عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پُشتِ اَقدَس کے پیچھے ہوتا۔ خواہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حَطِیم کے اَندر ہو کر نماز ادا فرماتے یاباہر۔ (۱۱)حضرت سَیِّدُنا آدم صَفیُّ اللہ عَلَیۡہِ السَّلَام کے مُصلّے پر، جو رُکنِ یَمانی کے دائیں یا بائیں طرف ہے اور ظاہِر تَر یہ ہے کہ مصّلیٰ آدم عَلَیۡہِ السَّلَام مُستجار پر ہے۔

مدینۂ مُنوَّرہ کی زِیارتیں

ٹیکسی کے بارے میں ہدایت مَکَّۂ مکرّمہ سے مدینۂ مُنوَّرہ جانے کے لئے ضَرورتاً ٹیکسی کرائے پر لیں تو اُس کی چھت پر جَنگلہ (اسٹینڈ) ضَرور دیکھ لیں تاکہ سامان رکھنے میں سَہولت رہے، نیز کرایہ طے کرنے سے پہلے یہ بھی طے کرلیں کہ ہمیں "مقامِ بدر" جاناہے تو اِس طرح آپ کو راہِ مدینہ میں ضِمناً شُہَدائے بدر کے مزارات پرحاضِری کی سَعادت نصیب ہوجائے گی اور اگر پہلے سے طے نہیں کیا تو پھر ٹیکسی والے آپ کو نہیں لے جائیں گے یا پھر مزید کرایہ طلب کریں گے۔

میدانِ بدر

مدینۂ پاک سے تقریباً ایک سوپچاس کلومیٹر پر واقع ہے۔ بدر شریف پہنچنے سے قبل دائیں جانِب پہاڑ کے دامَن میں واقع حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا مزار شریف ملے گا اِسی جگہ تھوڑی ہی دُور "اباسعید" نامی گاؤں میں حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جو غزوۂ بدر کے سب سے پہلے شہید ہیں اُن کا مزار ہے، اِس جگہ کو "واسِطہ" کہتے ہیں۔ اگر آپ نے ٹیکسی والے کو بصَراحَت یہ سب بتا دیا ہے تو آپ کو علاوہ شُہَدائے بدر کے اِن ہر دو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے مزارات کی بھی زِیارت ہوجائے گی۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ!

مدینۂ مُنوَّرہ میں یقیناً سب سے عظیم ترین زِیارت گاہ روضۂ رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے نیز مسجِدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی نہایت ہی بابَرَکت زِیارت گاہ ہے۔

مسجدِ نبوی کے مقدّس سُتون

یوں تو مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام کا ہر سُتون بابَرَکت ہے، تاہم آٹھ سُتونوں کو خُصُوصی حَیثِیَّت حاصل ہے۔ اِن ستونوں پر اِن کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں اور "جنت کی کیاری" میں اگر آپ تلاش کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! مل جائیں گے۔ اِنہیں تلاش کر کے اِن کے پاس نوافل ضَرور ادا کیجئے، البتہ دو سُتون اب حُجرۂ مطہرہ کے اَندر ہیں لہٰذا اُن کی زِیارت مشکل ہے۔ آٹھوں سُتونوں کی تفصیل یہ ہے:

(۱)اُسطوانہ مُخَلَّقہ

یہ سُتون محرابِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃ وَالسَّلَام سے مُتَّصِل ہے اور منبر بننے سے پہلے اِسی سُتونِ مُبارک کو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تکیہ بنا کر خُطبہ اِرشاد فرماتے تھے **اُسطوانۂ حَنّانہ** اِسی جگہ پر تھا جو فراقِ رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں چیخیں مار مار کر رویا تھا۔

(۲) اُسطوانۂ عائشہ

یہ مُبارک سُتون روضۂ اقدس سے تیسرے نمبر پر ہے اور منبر مُنوَّر سے بھی تیسرا نمبر ہے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اور صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضْوَان نے اکثر یہاں نماز پڑھی ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں اکثر بیٹھا کرتے تھے۔

(۳) اُسطوانۂ توبہ

یہ حُجرۂ مقدّسہ سے دوسرے نمبر پر واقع ہے۔ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر یہاں نَفل ادا فرماتے تھے۔ مسافر یا مہمان بھی یہاں ٹھہرتے تھے۔ اِسی جگہ بیٹھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تعلیمِ قرآنِ مجید اور اِسلامی اَحکام کی تَبلیغ فرماتے تھے اور اِسی سُتون کا دوسرا نام "اُسطوانۂ اُبولُبابہ" رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہے۔ کسی غَلَطی کے سَرزَد ہونے کی بِنا پر بَغَرَضِ قبولِ توبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو لُبابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے آپ کو اِسی سُتون کے ساتھ بندھوا دیا تھا اور ضَروریاتِ اِنسانی کے

لئے انھیں کھول دیا جاتا، رات دن روتے رہتے اور فرماتے جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ میری توبہ قَبول نہ فرمائے گا اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مُبارَک ہاتھوں سے مجھے نہ کھولیں گے اُس وَقت تک میں اپنے آپ کو بندھوائے رکھوں گا۔ آخرکار اللہ تَبارَکَ وَتَعالٰی کی طرف سے پندرھویں دِن وَحی نازِل ہوئی اور آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انھیں اپنے دستِ پُراَنوار سے کھولا۔

(٤) اُسطُوانۂ سَرِیر

جب تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِعتِکاف کے لئے مسجد میں قِیام فرماتے تو اسی جگہ چارپائی بچھاتے جو کھجور کی لکڑی وغیرہ سے بَنی ہوئی تھی۔

(٥) اُسطُوانۂ حَرَس

حضرتِ مولا علی مشکل کشا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم اکثر یہاں نَفل ادا فرماتے اور حُضُور سراپانور صَلَّی اللّٰہ

تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہرے داری کی خدمات انجام دیتے۔

(٦) اُسطوانۂ وُفود

قبائلِ عَرَب اپنے جو نُمائندے وَفد کی صورت میں دَربارِ رِسالت صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضِر کرتے تو ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِسی مَقام پر تشریف فرما ہو کر اُن سے گفتگو فرماتے تھے۔

(٧) اُسطوانۂ جبرائیل

حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیۡہِ السَّلَام اکثر یہیں وَحی لے کر نازِل ہوتے۔ یہ سُتونِ مُبارک سیِّدہ بی بی فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنۡہَا کے حُجرۂ پاک سے مُتَّصِل اور "اَصحابِ صُفَّہ" عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے چَبوترے کے ٹھیک سامنے قِبلہ کی سَمت سبز جالی مُبارک کے اندر ہے لٰہذا اِس کی زِیارت مشکل ہے۔

(٨) اُسطوانۂ تہجُّد

یہاں سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تہجُّد ادا فرماتے تھے، یہ سُتون شریف جانبِ قِبلہ حُجرۂ فاطِمہ زَہرا رَضِی

اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا میں سبز جالیوں کے اندر ہے۔ باہر قرآنِ پاک رکھنے کی اَلماریوں کے سبب زِیارت مشکل ہے۔

(۳) جنّت کی کیاری

تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُجرَۂ مُبارَکہ (جہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کامزارِ پُرانوار ہے) اور منبرِ اَقدس (جہاں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خطبہ اِرشاد فرمایا کرتے تھے) کے درمِیان کا حصّہ **"جنّت کی کیاری"** ہے۔ چُنانچِہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کافرمانِ عالیشان ہے: "میرا گھر اور منبرِ کی درمِیانی جگہ جنّت کے باغوں سے ایک باغ ہے۔"

(٤) محرابِ نبوی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سگِ مدینہ (راقِمُ الحروف) کی ناقِص معلومات کے مطابِق مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پانچ محرابیں ہیں۔ بخوفِ طَوالت صِرف سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محراب شریف کا ذِکر کیا جاتا ہے۔ تحوِیلِ قِبلہ کا حُکم نازِل ہونے کے بعد کافی روز تک اِمام الانبیاء صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سُتونِ عائشہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہَا کے سامنے کھڑے ہو کر اِمامت فرماتے رہے پھر "سُتونِ حَنانہ" کی جگہ کو شَرَفِ قِیام سے نوازا، یہ مِحراب شریف اِسی جگہ پر بنی ہوئی ہے۔ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور خُلَفائے راشِدین عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے دورِ مُبارَک میں مِحراب کی موجودہ صورت رائج نہیں تھی اِس کو حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خلیفہ وَلید بن عبدُالملک کے حُکم سے اِیجاد کیا اوریہ وہ "بدعتِ حسنہ" ہے جسے تمام اُمَّت نے قَبول کیا اور اب دُنیا بھر کی مساجِد کی طاق نُما محرابیں حضرتِ عُمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی اِیجادِ مُبارَک سے بَرَکت لئے ہوئے ہیں۔

(۵) منبرِرسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سُلطانِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میرا منبر جنَّت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (خلاصۃ الوَفاء) مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میرا منبر حوضِ کوثر پر ہے۔ (آخبارِ مدینۃ

الرّسول صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) منبر شریف کا وہ گولہ جسے رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تھاما کرتے تھے، صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان (بَرَکت کے لئے) اُس پر ہاتھ پھیرا کرتے تھے۔ (طبقات ابنِ سعد) اصل منبر شریف لکڑی کا تھا۔

(٦) چبوترۂ اَصحابِ صُفَّہ

مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں بابِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے داخِل ہوں تو مَقامِ تَہَجُّد کے پیچھے کی جانِب یہ چبوترہ موجود ہے۔ اِس کے اَطراف میں تقریباً دو فٹ اُونچی پیتل کی جالی کا خوبصورت حِصار بنا ہوا ہے، یہاں زائرین کرام تِلاوتِ قرآنِ مجید بھی کرتے ہیں اور نَماز بھی ادا کرتے ہیں، یِہی وہ مَقام ہے جہاں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ایک گروہ اِسلامی تعلیم کے حُصُول اور تَطہیرِ قُلوب کی خاطر صبح وشام قِیام پذیر رہتا تھا۔ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جب کہیں سے صَدَقہ پہنچتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَصحابِ صُفَّہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے یہاں

بھجوا دیتے اور اگر کہیں سے ہدیہ پہنچتا تو خود بھی تَناوُل فرماتے اور اَصحاب صُفَّہ عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کو بھی شریک فرما لیتے۔ ؎

جُستجُو میں کیوں پھریں مال کی مارے مارے
ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پَلا کرتے ہیں

بائیس مساجِد

مدینۂ مُنَوَّرہ اور اس کے گرد و نَواح میں کم و بیش بائیس مساجِد ایسی ہیں جو سرکارِمدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف منسُوب ہیں۔ اُن میں سے کچھ شہید کردی گئی ہیں اور کچھ باقی ہیں۔ اُن میں سے چند کا ذِکر کیاجاتا ہے۔

(۷)مسجِدِ قُبا

مدینۂ طیّبہ سے تقریباً تین کلومیٹر جُنوب مغرِب کی طرف "قُبا" ایک قَدیمی گاؤں ہے جہاں یہ مُتبرَّک مسجِد بنی ہوئی ہے، قرآنِ مجید اور اَحادیثِ صَحیحہ میں اِس کے فضائل نہایت اِہتمام سے بیان فرمائے گئے ہیں۔ ہر سنیچر کو

حضور، سراپانور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی پَیدل تو کبھی سَواری پر تشریف لاکر دوگانہ ادا فرماتے۔ یہاں پر دو رَکعَت نَفل ادا کرنے پر "عُمرہ" کا ثواب ملتا ہے۔

(۸) مساجد خَمسہ

مدینۂ طیّبہ کے شمال مغرِبی طرف سلع پہاڑ کے دامَن میں پانچ مسجِدیں ایک دوسرے کے قریب واقع ہیں۔ ایک مسجِد ٹِیلہ پر واقع ہے جس پر چڑھنے کے لئے سیڑھیاں بھی ہیں۔ اسے "مسجدُالفَتح" کہتے ہیں۔"غزوۂ اَحزاب" کے موقع پر (جسے غزوۂ خندَق بھی کہاجاتا ہے) حُضور تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدُ الفَتح کے مقام پر تین دِن پیر، منگل، بدھ مسلمانوں کی فَتح و نُصرَت کے لئے دُعا فرمائی، تیسرے دِن فَتح کی بِشارت ملی اور ایسی فَتح کامل حاصل ہوئی کہ اِس کے بعد ہمیشہ کُفّار مغلوب رہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ جب مجھے مشکل پیش آتی ہے تو مسجدِ فتح میں جاکر دُعا مانگتا ہوں تو مشکل حل ہوجاتی ہے۔ بقِیَّہ چار مسجدوں کے

نام یہ ہیں: (۱)مسجدِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (۲)مسجدِ سیِّدُنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم (۳)مسجدِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ (یہ اب وہاں مُتَعارَف نہیں ہے) (۴)مسجدِ سیِّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا

(۹)مسجدِ غَمامہ

مَکَّۂ مکرّمہ یا جَدَّہ شریف سے جب مدینۂ مُنوَّرہ آتے ہیں تو مسجدِ نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام عَلٰی صَاحِبِہَا آنے سے قَبل اُونچے قُبّوں والی ایک نہایت ہی خوب صورت مسجِد آتی ہے "یِہی مسجدِ غَمامہ" ہے۔ ہمارے پیارے مکّی و مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِس مَقام پر نَمازِ عید ادا فرمائی ہے یہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارِش کے لئے دُعا فرمائی، دُعا فرماتے ہی بادَل گھر گئے اور بارِش برسنی شُروع ہوگئی۔ "بادَل" کو عَرَبی زَبان میں غَمامہ کہتے ہیں اِسی نِسبَت اسے **مسجِدِ غَمامہ** کہتے ہیں۔

(۱۰)مسجدِ اِجابہ

اِس مَقام پر ایک بار ہمارے پیارے آقا، مدینے

والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو رَکعَت نماز ادا فرمائی اور تین دُعائیں فرمائیں اِن میں سے دو قبول ہوئیں اور ایک سے روک دیا گیا۔ وہ تین دُعائیں یہ تھیں: (۱) یَااللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت قحط سالی کے سبب ہلاک نہ ہو۔ (قَبول ہوئی) (۲) یَااللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت غَرَق ہونے سے ہلاک نہ ہو۔ (قبول ہوئی) (۳) یَااللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت آپس میں نہ لڑے۔ (مَنع فرمادیا گیا)

(۱۱) مسجدِ قبلَتَین

یہ مُبارک مسجِد "وادیٔ عَقیق" میں واقع ہے۔ مساجد خمسہ بھی اِس کے قریب واقع ہیں۔ "بیرِرومہ" (سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کنواں) مدینۂ مُنَوَّرہ سے جاتے ہوئے اِس مسجِد شریف کے دائیں جانِب ہے۔ حُضور پُرنور، فیضِ گَنجور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہاں نَمازِ ظُہر ادا فرمائی ہے۔ یہ مسجِدِ مقدّس "بَنو سُلیم" کے نام سے مُتَعارف تھی کیونکہ یہاں قبیلۂ بَنو سُلیم آباد تھا۔ ابھی ظُہر کی دو رَکعَت ادا فرمائی ہیں کہ تَحویلِ قِبلہ کا

حُکم نازِل ہوگیا۔ بقِیّہ دو رَکعَت بیتُ اللہ شریف کی طرف مُنہ کر کے ادا فرمائیں۔ اِس وجہ سے اِس کا نام **مسجدِ قِبلَتَین** ہوا۔ بیتُ المقدَّس کی طرف قِبلہ کا نشان دیوار میں موجود ہے جو کعبہ کی طرف مُنہ کریں تو عَین پیٹھ کے پیچھے ہے۔ زائرین اِس نشان کو بھی مَس کر کے تَبرُّک حاصل کرتے ہیں۔

(۱۲) جَبَلِ اُحُد

جَبَلِ اُحُد مدینہ شریف سے جانِبِ شمال واقع ایک نہایت ہی مقدّس پہاڑ ہے۔ سرکارِ مدینہ، راحتِ قَلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "یہ پہاڑ ہم سے مَحبَّت رکھتا ہے اورہم اِس سے مَحبَّت رکھتے ہیں۔" ایک اور موقع پر فرمایا: "جب اِس کے قریب سے گزرو تو اِس کے درختوں سے کچھ نہ کچھ کھاؤ اگرچِہ کوئی عام گھاس ہی کیوں نہ ہو۔ (وَفاءُ الْوَفاء)

(۱۳) مزارِ سیدناہارون عَلَیْہِ السَّلَام

سیِّدُنا ہارون عَلَیْہِ السَّلَام کا مزارِپُر اَنوار جَبَلِ اُحُد پر

واقع ہے۔ مگر **افسوس!** اب اِس کی زِیارت بے حد مشکل ہے، پس پہاڑ کے نیچے ہی سے سلام عرض کرلیجئے۔

(۱۴) مزارِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ

آپ غزوۂ اُحد ۳ھ میں شہید ہوئے تھے، آپ کا مزار اُحد شریف کے دامَن میں واقِع ہے۔ ساتھ ہی حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب بن عُمَیر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ کے مزارات ہیں۔ نیز بیشتر شُہَدائے اُحُد بھی وَہیں آرام فرما ہیں۔

شُہَدائے اُحُد عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو سلام کرنے کی فضیلت

سیِّدُنا شیخ عبدُالحق محدِّث دِہلوی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ نَقل کرتے ہیں: جو شخص ان شُہَدائے اُحُد سے گزرے اور ان کو سلام کرے یہ قِیامت تک اُس پر سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ شُہَدائے اُحُد اور بالخُصوص مزارِ سیِّدُالشُّہَداء سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ سے بارہا جوابِ سلام کی آواز سنی گئی ہے۔ (جذب القلوب)

سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَنَا حَمْزَةُؕ اَلسَّلَامُ
عَلَیْكَ یَاعَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ
یَاعَمَّ نَبِیِّ اللّٰهِؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاعَمَّ
حَبِیْبِ اللّٰهِؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاعَمَّ
الْمُصْطَفٰیؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَ
الشُّهَدَآءِ وَ یَااَسَدَ اللّٰهِ وَاَسَدَ رَسُوْلِهٖؕ
اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاسَیِّدَنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ
جَحْشٍؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُصْعَبَ بْنَ
عُمَیْرٍؕ اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَاشُهَدَآءَ اُحُدٍ
كَآفَّةً عَآمَّةً وَّرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗؕ

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے سیدنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ سلام ہو آپ پر اے محترم چچا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے، سلام ہو آپ پر اے عمِّ بزرگوار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ، سلام ہو آپ پر اے چچا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے، سلام ہو آپ پر اے چچا مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ، سلام ہو آپ پر اے سردار شہیدوں کے اور اے شیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اور شیر اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے۔ سلام ہو آپ پر اے سیدنا عبد اللہ بن جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ سلام ہو آپ پر اے مصعب بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ۔ سلام ہو آپ پر اے شہدائے احد سب کے سب پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

شُہَدائے اُحُد کو مجموعی سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَاشُھَدَآءُ یَاسُعَدَآءُ یَا نُجَبَآءُ یَانُقَبَآءُ یَآاَھْلَ الصِّدْقِ وَالْوَفَآءِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَامُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ط سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ط اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَاشُھَدَآءَ اُحُدٍ کَآفَّۃً عَآمَّۃً وَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ط

ترجمہ: سلام ہو آپ پر اے شہیدو ! اے نیک بختو! اے شریفو! اے سردارو! اے مجسمِ صدق ووفا! سلام ہو آپ پر اے جہاد کرنے والو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کا حق ادا کرنے والو! سلام ہو آپ پر بدلے میں اس کے جو آپ نے صبر کیا پس کیا اچھا ہے گھر آخرت کا، سلام ہو آپ پر اے شہدائے احد سب کے سب پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

زِیارت گاہوں پر پہنچنے کا طریقہ

میٹھے میٹھے مکّے مدینے کے زائرو! حُصولِ بَرَکت کے لئے چند مشہور زِیارت گاہوں کا تذکِرہ کر دیا گیا ہے مگر اِن کو پڑھ کر ہر شخص اِن مَقامات پر پہنچ نہیں سکتا، زِیارت کی دو صورتیں ہیں: ایک تو یہ کہ مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باہر صُبح کو گاڑیوں والے آوازیں لگاتے رہتے ہیں: زِیَارَہ! زِیَارَۃ! آپ اُن کی گاڑیوں میں سَوار ہوجائیں۔ یہ آپ کو خَمسہ مساجِد، مسجدِ قُبا اور مزارِ سیِّدُنا حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ لے جائیں گے۔ مزید

زِیارتیں مثلًا حضرتِ سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تعَالٰی عَنْہ کا باغ، غارِ سَجدہ، میدانِ خَندق، میدانِ خاکِ شفا، نشانِ سَرِ مُبارَک، سرکارِ عالم مدار صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف منسوب کنوئیں اور دیگر مساجد مُبارَکہ وغیرہ وغیرہ کے لئے آپ کو ایسا آدَمی تلاش کرنا ہوگا جو اُجرت لے کر زِیارتیں کرواتا ہو۔ اِس میں شک نہیں کہ بے اَدَبوں نے مُتَعَدَّد مساجد اور مَقاماتِ مُتبرَّکہ کو شہید کر دیا ہے، تاہم عمارات چُھپا دینے سے کیا ہوتا ہے؟ اِن رَحمت والی فَضاؤں کو کون بدل سکتا ہے؟ آپ اِن مُتبرَّک فَضاؤں ہی کی زِیارت کر کے بَرَکتیں حاصل کرلیں۔ جب کبھی عُشّاق کی قسمت جاگی اور ان کو "خدمت" مُیَسَّر آئی تو اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! اِنہیں سابِقہ بُنیادوں پر پھر مسجِدیں اور یادگاریں تعمیر ہوجائیں گی۔

جُرم اور اُن کے کَفّارے

سُوال وجواب کے مطالَعَہ سے قَبل چند ضَروری اِصطِلاحات وغیرہ ذِہن نشین کرلیجئے۔

دَم وغیرہ کی تعریف

(۱) دَم یعنی ایک بکرا۔ (اِس میں نر، مادہ، دُنبہ، بھیڑ، نیز گائے یا اُونٹ کا ساتواں حِصَّہ سب شامل ہیں)

(۲) **بَدَنہ** یعنی اُونٹ یا گائے یہ تمام جانور اُن ہی شرائط کے ہوں جو قربانی میں ہیں۔

(۳) **صَدَقہ** یعنی صَدَقۂ فِطر کی مقدار (۳۹)

دَم وغیرہ میں رِعایت

اگر بیماری، سخت سردی، سخت گرمی، پھوڑے اور زخم یا جُوؤں کی شدید تکلیف کی وجہ سے کوئی جُرم ہوا تو اُسے "جُرمِ غیرِاِختیاری" کہتے ہیں۔ اگر کوئی "جُرمِ غیر اِختیاری" صادِر ہوا جس پر دَم واجِب ہوتا ہے تو اِس صورت میں اِختیار ہے کہ چاہے تو دَم دے دے اور اگر چاہے تو دَم کے بدلے چھ مِسکینوں کو صَدَقہ دے دے۔

مدینہ

---

(۳۹) آج کل کے حِساب سے دو کلو اور تقریباً پچاس گرام گیہوں یا اُس کا آٹا یا اُس کی رقم یا اُس کے دُگنے جَو یا کھجور یا اُس کی رقم۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہٗ

اگر ایک ہی مِسکین کو چھ صدقے دے دیئے تو ایک ہی شُمار ہوگا۔ لہٰذا یہ ضَروری ہے کہ الگ الگ چھ مسکینوں کو دے۔ دوسری رِعایت یہ ہے کہ اگر چاہے تو دَم کے بد لے چھ مساکین کودونوں وَقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں۔ تیسری رِعایت یہ ہے کہ اگر صَدَقہ وغیرہ نہیں دینا چاہتا تو تین روزے رکھ لے۔ "دم" ادا ہوگیا۔ اگر کوئی ایسا جُرمِ غیرِاِختیاری کیا جس پر صَدَقہ واجِب ہوتا ہے تو اِختِیار ہے کہ صدقے کے بجائے ایک روزہ رکھ لے۔

کَفّارے کے روزے کا ضَروری مسئلہ

اگر کَفّارے کے روزے رکھیں تو یہ شرط ہے کہ رات سے یعنی صُبحِ صادِق سے پہلے پہلے یہ نیَّت کرلیں کہ یہ فُلاں کَفّارے کا روزہ ہے۔ اِن روزوں کے لئے نہ اِحرام شرط ہے نہ اِن کا پے درپے ہونا ضَروری ہے۔ صَدَقہ اورروزہ کی ادائیگی اپنے وطن میں بھی کرسکتے ہیں، البتَّہ صَدَقہ اور کھانا اگر حَرَم کے مسلِکین کو پیش کردیا جائے تو یہ افضل ہے۔ دَم اور بَدَنہ کے جانور کو حَرَم میں

ذَبح ہونا شرط ہے۔ شکرانے کی قربانی کا گوشت آپ خود بھی کھاسکتے ہیں اور مال دار کو بھی کھلاسکتے ہیں، مگر "دَم" وغیرہ کا گوشت صِرف محتاجوں کا حق ہے۔ نہ خود کھاسکتے ہیں نہ غنی کوکھلاسکتے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈریئے

میں نے لوگوں کو دیکھا ہے کہ جان بوجھ کر "جُرم" کرتے ہیں اور کَفّارہ بھی نہیں دیتے۔ یہاں دو گناہ ہوئے ایک تو جان بوجھ کر جُرم کرنے کا۔ دوسرا کَفّارہ نہ دینے کا۔ لٰہذا کَفّارہ بھی دینا ہوگا اور توبہ بھی واجِب ہوگی۔ ہاں اگر نادانِستہ یامجبوراً جُرم کرنا یا بے خیالی میں ہو گیا تو کَفّارہ کافی ہے توبہ واجِب نہیں اور یہ بھی یاد رکھئے کہ جُرم چاہے یاد سے ہو یابھول چُوک سے، اس کا جُرم ہونا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، خوشی سے ہویا مجبوراً، سوتے میں ہویا جاگتے میں، بے ہوشی میں ہو یا ہوش میں، اپنی مرضی سے کیا ہو یا دوسرے کے ذریعے کروایا ہو۔ ہر صورت میں کَفّارہ لازِمی ہے۔ اگرنہیں دے گا تو

گنہگار ہو گا۔ جب خرچ سر پر آتا ہے تو بعض لوگ یہ بھی کہہ دیا کرتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ مُعاف فرمائے گا۔" اور پھر وہ دَم وغیرہ نہیں دیتے تو انہیں سوچنا چاہیے کہ دَم وغیرہ شَرِیعت ہی نے واجِب کیا ہے اور جان بوجھ کر ٹال مٹول کرنا شَرِیعت ہی کی خِلاف وَرزی ہے جو بذاتِ خود سخت ترین جرم ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی فکر نصیب فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جہاں ایک کَفّارہ (یعنی ایک دَم یا ایک صَدَقہ) کا حکم ہے وہاں قارِن کے لئے دو کَفّارے ہیں۔ نابالغ اگر جُرم کرے تو کوئی کَفّارہ نہیں۔

طوافِ زیارت کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: حائضہ کی نِشَست محفوظ ہے طوافِ زِیارت کا کیا کرے؟

جواب: ممکن ہو تو نِشَست منسُوخ کروائے اور بعدِ طہارت طوافِ زِیارت کرے۔ اگر نِشَست منسُوخ کروانے میں اپنی یا ہمسفروں کی دُشواری ہو تو مجبوری کی صورت میں

طَوافِ زِیارت کرلے مگر بَدَنہ یعنی گائے یا اُونٹ کی قربانی لازِم آئے گی اور توبہ کرنا بھی ضَروری ہے کیونکہ جَنابَت کی حالت میں مسجِد میں داخِل ہونا گناہ ہے۔ اگر بارہویں کے غُروبِ آفتاب تک طہارت کر کے طَوافُ الزِّیارۃ کا اِعادہ کرنے میں کامیابی ہوگئی تو کَفّارہ ساقط ہوگیا اور بارہویں کے بعد اگر پاک ہونے کے بعد موقع مل گیا اور اِعادہ کرلیا تو بَدَنہ ساقط ہوگیا مگر دَم دینا ہوگا۔

سُوال: خواتین حیض روکنے کی گولیاں استعمال کرتی ہیں جس سے باری کے دنوں میں حیض نہیں آتا تو ان باری کے دنوں میں جب کہ حیض بند ہو طَوافُ الزِّیارۃ کرسکتی ہیں یا نہیں؟

جواب: کرسکتی ہیں۔

سُوال: جَنابَت (یعنی اِحتِلام) کی حالت میں دسویں کو کسی نے طَوافُ الزِّیارۃ کرلیا پھر گیارہویں کو یاد آیا تو کیا سزا ہے؟

جواب: اس کا اِعادہ (یعنی دوبارہ لوٹانا) واجِب ہے۔ اگر بارہویں کے غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے پاکی کی حالت

میں اِعادہ کر لیا تو کوئی کَفّارہ نہیں اگر بارہویں کے بعد کیا تو دَم اور اگر اِعادہ کیا ہی نہیں تو بَدَنہ دے۔

سُوال: اگر کسی نے بے وُضو طوافُ الزِّیارۃ کرلیا تو کیا حُکم ہے؟

جواب: دَم واجِب ہوگیا۔ ہاں! باوُضو اِعادہ کرنا مُستَحَب ہے نیز اِعادہ کر لینے سے دَم بھی واجِب نہ رہا بلکہ بارہویں کے بعد بھی اگر اِعادہ کرلیا تو دَم ساقط ہوگیا۔

سُوال: ناپاک کپڑوں میں طوافُ الزِّیارۃ کیا تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: کوئی کَفّارہ نہیں البتّہ ناپاک کپڑوں میں ہر قِسم کا طَواف مکروہ ہے۔

سُوال: دسویں کو طوافُ الزِّیارۃ کے لئے حاضِر ہوئے مگر غَلَطی سے نَفلی طَواف کی نیَّت کرلی، اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: آپ کا طَوافِ زِیارت ادا ہوگیا۔ یہ بات ذِہن نشین کرلیجئے کہ طَواف میں نیَّت ضَرور فرض ہے کہ اِس کے بِغیر طَواف ہوتا ہی نہیں مگر اِس میں یہ شرط نہیں کہ

کسی مُعَیَّن (یعنی مخصُوص) طَواف کی نیَّت کی جائے۔ ہر طَواف فقَط نیَّتِ طَواف سے ادا ہوجاتا ہے، بلکہ جس طَواف کو کسی خاص وَقت کے ساتھ مخصوص کر دیا گیا ہے اگر اُس مخصوص وَقت میں آپ نے کسی دوسرے طَواف کی نیَّت کی بھی، جب بھی یہ دوسرا، نہ ہوگا بلکہ وہ ہوگا جو مخصوص ہے۔ مَثَلًا عُمرہ کا اِحرام باندھ کر باہر سے حاضِر ہوئے اور عُمرہ کے طَواف کی نیَّت نہ کی بلکہ صِرف مُطلَقاً طَواف کی نیَّت کی بلکہ نفلی طَواف کی نیَّت کی، ہر صورت میں یہ عُمرہ ہی کا طَواف مانا جائے گا۔ اِسی طرح "قران" کا اِحرام باندھ کر حاضِر ہوئے اور آنے کے بعد جو پہلا طَواف کیا وہ عُمرہ کا ہے اور دوسرا طَواف "طوافِ قدوم۔"

سُوال: طَوافِ زِیارت کے چار پھیرے کر کے وطن چلاگیا تو کیا سزا ہے؟

جواب: اِس طواف میں چار پھیرے فَرض ہیں اور ساتوں پورے کرنا واجِب اگر سات میں سے ایک پھیرا بھی کم رہ گیا تو دَم واجِب ہے اور دَم صِرف حُدُودِ حَرَم میں دیا

جا سکتا ہے، لٰہذا کسی شَناسا وغیرہ کے ذریعہ حَرَم میں قربانی کروادیں۔

سُوال: اگر طَوافِ زِیارت کے بِغیر وطن چلا گیاتو کیاکَفّارہ ہے؟

جواب: کَفّارے سے گزارہ نہیں کیونکہ حج ہی نہ ہوا اب لازِمی ہے کہ دوبارہ مکّۂ مکرّمہ آئیں اور طَوافِ زِیارت کریں، جب تک طَوافِ زِیارت نہیں کریں گے عورتیں حَلال نہیں ہوں گی چاہے برسوں گزرجائیں۔

طَوافِ رُخصَت کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: طوافِ رُخصت کرلیا پھر گاڑی لیٹ ہوگئی اب نَماز کے لئے مسجدُ الحرام جاسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جاسکتے ہیں بلکہ جتنی بار موقع ملے مزید طَواف وغیرہ بھی کرسکتے ہیں۔

سُوال: اگر حج کے بعد وطن روانگی سے قَبل دو دِن جَدَّہ شریف میں کسی عزیز کے ہاں ٹھہرنے کااِرادہ ہے اور پھر بعد میں عَزمِ مدینہ ہے تو طوافِ رُخصت کب کریں؟

جواب: جَدَّہ شریف جانے سے پہلے کر لیجئے "کَنزُ الدَّقائق" میں ہے کہ طَوافِ زِیارت کے بعد اگر کوئی نفلی طواف ادا کیا تو وُہی طوافِ رُخصت ہے کیونکہ آفاقی کے لئے طوافِ زیارت کے فوراً بعد طوافِ رُخصت کا وَقت شُروع ہوجاتا ہے اور آگے گزرا کہ ہر طواف مُطلَقاً طَواف کی نیّت سے بھی ادا ہوجاتا ہے۔ اَلحاصل اگر روانگی سے قَبل طَوافِ زیارت کے بعد اگر کوئی نفلی طَواف کرلیا ہے تو طوافِ رُخصت ادا ہوگیا۔

سُوال: وَقتِ رُخصت آفاقی عورت کو حَیض آگیا طَوافِ رُخصت کا کیا کرے رُک جائے یا دَم دے کر چلی جائے؟

جواب: اس پر اب طَوافِ رُخصت واجِب نہ رہا، جاسکتی ہے۔ دَم کی بھی حاجت نہیں۔ (بہارِ شریعت ج١ حصّہ٦ ص١١٥١)

سُوال: طَوافِ رُخصت کا ایک پھیرا چھوٹ گیا تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: کُل (یعنی ساتوں پھیرے) یا اَکثر (یعنی چار یا زائد) کے تَرک پر دَم ہے اور تین یا اِس سے کم پھیروں کے تَرک

پر ہر پھیرے کے بدلے ایک صَدَقہ۔

سُوال: جو مَکّۂ مکرّمہ یا جَدَّہ شریف میں رہتے ہیں کیا اُن پر بھی طَوافِ رُخصت واجِب ہے۔

جواب: جی نہیں! جو لوگ مِیقات کے باہر سے حج پر آتے ہیں وہ "آفاقی حاجی" کہلاتے ہیں صِرف اُن پر طَوافِ رُخصت واجِب ہوتا ہے۔

سُوال: کیا عُمرہ کرنے والے پر بھی طَوافِ رُخصت واجِب ہے؟

جواب: جی نہیں ،یہ صِرف آفاقی حاجی پروَقتِ رُخصت واجِب ہے۔

طَواف کے بارے میں مُتَفَرِّق سُوال وجواب

سُوال: بھیڑ کے سبب یا بے خَیالی میں کسی طَواف کے دَوران تھوڑی دیر کے لئے اگر سینہ یا پیٹھ کعبہ کی طرف ہوجائے تو کیا کریں؟

جواب: طَواف میں سینہ یا پیٹھ کئے جتنا فاصلہ طے کیا ہو اُتنے فاصلے کا اِعادہ کریں اور افضل یہ ہے کہ وہ پھیرا نئے

سرے سے کرلیں۔

سُوال: دَورانِ طَواف دُعا کے لئے رُک سکتے ہیں؟

جواب: جی نہیں، چلتے چلتے دُعا پڑھیں۔

سُوال: نفلی طَواف بے وُضو کرنا کیسا؟ کوئی کَفّارہ وغیرہ؟

جواب: حرام ہے۔ طَوافِ زیارت کے علاوہ کوئی بھی طَواف ہو (خواہ نَفل ہی کیوں نہ ہو) اُس کے کل (یعنی سات) یا اَکثر (یعنی چار) پھیرے ناپاکی (یعنی غُسل فرض ہونے) کی حالت میں کئے تو دَم واجِب ہے اور اگر بے وُضو کئے تو صَدَقہ اور اگر تین پھیرے جَنابَت (یعنی ناپاکی) کی حالت میں کئے تو ہر پھیرے کے بدلے میں صَدَقہ۔ اگر آپ مَکَّۃُ مُعَظَّمہ میں موجود ہیں تو اِن سب صورتوں میں اِعادہ کرلینے سے کَفّارہ ساقط ہوجائے گا۔

سُوال: اگر دَورانِ طَواف پھیروں کی گنتی بھول گئے یا تعداد کے بارے میں شک واقع ہوا اِس پریشانی کا کیا حل ہے؟

جواب: اگر یہ طَواف فرض (مَثَلًا طوافِ زیارت) یا واجِب (مَثَلًا طَوافِ وَداع) ہے تو نئے سرے سے شُروع کریں اور

اگر یہ طَواف فرض یا واجِب نہیں مثلاً طوافِ قُدوم (کہ یہ سُنَّت ہے) یا کوئی نفلی طَواف ہے تو ایسے موقع پر گُمانِ غالِب پر عمل کریں۔

سُوال: اگر تیسرے پھیرے میں وُضو ٹوٹ گیا اور نیا وُضو کرنے چلے گئے تو اب واپس آکر طَواف کس طرح شُروع کریں؟

جواب: چاہیں تو ساتوں پھیرے نئے سرے سے شُروع کریں اور یہ بھی اِختیار ہے کہ جہاں سے چھوڑا وَہیں سے شُروع کریں۔ چار سے کم کا یِہی حُکم ہے۔ ہاں! اگر چار یا زِیادہ پھیرے کرلئے تھے تو اب نئے سرے سے نہیں کرسکتے جہاں سے چھوڑا تھا وَہیں سے کرنا ہوگا۔ "حَجرِاَسوَد" سے بھی شُروع کرنے کی ضَرورت نہیں۔

سُوال: طَواف میں آٹھویں پھیرے کو ساتواں گُمان کیا اب یاد آگیا کہ یہ تو آٹھواں پھیرا ہے اب کیا کرے؟

جواب: اِسی پر طَواف ختم کردیں۔ ہاں! اگر جان بوجھ کر آٹھواں پھیرا شُروع کیا تو یہ ایک جدید طَواف شُروع ہوگیا اب اس کے بھی سات پھیرے پورے کریں۔

سُوال: عُمرہ کے طَواف کا ایک پھیرا چھوٹ گیا تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: اِس کا اگر ایک پھیرا بھی چھوٹ گیا تو دَم واجِب ہے اگر بالکل طَواف نہ کیا یا اکثر (یعنی چار پھیرے) تَرک کئے تو کَفّارہ نہیں بلکہ ان کا ادا کرنا لازِم ہے۔

سُوال: قارِن یامفرِد نے طَوافِ قُدوم تَرک کیا تو کیا سزا ہے؟

جواب: اُس پر کوئی کَفّارہ نہیں لیکن سُنّت مؤکدہ کا تارِک ہوا اور بُرا کیا۔

اِضطِباع اور رَمَل کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: اگر طَواف کے پہلے پھیرے میں رَمَل کرنا بھول گئے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: رَمَل صِرف ابتدائی تین پھیروں میں سنَّت ہے، لہٰذا اگر پہلے میں نہ کیا تو دوسرے اور تیسرے (ان دو پھیروں) میں کرلیں اور اگر ابتدائی دو پھیروں میں رہ گیا تو صِرف تیسرے میں کرلیں اور اگر شُروع کے تینوں پھیروں میں نہ کیا تو اب باقی چار پھیروں

میں نہیں کر سکتے۔

سُوال: اگر بِھیڑ کی وجہ سے رَمل کرنا دُشوار ہو تو کیا کریں؟

جواب: اگر دَورانِ طواف کعبۂ مشرّفہ سے دُور رہنے میں رَمل ہو سکتا ہے تو افضل یہ ہے کہ دُور سے طواف کریں اور اگر موقع ملتا ہی نہیں تو دَورانِ طواف رَمل کی خاطر رُکنے کی اِجازت نہیں، بِلارَمل طواف جاری رکھیں اور جہاں جہاں موقع ہاتھ آئے اُتنا فاصلہ رَمل کر لیں۔

سُوال: جس طواف میں اِضطِباع اور رَمل کرنا تھا اُس میں نہ کیا تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: اِضطِباع یا رَمل کے تَرک پر کوئی کَفّارہ نہیں۔ البتّہ عظیم سُنَّت سے مَحرومی ضَرور ہے۔

سُوال: بعض لوگ ساتوں پھیروں میں رَمل کرتے ہیں، یہ کرنا کیسا؟ کوئی جُرمانہ وغیرہ؟

جواب: جَہالت ہے، خِلافِ سُنَّت ہونے کے سبب مکروہ ہے مگر کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں۔

سُوال : لوگوں کی اکثریت اِحرام کی حالت میں کندھا کھلا لئے پھرتی ہے، کیا یہ دُرُست ہے؟

جواب: سُنَّت کے خِلاف ہے۔ اِضطِباع (یعنی سیدھا کندھا کھلا رکھنا) صِرف اُس طواف کے ساتوں پھیروں میں سُنَّت ہے جس کے بعد سَعی ہے۔ طَواف کے فوراً بعد کندھا ڈھک لینا چاہئے۔

سُوال : کندھا کھلا ہونے کی صورت میں نَماز واجبُ الطواف ادا کرنا کیسا؟

جواب: ہر قِسم کی نَماز مکروہ ہے۔

سُوال: سَعی کے دَوران کندھا کھلا رکھنا کیسا ہے؟

جواب: سُنَّت کے خِلاف ہے، سَعی میں بھی اور اِس کے علاوہ بھی دونوں کندھے، پیٹ، پیٹھ وغیرہ سب چھپے ہوئے رکھنا سُنَّت ہے۔

سُوال: طَوافِ قُدوم میں رَمل کرنا سُنَّت ہے یا نہیں؟

جواب: رَمل صِرف اُس طَواف میں سُنَّت ہے جس کے بعد سَعی ہو۔ ہاں! اگر طَوافِ قُدوم کے بعد حج کی سَعی سے فارِغ ہو لینے کا اِرادہ ہو تو اب طَوافِ قُدوم میں بھی رَمل کرنا سُنَّت ہے۔

سَعی کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: حج یا عُمرہ کی سَعی مُطلَقاً نہ کی اور وطن چلا گیا، اب کیا کرے ؟

جواب: حج ہو یا عُمرہ سَعی واجِب ہے، تو جس نے بالکل سَعی نہ کی یا چار یا چار سے زِیادہ پھیرے تَرک کر دیئے تو دَم واجِب ہے، چار سے کم پھیرے اگر تَرک کئے تو ہر پھیرے کے بدلے میں صَدَقہ دے۔

سُوال: شوقیہ طور پر گاڑی پر سَعی کرنا کیسا ہے؟

جواب: سَعی پیدل کرنا ضَروری ہے، بِلا عُذر سَواری پر کی تو دَم لازم آئے گا۔

سُوال : سَعی کے چار پھیرے کر لئے اور عُمرہ کا اِحرام کھول دیا یعنی حَلق وغیرہ کروا لیا اب کیا کرے؟

جواب: تین صَدَقے دے، ہاں! اگر بعد حَلق وغیرہ کے بھی ادا کر لے تو کَفّارہ ساقط ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ سَعی کے لئے زمانۂ حج یا اِحرام شرط نہیں اگر ادا نہ کی ہو تو عمر بھر میں جب بھی سَعی بجا لائے واجِب ادا ہو جائے گا۔

سُوال: اگر حج یا عُمرہ کی سَعی طَواف سے پہلے کر لی تو کیا کرنا چاہیۓ؟

جواب: سَعی کا طَواف کے بعد ہونا ضَروری ہے اگر پہلے کریں گے تو دَم واجِب ہوگا، ہاں! اگر طَواف کے بعد دوبارہ سَعی کرلی تو کَفّارہ ساقِط ہوگیا۔

سُوال: بے وُضو سَعی کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں مگر باوُضو مُستحب ہے۔

سُوال: حائِضہ نے اگر سَعی کی تو کوئی کَفّارہ؟

جواب: مرد یا عورت اگر ناپاکی کی حالت میں بھی سَعی کریں تو سَعی دُرُست ہے۔

سُوال: جس طرح نفلی طَواف کیا جاتا ہے کیا اُسی طرح نفلی سَعی بھی کی جاسکتی ہے؟

جواب: سَعی کا تعلق صِرف حج وعُمرہ سے ہے نفلی سَعی مَنقُول نہیں۔

سُوال: اگر حج کا اِحرام باندھنے کے بعد نفلی طَواف میں سَعی نہ کی ہو تو طَوافِ زِیارت کے بعد سَعی کرنے کے لئے اِحرام ضَروری ہے یا نہیں؟

جواب: اِحرام کی ضَرورت نہیں۔

بوس و کنار کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: اِحرام کی حالت میں بیوی کو ہاتھ لگانا کیسا؟

جواب: بیوی کو بِلا شَہوت ہاتھ لگانا جائز ہے مگر شَہوت کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ ڈالنا یا بدن کو چھونا حرام ہے۔ اگر شَہوت کی حالت میں بوس و کنار کیا یا جِسم کو چُھوا تو دَم واجِب ہو جائے گا۔

سُوال: کیا محرمہ (یعنی اِحرام والی) پر بھی اِس صورت میں کوئی کَفّارہ ہے؟

جواب: اگر محرمہ کو بھی مرد کے اِن اَفعال سے لذَّت آئے تو اُسے بھی دَم دینا پڑے گا۔

سُوال: اگر مَعَاذَ اللہ! مرد نے مرد کے بدن کو شَہوت کے ساتھ چُھوا تو اِس کا کوئی کَفّارہ؟

جواب: اِس پر بھی وُہی کَفّارہ ہے۔ یعنی دَم واجِب ہو گا اگر دونوں کو شَہوت ہوئی اور دوسرا بھی محرم ہے تو اُس پر بھی دَم واجِب ہے۔

سُوال: اگر تصوُّر جم جائے یا شرمگاہ پر نظر پڑ جائے اور اِنزال ہو جائے تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: اِس صورت میں کوئی کَفّارہ نہیں۔ رہا غیر عورت پر نظر

ڈالنا یا اُس کا تصوُّر باندھنا یہ اِحرام کے علاوہ بھی سخت گناہ ہے اور اِحرام کی حالت میں میاں بیوی بھی اِحتیاط رکھیں۔

سُوال: اگر اِحتلام ہو جائے تو؟

جواب: کوئی کَفّارہ نہیں۔

سُوال : اگر خُدا نخواستہ کوئی مُحرِم مُشت زَنی (ہینڈ پریکٹس) کا مرتکب ہُوا تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: اگر اِنزال ہو گیا تو دَم واجِب ہے ورنہ مکرُوہ۔ یہ فعل، خواہ اِحرام ہو یا نہ ہو بہرحال ناجائز و حرام ہے۔ مُشت زَنی کرنے والے کو **ملعُون** کہا گیا ہے۔

ایک اَہم سُوال

سُوال: اگر اَمرد (یعنی خوبصورت مرد) سے مصافَحہ کیا اور شَہوَت غالِب آگئی تو کیا سزا؟

جواب: دَم واجِب ہو گیا۔ اس میں امرد (۴۰) اور غیرِ اَمرد کی کوئی

مدینہ

(۴۰) وہ لڑکا یا مرد جس کو دیکھنے یا چُھونے سے شَہوَت آتی ہو، اِحرام ہو یا نہ ہو اُس سے دُور رہنا لازِمی ہے اگر مصافَحہ کرنے سے یا اُسے چُھونے سے یا اُس کے

قید نہیں اور اگر دونوں کو شَہوَت ہوئی اور دوسرا بھی مُحرِم ہے تو وہ بھی دَم دے۔

ہم بِستری کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: کیاحج فاسد بھی ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں ! اگر مُحرِم نے وُقوفِ عَرَفات سے قَبل ہم بِستری کرلی تو حج فاسد ہوجائے گا۔ اِس میں دَم بھی لازِم ہوگا اور آئندہ سال قَضا بھی کرنی ہوگی۔ اگر عورت بھی مُحرِمہ تھی تو دونوں پر یِہی کَفّارہ ہے لیکن حج فاسد ہوجانے کے باوجود تمام اَفعالِ حج بدستور ادا کرنے ہوں گے اور اِن کا اِحرام بھی ابھی باقی ہے۔

سُوال : اگر مسئلہ معلوم نہ ہو اور بھُول سے جِماع کر بیٹھا پھر؟

جواب: بھُول کر ہم بِستری کی ہو یاجان بُوجھ کر، اپنی

بقیہ

ساتھ گفتگو کرنے سے شَہوَت بھڑکتی ہو تو اب اُس کے ساتھ یہ اَفعال کرنے جائز نہیں۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہٗ

مرضی سے کی ہو یا بِالجبر ہر حال میں حج فاسد ہو جائے گا اور دَم دینا پڑے گا بلکہ دوسری مجلس میں دوسری بار اگر جِماع کر بیٹھا تو دوسرا دَم بھی دینا ہو گا، ہاں! تَرکِ حج کا اِرادہ کر لینے کے بعد جِماع سے دَم لازِم نہ ہو گا۔

سُوال: اگر کوئی حاجی وُقوفِ عَرَفات کے بعد حَلق و طوافُ الزِّیارۃ سے قَبل جِماع کر لے تو اِس کا کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: اُس کا حج نہ جائے گا مگر اُس پر **بدَنہ** واجِب ہو جائے گا اور اگر حَلق کے بعد مگر طَواف سے قَبل کیا تو دَم لازِم ہو گا اور بہتر اب بھی بدَنہ ہے اور اگر حَلق و طَواف کے بعد (چاہے ابھی جمرات کی رَمی باقی ہو) کیا تو کوئی کَفّارہ نہیں۔

سُوال: کیا جِماع سے حاجی کا "اِحرام" ختم ہو جاتا ہے؟

جواب: جی نہیں، اِحرام بدستُور باقی ہے جو چیزیں مُحرِم کے لئے ناجائز ہیں وہ اب بھی ناجائز ہیں اور وُہی تمام اَحکام ہیں۔

سُوال: اگر حج فاسد ہو جائے اور اُسی وَقت نیا اِحرام اُسی سال کے حج کے لئے اگر باندھ لے تو؟

جواب: اِس طرح نہ کَفّارے سے خَلاصی ہو گی نہ اب اِس سال کا حج ہوسکے گا کہ وہ تو فاسد ہو چُکا، البتَّہ تمام اَفعالِ حج بجالانے ضَروری ہیں۔ بہر حال آئندہ سال کی قَضا سے بچ نہیں سکے گا۔

سُوال: مُتَمَتِّع نے عُمرہ کر کے اِحرام کھول دیا ہے اور ابھی مَناسکِ حج شُروع ہونے میں کئی روز باقی ہیں، بیوی کے ساتھ خَلوَت کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: جب تک حج کا اِحرام نہیں باندھا خلوَت کر سکتا ہے۔

سُوال: اگر عُمرہ کا اِحرام باندھنے کے بعد طَواف وغیرہ سے قَبل ہم بِستری کرلی تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: عُمرہ میں طَواف کے چار پھیرے کرنے سے پہلے اگر جِماع کیا تو عُمرہ فاسد ہو گیا، عُمرہ پھر سے کرے اور دَم بھی دینا ہو گا، اگر چار پھیرے یا مکمل طَواف کے بعد کیا تو صِرف دم واجِب ہوا عُمرہ صحیح ہو گیا۔

سُوال: اگر **مُعتَمِر** (یعنی عُمرہ کرنے والا) طَواف وسَعی کے بعد مگر سَر منڈانے سے پہلے جِماع میں مبتَلا ہو گیا پھر تو کوئی سزا نہیں؟

جواب: کیوں نہیں! اب بھی دَم واجِب ہو گا حَلق یا قَصر کروانے کے بعد ہی بیوی حلال ہو گی۔

ناخُن تراشنے کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: اِحرام کی حالت میں ناخُن کاٹنا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے مگر کوئی ناخُن ٹوٹ گیا کہ اب بڑھنے کے قابِل نہ رہا تو اُس کا بقِیَّہ حصَّہ کاٹ لیا تو کوئی حَرَج نہیں۔

سُوال: مسئلہ معلوم نہیں تھا اور دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے ناخُن کاٹ لئے اب کیا ہو گا؟

جواب: جاننا یا نہ جاننا یہاں عُذر نہیں ہوتا، خواہ بھُول کر جُرم کریں یا جان بوجھ کر اپنی مرضی سے کریں یا کوئی زبردستی کروائے کَفّارہ ہر صورت میں دینا ہو گا۔

سُوال: تو اِن کا کَفّارہ بھی بتا دیجئے؟

جواب: اگر چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخُن ایک ہی مجلس میں کاٹے تو ایک دَم واجِب ہوا اور اگر دو مجلسوں میں کاٹے مَثَلاً دونوں ہاتھوں کے ناخُن ایک مجلس میں کاٹ لئے پھر بعد میں دوسری مجلس میں دونوں پاؤں کے تو دو دَم واجِب ہوئے۔ اِسی طرح اگر چاروں ہاتھ

پاؤں کے ناخُن چار مجلسوں میں کاٹے تو چار دَم واجِب ہوں گے۔

سُوال: ابھی ہاتھ کی چار اُنگلیوں کے ناخُن کاٹے تھے کہ یاد آگیا کہ اِحرام سے ہے تو اب کیا سزا ہے؟

جواب: پانچ اُنگلیوں سے کم میں فی اُنگلی ایک ایک صَدَقہ واجِب ہو گا۔ لٰہذا چار صَدَقے واجِب ہوئے۔

سُوال: ناخُن اگر دانت سے کتر ڈالے تو کیا سزا ہے؟

جواب: خواہ بلیڈ سے کاٹیں یا چاقو سے، ناخُن تَراش (یعنی نیل کٹر) سے تَراشیں یا دانتوں سے کتریں سب کا ایک ہی حُکم ہے۔

سُوال: مُحرِم کسی دوسرے کے ناخُن کاٹ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کاٹ سکتا، اِس کے وُہی اَحکام ہیں جو دوسروں کے بال مونڈنے کے ہیں۔

بال دُور کرنے کے اَحکام پر سُوال وجواب

سُوال: اگر مَعَاذَ اللہ! کسی مُحرِم نے اپنی داڑھی منڈوا دی تو کیا سزا ہے؟

جواب: داڑھی منڈوانا یا خَشخَشی کروا دینا ویسے بھی حرام ہے اور اِحرام کی حالت میں سخت حرام، اَلبتَّہ اِحرام کی حالت میں سَر کے

بال بھی نہیں کاٹ سکتے تو اگر چوتھائی سَر یا چوتھائی داڑھی کے بال یا اِس سے بھی زائد کسی طرح دُور کئے تو دَم واجِب ہو گیا اور چوتھائی سے کم میں صَدَقہ۔

سُوال: عورت اپنے بال لے سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں! عورَت اگر پورے سَر یا چوتھائی (٤/١) سَر کے بال ایک پَورے کے برابر لے تو دَم دے اور کم میں صَدَقہ۔

سُوال: کیا مُحرِم موئے زیرِناف بھی نہیں لے سکتا؟

جواب: جی نہیں، اگر آدھے یا اس سے بھی زِیادہ لئے تو صَدَقہ واجِب ہو گا اور تمام لے لئے تو دَم۔

سُوال: بغل کے بالوں کے بارے میں بھی ارشاد ہو۔

جواب: بغل کے بال لینے میں دَم واجِب ہو جاتا ہے۔ دونوں بغلوں کا ایک ہی حکم ہے، ہاں! اگر ایک بغل کے بال لینے کے بعد کَفّارہ دے دیا اور اب دوسری بغل کے بال کاٹے تو دوسرا کَفّارہ دینا ہو گا۔

سُوال: اگر اَدُھوری بغل کے بال اُتارے تھے اور یاد آ گیا اور رُک

گئے تو کیا اب بھی دَم واجِب ہو گیا؟

جواب: نہیں آدھی بلکہ اس سے بھی زائد بال لئے تو صَدَقہ واجِب ہے اور دَم صِرف بغل کے سارے بال لینے پر ہے۔

سُوال: سَر، داڑھی، بغلیں وغیرہ سب ایک ہی مجلس میں منڈوا دیئے تو کتنے کَفّارے ہوں گے؟

جواب: خواہ سَر سے لے کر پاؤں تک سارے بدن کے بال ایک ہی مجلس میں منڈوائیں تو ایک ہی دم واجِب ہو گا اگر الگ الگ اَعضا کے الگ الگ مجلس میں منڈائیں گے تو اُتنے ہی کَفّارے ہوں گے۔

سُوال: اگر وُضو کرنے میں بال جھڑتے ہوں تو کیا اِس پر بھی کَفّارہ ہے؟

جواب: کیوں نہیں، وُضو کرنے میں، کھُجانے میں یا کنگھا کرنے میں اگر دو تین بال گرے تو ہر بال کے بدلے میں ایک ایک مٹھی اناج یا ایک ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا خیرات کریں اور تین سے زِیادہ گرے تو صَدَقہ دینا ہو گا۔

سُوال: اگر کھانا پکانے میں چولہے کی گرمی سے کچھ بال

جل گئے تو؟

جواب: صَدَقہ دینا ہوگا۔

سُوال: مونچھ صاف کروادی، کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: مونچھ اگرچِہ پوری منڈوائیں یا کَتَروائیں صَدَقہ ہے۔

سُوال: اگر سینے کے بال منڈوا دیئے تو کیا کرے؟

جواب: سَر، داڑھی، گردن اور موئے زیرِ ناف کے علاوہ باقی اَعضاء کے بال منڈوانے میں صِرف صَدَقہ ہے۔

سُوال: بال جھڑنے کی بیماری ہو اور خود بخود بال جھڑتے ہوں تو اس پر کوئی رِعایت ہے یا نہیں؟

جواب: کیوں نہیں، اگر بغیر ہاتھ لگائے خود بخود بال گر جائیں بلکہ اگر خود بخود تمام بال بھی جھڑ جائیں کوئی کَفّارہ نہیں۔

سُوال: مُحرِم نے دوسرے مُحرِم کا سر مونڈا تو کیا سزا ہے؟

جواب: اگر احرام کھولنے کا وَقت آگیا ہے مَثَلاً دونوں عُمرہ والوں نے طَواف و سَعی سے فَراغت حاصل کرلی ہے تو اب دونوں ایک دوسرے کے بال مونڈ سکتے ہیں اگر ابھی اِحرام کھولنے کا وَقت نہیں آیا تو اس پر کَفّارے کی صورت مختلف ہے۔ اگر مُحرِم نے مُحرِم کا سَر

مونڈا تو جس کا سَر مونڈا گیا اُس پر تو کَفّارہ ہے ہی، مونڈنے والے پر بھی صَدَقہ ہے اور اگر مُحرِم نے غیرِ مُحرِم کا سَر مونڈا یا مونچھیں یا ناخُن تراشے تو مساکین کو کچھ خیرات کر دے۔

سُوال: غیرِ مُحرِم، مُحرِم کا سَر مونڈ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: وَقت سے پہلے نہیں مونڈ سکتا، اگر مونڈے گا تو مُحرِم پر تو کَفّارہ ہے ہی، غیرِ مُحرِم کو بھی صَدَقہ دینا پڑے گا۔

سُوال : کوئی بال خود بخود جھڑ کر آنکھ میں آگیا تو کیا کریں؟

جواب: نکال لیں، کوئی کَفّارہ نہیں۔

خوشبو کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: اِحرام کی حالت میں عِطر کی شیشی ہاتھ میں لی اور ہاتھ میں خوشبو لگ گئی تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: اگر لوگ دیکھ کر کہیں کہ یہ بہت سی خوشبو لگ گئی ہے اگرچہ عُضو کے تھوڑے سے حصّے میں لگی ہو تو دَم واجِب ہے ورنہ معمولی سی خوشبو بھی جِسم پر لگ گئی تو صَدَقہ ہے۔

سُوال: سَر میں خوشبودار تیل ڈال لیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر کوئی بڑا عُضو مثلًا ران، مُنہ، پنڈلی یا سَر سارے کا سارا خوشبو سے آلودہ ہو جائے خواہ خوشبودار تیل کے ذریعے ہو یا عِطر سے، دَم واجِب ہو جائے گا۔

سُوال: بِچھونے یا اِحرام کے کپڑے پر خوشبو لگ گئی یا کسی نے لگا دی تو؟

جواب: خوشبو کی مقدار دیکھی جائے زیادہ ہے تو دَم اور کم ہے تو صَدَقہ۔

سُوال: اس بچھونے پر ہم اُس وَقت موجود نہ ہوں یا وہ اِحرام کا کپڑا اگر اُس وَقت ہمارے جِسم پر نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اب اُسے اِستِعمال نہ کریں تو کوئی کَفّارہ نہیں۔

سُوال: جو خوشبو نیَّتِ اِحرام سے پہلے بدن یا اِحرام کی چادروں پر لگائی تھی کیا نیَّتِ اِحرام کے بعد اُس خوشبو کو زائل کرنا ضَروری ہے؟

جواب: نہیں، اُن دونوں خوشبودار چادروں کو اِستِعمال کرنے کی اِجازت ہے، چاہے اُن میں کتنی ہی مہک ہو۔

سُوال: اِحتِلام ہو گیا یا کسی وجہ سے اِحرام کی ایک یا دونوں چادریں

ناپاک ہو گئیں اب دوسری چادریں موجود تو ہیں مگر اُن میں پہلے کی خوشبو لگی ہوئی ہے، اُنھیں پہن سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر خوشبو مہک رہی ہے تو نہیں پہن سکتے اور اگر مہک اُڑ چُکی ہے تو پہننے میں حَرَج نہیں۔ صِرف اُن دو خوشبودار چادروں کو محرِم پہن سکتا ہے جس پر اُس نے قبلِ نیّتِ اِحرام خوشبو لگائی تھی اور اُنھیں پہن کر اِحرام کی نیّت کی تھی۔ اُن دو کے علاوہ اگر کوئی سی بھی خوشبودار چادر پہنیں گے تو کَفّارہ لازِم آئے گا۔ لہٰذا بغیر خوشبو کی چادر اگر مُیَسَّر نہیں تو جو پہنی ہوئی ہیں اُن کو اُتار کر پاک کر کے پھر پہن لیں۔

سُوال: اِحرام کی حالت میں حَجَرِ اَسوَد کا بوسہ لینے میں اگر خوشبو لگ گئی تو کیا کریں۔

جواب: اگر بہت سی لگ گئی تو دَم اور تھوڑی سی لگ گئی تو صَدَقہ دیں۔ (۴۱)

مــــــــــــــــــــــدینہ

(۴۱) جہاں جہاں خوشبو لگ جانے کا مسئلہ ہے وہاں کم ہے یا زِیادہ اِس کا فیصلہ دوسروں سے کروانا ہے چُونکہ زِیادہ خوشبو لگ جانے پر دَم ہے لہٰذا ہو سکتا ہے اپنا نفس زِیادہ خوشبو کو بھی تھوڑی ہی کہے۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہٗ

سُوال: اِحرام کی نیّت کر لینے کے بعد ائیر پورٹ وغیرہ پر لوگ اِحرام والے حاجی صاحب کو گلاب یا موتیا کے پھولوں کا گجرا ڈالتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: ممنوع ہے۔

سُوال: مُحرِم خوشبودار پھول سونگھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں خوشبودار پھل جیسا کہ لیموں، نارنگی وغیرہ یا پھول جیسا کہ گلاب، چنبیلی وغیرہ سونگھنا مکرُوہ ہے مگر کَفّارہ نہیں۔

سُوال: مُحرِم بے پکائی ہوئی اِلائچی کھا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: حرام ہے نہیں کھا سکتا، اگر خالِص خوشبو، جیسے اِلائچی، لونگ، دار چینی، اِتنی کھائیں کہ مُنہ کے اکثر حِصّے میں لگ گئی تو دَم واجِب ہو گیا اور کم میں صَدَقہ۔

سُوال: خوشبودار زردہ، بریانی اور قورمہ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: جو خوشبو کھانے میں پکالی گئی ہو، چاہے اب بھی اُس سے خوشبو آرہی ہو، اُسے کھانے میں مضائقہ نہیں۔ اِسی طرح خوشبو پکاتے وَقت تو نہیں ڈالی تھیں اُوپر ڈال دی تھی مگر اب اُس کی مہک اُڑ گئی اُس کا کھانا بھی جائز ہے، اگر بغیر پکائی ہوئی خوشبو کھانے

یا مَعجون وغیرہ دوا میں مِلادی گئی تو اب اُس کے اَجزاء غذا یا دوا وغیرہ بے خوشبو اَشیاء کے اَجزاء سے زِیادہ ہیں تو وہ خالِص خوشبو کے حُکم میں ہے اور کَفّارہ ہے کہ مُنہ کے اَکثر حصّے میں خوشبو لگ گئی تو دَم اور کم میں لگی تو صَدَقہ اور اگر اَناج وغیرہ کی مقدار زِیادہ ہے اور خالِص خوشبو کی مقدار کم تو کوئی کَفّارہ نہیں، ہاں! خالِص خوشبو کی مہک آتی ہو تو مکرُوہ ہے۔

سُوال: اِحرام کی حالت میں خوشبودار شربت پینا کیسا ہے؟

جواب: پینے کے چیز میں اگر خوشبو مِلائی اگر خوشبو غالِب ہے (تو دم ہے) یا خوشبو کم ہے مگر اُسے تین بار یا زِیادہ پیا تو دَم ہے ورنہ صَدَقہ۔ (بہارِ شریعت)

سُوال: محرِم ناریل کا تیل سَر وغیرہ میں لگا سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کوئی حَرَج نہیں، البتَّہ تِل اور زیتون کا تیل خوشبو کے حُکم میں ہے۔ اگرچِہ اِن میں خوشبو نہ ہو یہ جِسم پر نہیں لگا سکتے۔ ہاں! اِن کے کھانے، ناک میں چڑھانے، زَخم پر لگانے اور کان میں ٹپکانے میں کَفّارہ واجِب نہیں۔

سُوال: اِحرام کی حالت میں آنکھوں میں خوشبودار سُرمہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: حرام ہے۔ اِس کی ایک یا دو سلائی لگائی تو صَدَقہ واجِب اور تین یا زِیادہ سلائیاں لگانے میں دَم واجِب ہو جائے گا۔ (رُکنِ دِین کتابُ الحج)

سُوال: اِحرام کی حالت میں ہاتھ دھونے کے لئے خوشبودار صابُن و شیمپو نیز کپڑے اور برتن وغیرہ دھونے کیلئے خوشبودار پاؤڈر یا لوشن اِستِعمال کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں۔

سُوال: خوشبو لگالی اور کَفّارہ بھی دے دیا تو اب لگی رہنے دیں یا کیا کریں؟

جواب: خوشبو لگانا جب جُرم ٹھہرا تو بدن یا کپڑے سے دُور کرنا واجِب ہے اور کَفّارہ دینے کے بعد اگر زائل نہ کیا تو پھر دَم وغیرہ واجِب ہو گا۔ لٰہذا کَفّارہ دینے سے قَبل خوشبو زائل کرنا ضَروری ہے۔

سلے ہوئے کپڑے وغیرہ کے مُتَعَلّق سُوال وجواب

سُوال: مُحرِم نے اگر بھول کر سِلا ہوا لباس پہن لیا اور دَس منٹ کے بعد یاد آتے ہی اُتار دیا تو کوئی کَفّارہ وغیرہ ہے یا نہیں؟

جواب: ہے اگرچِہ ایک لمحے کے لئے پہنا ہو، جان بوجھ کر پہنا ہو یا بھولے سے صَدَقہ واجِب ہو گیا اور اگر چار پہر[۴۲] یا اِس سے زِیادہ چاہے لگاتار کئی دِن تک پہنے رہا دَم واجِب ہوگا۔

سُوال: اگر ٹوپی یا عمامہ یا اِحرام ہی کی چادر مُحرِم نے سَر پر اوڑھ لی تو اِس کی کیا سزا ہے؟

جواب: مرد سارا سَر یا سَر کا چوتھائی حصّہ (۱/۴) یا مرد خواہ عورَت مُنہ کی ٹِکلی ساری یا چوتھائی حصّہ چار پہر یا زِیادہ لگاتار چُھپائیں دَم ہے اور چوتھائی (۱/۴) سے کم چار پہر تک یا چار پہر سے کم اگرچِہ سارا مُنہ یا سَر تو صَدَقہ ہے اور چہارُم سے کم کو چار پہر سے کم تک چھپائیں تو کَفّارہ نہیں مگر گناہ ہے۔ (فتاوٰی رضویہ)

سُوال: نزلہ میں کپڑے سے ناک پونچھ سکتے ہیں یا نہیں؟

مدینہ

[۴۲] چار پہر یعنی ایک دِن یا ایک رات کی مقدار مَثَلاً طُلُوعِ آفتاب سے غُروبِ آفتاب یا غُروبِ آفتاب سے طُلُوعِ آفتاب یا دوپہر سے آدھی رات یا آدھی رات سے دوپہر تک۔
(حاشیہ اَنوار البِشارہ مع فتاوٰی رضویہ مُخَرّجہ ج۱۰ ص۷۵۷)

جواب: کپڑے سے نہیں پونچھ سکتے، کپڑا یا تولیہ دُور رکھ کر اُس میں ناک سنک لیجئے۔

سُوال: سوتے وَقت سِلی ہوئی چادر اوڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: اوڑھ سکتے ہیں بلکہ ایک سے زِیادہ چادریں بھی چہرے کو بچا کر اوڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں، خواہ پاؤں پورے ڈھک جائیں۔

سُوال: اگر نیند میں چادر مُنہ پر اوڑھ لی تو کوئی حَرَج تو نہیں؟

جواب: حَرَج ہے، سوتے میں بھی جُرم پر کَفّارہ ہے۔ (بہارِ شریعت)

سُوال: اگر مُحرِم نے سَر پر کوئی بڑا سا برتن اُٹھالیا تو کیا کَفّارہ دینا ہوگا؟

جواب: کوئی کَفّارہ نہیں، مُحرِم سَر پر غَلّہ کی بوری، لگن، برتن، تختہ وغیرہ اُٹھالے تو جائز ہے۔ ہاں! کپڑے کی گٹھڑی اُٹھائے تو کَفّارہ ہے اور مُحرِمہ کپڑے کی گٹھڑی بھی اُٹھا سکتی ہے کیونکہ اُس کو تو سَر ڈھکنے کی بھی اِجازت ہے۔

سُوال: اگر بھولے سے سلے ہوئے کپڑے پہن کر اِحرام کی نیّت کر لی اب نیّت کے بعد فوراً سلے ہوئے کپڑے اُتار کر بے سلے پہن لئے تو کیا جُرمانہ ہے؟

جواب: صَدَقہ دے۔

سُوال: اگر نیّتِ اِحرام سے پہلے سَر ننگا کرنا بھول گیا بعدِ نیّت فوراً سَر ننگا کرلیا تو کوئی کَفّارہ؟

جواب: صَدَقہ دے۔

سُوال: بِھیڑ میں دوسرے کی چادر سے ہمارا مُنہ یا سَر ڈھک گیا، اِس میں ہمارا تو کوئی قُصور نہیں، کیا اب بھی کوئی سزا ہے؟

جواب: آپ کو صَدَقہ دینا ہوگا، اِس میں یہ ہے کہ آپ کو گناہ نہیں ہوگا ورنہ قَصداً اگر سَر یا مُنہ ڈھکتے تو گناہ بھی ہوتا اور کَفّارہ بھی۔

سُوال: کیا بیماری وغیرہ کی مجبوری سے سِلا ہوا لباس پہننے میں کَفّارے ہیں؟

جواب: جی ہاں! بیماری وغیرہ کے سبب اگر سَر سے پاؤں تک سب کپڑے پہننے کی ضَرورت پیش آئی تو ایک ہی جُرمِ غیرِ اِختیاری (۴۳) ہے۔ اگر چار پہر پہنے یا زِیادہ تو دَم اور کم میں صَدَقہ اور اگر اُس بیماری میں اس جگہ ضَرورت ایک کپڑے کی

مدینہ

---

(۴۳) جُرمِ غیرِ اِختیاری کا مسئلہ ص ۲۷۹ پر مُلاحظہ فرمائیں۔

تھی اور دو پہن لئے مثلاً ضرورت کُرتے کی تھی اور سِلائی والا بنیان بھی پہن لیا تو اِس صورت میں کَفّارہ تو ایک ہی ہو گا مگر گنہگار ہو گا اور اگر دوسرا کپڑا دوسری جگہ پہن لیا مثلاً ضَرورت پاجامے کی تھی اور کُرتہ بھی پہن لیا تو ایک جرم غیرِ اِختیاری ہُوا اور ایک جُرم اِختیاری۔

سُوال: اگر بغیر ضَرورت سارے کپڑے پہن لئے تو کتنے کَفّارے دینا ہوں گے؟

جواب: اگر بغیر ضَرورت سب کپڑے ایک ساتھ پہن لئے تو ایک ہی جُرم ہے دو جُرم اُس وَقت ہیں کہ ایک ضَرورت سے ہو اور دوسرا بِلا ضَرورت۔

سُوال: اگر مُنہ دونوں ہاتھوں سے چُھپا لیا یا سَر پر کسی نے ہاتھ رکھ دیا کوئی حَرَج تو نہیں؟

جواب: کوئی حَرَج نہیں۔

سُوال: مُحرِم موزے پہن سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں پہن سکتا اگر پہنے گا وُہی کَفّارہ ہے جو سِلا ہوا لباس پہننے کا ہے۔

سُوال: اگر کندھے پر سلے ہوئے کپڑے ڈال لئے کیا سزا ہے؟

جواب: جائز ہے کوئی کَفّارہ نہیں۔

وُقُوفِ عَرَفات کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: جو حاجی غُروبِ آفتاب سے قَبل میدانِ عَرَفات سے نکل جائے اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اُس پر دَم واجِب ہو گیا۔ ہاں! اگر غُروبِ آفتاب سے پہلے پہلے حُدُودِ عَرَفات میں واپس داخِل ہو گیا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔

سُوال: کیا دسویں رات کو بھی وُقوفِ عَرَفات ہو سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! کیونکہ وُقوف کا وَقت نویں ذوالحجہ کے اِبتدائے وقتِ ظُہر سے لے کر دَسویں کی طُلُوعِ فَجر تک ہے۔ اِس دَوران ایک لمحہ کے لئے بھی جو مسلمان اِحرام کے ساتھ میدانِ عَرَفات میں داخِل ہو گیا تو اُس کا حج ہو گیا یہاں تک کہ اگر کوئی اِحرام کے ساتھ ہَوائی جہاز میں اُس کی فضاؤں سے گزر گیا وہ بھی حاجی ہو گیا۔

سُوال: وُقوفِ عَرَفات کی نِیَّت کیا ہے؟

جواب: وُقوفِ عَرَفات کی کوئی نِیَّت نہیں، اگر وُقوف کے وَقت کے

دَوران کسی بے ہوش مُحرِم کو بھی کوئی عَرَفات میں اُٹھالائے تو وہ حاجی ہو گیا۔

وُقُوفِ مزدَلِفَہ کے بارے میں سُوال وجواب

سُوال: مزدَلِفہ سے اگر دَسویں کو راتوں رات مِنیٰ چلا گیا تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: دَسویں کی صُبحِ صادِق تا طُلُوعِ آفتاب یہاں کے وُقوف کا وَقت ہے چاہے لمحہ بھر کا وُقوف کرلیا واجِب ادا ہو گیا اور اگر اُس وَقت کے دَوران ایک لمحہ بھی مزدَلِفہ میں نہ گزارا تو دَم واجِب ہو گیا۔

سُوال: اگر مزدَلِفہ میں دَسویں رات کوئی سخت بیمار ہو گیا کہ راتوں رات اُسے مکّۂ مکرَّمہ جانا پڑا اور اُس سے صُبح کا وُقوفِ مزدَلِفہ فوت ہو گیا تو کیا کرے؟

جواب: اگر کمزور یا عورت یا مریض ہے اور اُسے بِھیڑ میں ضَرَر (یعنی ایذا) کا اَندیشہ ہے اِس وجہ سے راتوں رات چلا گیا تو اُس پر کوئی کَفّارہ نہیں۔

رَمی کے مُتعلّق سُوال وجواب

سُوال: کیا عورت کو بھی رَمی کرنا ضَروری ہے؟

جواب: جی ہاں اگر نہیں کرے گی تو دَم واجِب ہو گا۔

سُوال: اگر عورت کسی کو وَکیل کردے تو کوئی حَرَج ہے یا نہیں؟

جواب: عورَت ہو یا مرد، اُس وَقت تک کسی کو وَکیل نہیں کر سکتے جب تک اِس قدَر مریض نہ ہو جائیں کہ سَواری پر بھی جمرہ تک نہ پہنچ سکیں اگر اس قدَر بیمار نہیں ہیں پھر بھی کسی عورَت یا مرد نے دوسرے کو وَکیل کر دیا اور خود رَمی نہیں کی تو دَم واجِب ہو جائے گا۔

سُوال: اگر کسی دِن کی رَمی رہ گئی تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: دَم واجِب ہو گیا۔

سُوال: اگر بالکل رَمی نہیں کی تو کتنے دَم واجِب ہوں گے؟

جواب: خواہ ایک دِن کی رہ گئی یا سب دِنوں کی، صِرف ایک ہی دَم واجِب ہو گا۔

سُوال: اگر رَمی خِلافِ ترتیب ہو گئی تو کیا کرے؟

جواب: خِلافِ ترتیب رَمی کرنا مکرُوہ ہے کوئی کَفّارہ نہیں، بہتر یہ ہے کہ اِعادہ کر لے۔

سُوال: اگر کسی دِن کی اکثر رَمی تَرک کر دی مَثَلًا دَسویں

کو صِرف تین کنکریاں ماریں تو کیا سزا ہے؟

جواب: دَم واجِب ہوگیا۔

سُوال: اگر کسی دِن آدھی سے زِیادہ ماریں مَثَلًا گیارھویں کو تین شیطانوں کو اِکیس کنکریاں مارنی تھیں مگر گیارہ ماریں تو کیا سزا ہے؟

جواب: فی کنکری ایک ایک صَدَقہ دینا ہوگا۔

قُربانی سے مُتَعلّق سُوال وجواب

سُوال: دَسویں کی رَمی کے بعد اگر جَدَّہ شریف میں جاکر تَمَتُّع کی قربانی اور حَلق کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کرسکتے، کیونکہ جَدَّہ شریف حُدُودِ حَرَم سے باہر ہے جب کہ تَمَتُّع اور قِران کی قربانی اور حَلق کا حُدُودِ حَرَم میں ہونا واجِب ہے۔ لٰہذا اگر یہ دونوں جَدَّہ میں کریں گے تو دو دَم واجِب ہوجائیں گے۔

سُوال: مُتَمَتِّع اور قارِن نے اگر رَمی سے پہلے قربانی کردی یا قربانی سے پہلے حَلق کردیا تو کیا کَفّارہ ہے؟

جواب: اِن دونوں صورتوں میں دَم دینا ہوگا۔

سُوال: اگر حجِّ اِفراد والے نے قربانی سے پہلے ہی حَلق

کر دیا تو کیا کوئی سزا ہے؟

جواب: نہیں، کیونکہ مفرِد پر قربانی واجِب نہیں اُس کے لئے مُستحب ہے۔ اگر قربانی کرنا چاہے تو اُس کے لئے افضل یہ ہے کہ پہلے حَلق کرے پھر قربانی۔

حَلق و تقصِیر کے مُتَعلّق سُوال وجواب

سُوال۔ اگر حاجی نے بارھویں کے بعد حَرَم سے باہر سَر منڈوایا تو کیا سزا ہو گی؟

جواب: دو دَم، ایک حَرَم سے باہر حَلق کروانے کا، دوسرا بارھویں کے بعد ہونے کا۔ (رَد المُحتار)

سُوال: مفرِد حَلق کہاں کروائے؟

جواب: اُسے بھی حُدودِ حَرَم میں حَلق یا قَصر کروانا واجِب ہے۔

سُوال: اگر کسی حاجی نے بارھویں کے بعد حَلق کیا تو اُس پر کیا جُرمانہ عائد ہو گا؟

جواب: دَم دینا ہو گا۔

سُوال۔ اگر عُمرہ کا حَلق حَرَم سے باہر کروانا چاہے تو

کرواسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کرواسکتا، کروائے گا تو دَم واجِب ہوگا، ہاں! اِس کے لئے وَقت کی کوئی قید نہیں۔ (دُرِّ مُختار)

سُوال: بعض لوگ قینچی سے دو تین جگہ سے چند بال کاٹ لیتے ہیں اِس طرح قصر ہوجائے گا یا نہیں؟

جواب: نہیں ہوگا، بدستُور پابندیاں باقی رہیں گی۔

سُوال: جو لوگ جَدَّہ شریف وغیرہ میں کام کرتے ہیں اُن میں سے بعض لوگ عُمرہ میں سَر کے چند بال ہی کٹوانے پر اِکتِفا کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہم نے جب پہلی بار عُمرہ کیا تھا اُس میں حلق کروالیا تھا اب بار بار ضَروری نہیں۔ اُن کی دلیل کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: اُن کا یہ جواب شریعت کے مُعاملے میں جرأت ہے۔ کوئی چاہے ہزار بار عُمرہ کرے ہر بار حَلق یا قَصر کروانا پڑے گا خواہ وہ کعبہ شریف کا مُتَوَلّی ہی کیوں نہ ہو۔

سُوال: اگر سَر پر سرے سے بال ہی نہ ہوں تو؟

جواب: خواہ بال ہوں یا نہ ہوں، خواہ قُدرتی گنج ہی کیوں نہ ہو، ہر صورت میں اُسترا پھروانا واجِب ہے۔ ہاں! جس کے سَر پر بکثرت پھُڑیاں یا زَخم

ہوں اور حلق یا قصر ممکن نہ ہو وہ معذور ہے اور اُسے مُعاف ہے۔

مُتَفَرِّق سُوال وجواب

سُوال: اگر مُحرِم کا سَر پھٹ گیا یا مُنہ پر زَخم ہو گیا اور بَصُورتِ مجبوری اُس نے سَر یا مُنہ پر پٹّی باندھ لی تو اُس پر کوئی گُناہ تو نہیں؟

جواب: مجبوری کی صورت میں گُناہ نہیں ہو گا، البتَّہ "جُرمِ غیر اِختیاری" کا کَفّارہ دینا آئے گا۔ لٰہٰذا اگر دِن یا رات یا اِس سے زِیادہ دیر تک اِتنی چوڑی پٹّی باندھی کہ چوتھائی (١/٤) یا اِس سے زِیادہ سَر یا مُنہ چُھپ گیا تو دَم اور کم میں صَدَقہ واجِب ہو گا (جُرم غیر اِختیاری کی تفصیل ص ۲۷۹ پر مُلاحَظہ فرمائیں) اِس کے علاوہ جِسم کے دوسرے اَعضا پر نیز عورت کے سَر پر بھی مجبوراً پٹّی باندھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

سُوال: مُتَمَتِّع اور قارِن حج کے اِنتِظار میں ہیں، اِس دَوران عُمرہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: قارِن کا اِحرام تو ابھی باقی ہے، یہ تو کر ہی نہیں سکتا، رہا مُتَمَتِّع تو اِس بارے میں عُلَماء کا اِختِلاف ہے، بہتر یہی ہے کہ صِرف

نفلی طَواف جتنے کرنا چاہے کرتا رہے اگر عُمرہ کر بھی لے تو بعض عُلَماء کے نزدیک کوئی مضائقہ نہیں۔ ہاں! مَناسکِ حج سے فَراغت کے بعد مُتَمتّع، قارِن، مفرِد ہر کوئی عُمرہ کر سکتے ہیں یہ یاد رہے کہ اَیّامِ تَشریق یعنی ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ اور ۱۳ ذوالحجہ اِن پانچ دِنوں میں عُمرہ کرنا مکرُوہِ تحریمی ہے۔ اگر عُمرہ کیا تو دَم لازِم آئے گا۔ (تنویر، دُرّ مختار)

سُوال: کھانا کھانے کے بعد محرِم صابون سے ہاتھ دھو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: چِکناہٹ دُور کرنے کے لئے صابون سے ہاتھ دھو سکتا ہے۔

سُوال: وُضو کے بعد محرِم کا رُومال سے ہاتھ پونچھنا کیسا ہے؟

جواب: مُنہ پر (اور مرد سَر پر بھی) کپڑا نہیں لگا سکتے، جِسم کا باقی حصّہ اِتنی اِحتِیاط کے ساتھ پونچھ سکتے ہیں کہ میل بھی نہ چھوٹے اور بال بھی نہ ٹوٹے۔

سُوال: محرِمہ اِس طرح مُنہ پر کمانی دار نِقاب ڈالے جو چہرے پر مَس نہ ہو اِس کی اِجازت ہے یا نہیں؟

جواب: اگر چہرے پر مَس نہیں ہوتا تو ڈال سکتی ہے تاہم اِس میں

بعض مسائل ضَرور پیدا ہو سکتے ہیں، مَثَلاً ہَوا چلی یا غَلَطی ہی سے اپنا ہاتھ نِقاب پر رکھ لیا جس کے سبب چاہے تھوڑی سی دیر کے لئے بھی اگر سارے چہرے پر نِقاب لگ گیا تو صَدَقہ واجِب ہو جائے گا۔

سُوال: حَلق کرواتے وَقت مُحرِم سَر پر صابون لگائے یا نہیں؟

جواب: صابون نہ لگائے کیوں کہ میل چھوٹے گا اور میل چُھڑانا اِحرام میں مکرُوہ ہے۔

سُوال: مُحرِم گھٹنوں میں مُنہ رکھ کر سو سکتا ہے یا نہیں، کوئی جُرمانہ وغیرہ؟

جواب: نہیں سو سکتا، کیونکہ اِس سے چہرے پر کپڑا لگے گا۔ کپڑے سے مُنہ چُھپانے پر جُرمانے کے مسائل آگے گزرے۔

سُوال: ماہواری کی حالت میں عورت اِحرام کی نیَّت کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: کر سکتی ہے مگر اِحرام کے نَفل ادا نہیں کر سکتی، نیز طَواف پاک ہونے کے بعد کرے۔

سُوال: سِلائی والے چپّل پہننا کیسا ہے؟

جواب: وَسطِ قدم یعنی قدم کا اُبھرا ہُوا حصَّہ اگر نہ چُھپائیں تو بلا

کراہت جائز ہیں۔

سُوال: اِحرام میں گرہ لگانے کی اِجازت ہے یا نہیں؟

جواب: مکروہ ہے۔

سُوال: عُموماً حُجّاج اِحتیاطاً ایک "دَم" دیتے ہیں یہ کیسا؟ اگر بعد کو معلوم ہوا کہ واقعی ایک دَم واجِب ہوا تھا تو وہ "دَمِ اِحتیاطی" کافی ہوگا یا نہیں؟

جواب: دَم واجِب ہونے کے بعد دیا تھا کافی ہو جائے گا اور اگر پہلے دَم دے دیا اور اِس کے بعد کسی عُمرے وغیرہ میں دَم واجِب ہوا تو وہ گزشتہ دَم کافی نہ ہوگا۔

سُوال: مُحرِم ناک یا کان کا میل نکال سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: وُضو میں ناک صاف کرنا سُنَّت ہے بلکہ غُسل میں اگر ناک میں رینٹھ سوکھ گئی ہو تو چُھڑا کر پانی بہانا فرض ہے۔ لٰہذا اِحرام میں ناک صاف کر سکتے ہیں۔ اِسی طرح پلکوں وغیرہ میں اگر آنکھ کی چیپڑ سوکھ گئی ہے تو اُسے وُضو میں چُھڑانا فرض ہے۔ رہا کان کا میل نکالنا تو چُونکہ کان کے سوراخ کے اندر پانی بہانا نہ وُضو میں ہے نہ غُسل میں، لٰہذا اِس کا حُکم وُہی ہوگا جو بدن کے میل کا

ہے یعنی اِس کا چھڑانا مکروہ ہے۔

سُوال: کیا اپنے زِندہ والدَین کے نام پر عُمرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں۔ فرض نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ہو یا کوئی نَفلی کام ہر قِسم کا ثواب زندہ، مردہ سب کو اِیصال کر سکتے ہیں بلکہ ہر نیک کام کا ثواب بلکہ روزانہ کی پانچوں نَمازوں کا ثواب بھی روزانہ بارگاہِ حَیاتُ النَّبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں نَذر کر کے تمام اُمَّت کو اِیصال کرتے رہنا چاہئے اِس طرح ہمارے ثواب میں کمی نہیں ہوتی بلکہ بڑھ جاتا ہے۔

سُوال: اِحرام کی حالت میں جُوں مارنے کے کَفّارے بیان کریں؟

جواب: اپنی جُوں اپنے بدن یا کپڑے میں ماری یا پھینک دی تو ایک جُوں ہو تو روٹی کا ایک ٹکڑا اور دو یا تین ہوں تو ایک مُٹّھی اَناج اور اِس سے زِیادہ میں صَدَقہ۔ جُوئیں مارنے کے لئے سَر یا کپڑا دھویا یا دُھوپ میں ڈالا جب بھی وُہی کَفّارے ہیں جو مارنے میں ہیں۔ دوسرے نے اِس کے کہنے پر اِس کی جُوں ماری جب بھی اِس کا کَفّارہ ہے۔ اگرچِہ مارنے والا اِحرام میں نہ ہو۔ زمین وغیرہ پر گری ہوئی جُوں یا دوسرے کے بدن یا کپڑوں کی جُوئیں مارنے والے پر کچھ نہیں اگرچِہ وہ دوسرا بھی مُحرِم ہو۔

حجِّ اَکبَر (اَکبَری حج)

سُوال: یہ جو مشہور ہے کہ جمعہ کو جو حج ہو وہ حجِّ اَکبَر ہے، یہ کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: دراَصل عُمرہ کو حجِّ اَصغَر کہا جاتا ہے لٰہذا اِس کے مُقابلے میں حج کو حجِّ اَکبَر کہتے ہیں اِس میں دِن کی کوئی قید نہیں۔ (رُکنِ دین ص۱۰۵)

مولٰینا حسن رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ؎

نہیں کچھ جمعہ پر موقوف اَفضال وکَرَم اُس کا
جو وہ مقبول فرما لے تو ہر حج حجِّ اَکبر ہے

سُوال: توکیا جمعہ کے حج کی کوئی بھی فضیلت نہیں؟

جواب: خیر ایسا بھی نہیں، عُشّاق کے لئے اِس کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حجِ وَداع جُمعہ کو واقع ہُوا تھا یِہی نِسبَت تمام فضائل کی اَصل ہے۔ نیز "مراقی الفلاح" میں ہے کہ جُمعہ کا حج سَتّر حج کے برابر ہے۔

عَرَب شریف میں کام کرنے والوں کے لئے

سُوال: اگر مَکَّۂ مکرّمہ میں کام کرنے والے یا وہاں کے باشندے

"طائف شریف" جائیں تو اب واپسی میں انھیں حج یا عُمرے کا اِحرام باندھنا ضَروری ہے یا نہیں؟

جواب: یہ قاعدہ ذِہن نشین کر لیجئے کہ اَہلِ مکّہ اگر کسی کام سے "حُدُودِ حَرَم" سے باہر مگر مِیقات کے اندر (مَثَلاً جَدّہ شریف) جائیں تو اُنھیں واپسی کے لئے اِحرام کی حاجت نہیں اور اگر "میقات" سے باہر (مَثَلاً مدینہ پاک، طائف، رِیاض وغیرہ) جائیں تو اب بغیر اِحرام کے واپس آنا جائز نہیں۔ (عالمگیری، درمختار)

سُوال: اگر کوئی شخص جَدّہ شریف میں کام کرتا ہو تو اپنے وطن مَثَلاً پاکستان سے کام کے لئے جَدّہ شریف آیا تو کیا اِحرام لازِمی ہے؟

جواب: اگر نیّت ہی جَدّہ شریف جانے کی ہے تو اب اِحرام کی حاجت نہیں بلکہ اب جَدّہ شریف سے مکّۂ مُعَظَّمہ بھی بغیر اِحرام کے جا سکتا ہے۔ لٰہذا جو شخص حَرَم میں بغیر اِحرام جانا چاہتا ہو وہ حِیلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ واقعی اُس کا اِرادہ پہلے مَثَلاً جَدّہ شریف جانے کا ہو اور مکّۂ مُعَظَّمہ حج و عُمرہ کے اِرادے سے نہ جاتا ہو۔ مَثَلاً تِجارت کے لئے جَدّہ شریف جاتا ہے اور وہاں سے فارِغ ہو کر مکّۂ مکرَّمہ کا اِرادہ کیا۔ اگر پہلے ہی سے مکّۂ پاک کا اِرادہ

ہے تو بغیرِ اِحرام نہیں جاسکتا۔ جو شخص دوسرے کی طرف سے حج بدل کو جاتا ہے اُسے یہ حِیلہ جائز نہیں۔ (دُرِّ مُختار، رَدُّالْمُحتار)

عُمرہ یا حج کے لئے سُوال کرنا کیسا؟

سُوال: بعض غریب عُشّاق جذبۂ عِشق سے مغلوب ہو کر عُمرہ یا سفرِ حج کے لئے لوگوں سے مالی اِمداد کا سُوال کرتے ہیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: حرام ہے۔ سُلطانِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جو شخص لوگوں سے سُوال کرے حالانکہ نہ اُسے فاقہ پہنچا نہ اِتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قِیامت کے دِن اِس طرح آئے گا کہ اُس کے مُنہ پر گوشت نہ ہوگا۔ (بَیْہَقِی)

صدرُالافاضل مولٰینا نعیمُ الدِّین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی نَقل کرتے ہیں: "بعض یمنی حج کے لئے بے سرو سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتَوَکِّل کہتے تھے اور مکّۂ مکرّمہ پہنچ کر سُوال شُروع کر دیتے اور کبھی غَصب وخِیانت کے بھی مرتکب ہوتے، اُن کے بارے میں یہ آیتِ

مقدّسہ آگے نازِل ہوئی اور حکم ہُوا کہ توشہ لے کر چلو اوروں پر بار نہ ڈالو، سُوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔"

آیتِ مقدّسہ یہ ہے:

وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى ۫ (پ ۲، ع ۹)

تَرجمۂ کنزُالایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیزگاری ہے۔

پیارے دیوانو! بس صَبر کرو سُوال کی مُمانعت میں اِس قدَر اِہتمام ہے کہ فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تعالٰی نے یہاں تک لکھا ہے کہ غُسل کے بعد اِحرام باندھنے سے پہلے اپنے بدن پر خوشبو لگائیں بشرطیکہ اپنے پاس موجود ہو اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی سے طلب نہ کریں کہ یہ بھی سُوال ہے۔ (شامی)

عُمرہ کے وِیزے پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ اپنے وطن سے رَمضانُ المبارَک میں عُمرہ کا وِیزا لے کر حَرَمین طَیِّبَین جاتے ہیں، پاکستان سے عُمرہ کا وِیزا پندرہ دِن کے لئے یا اِختِتامِ رَمضان تک ہوتا ہے۔ وِیزا کی مُدّت ختم ہو جانے کے باوُجُود وَہیں رہتے ہیں یا حج کر

کے وطن واپس جاتے ہیں اُن کا یہ فِعل شرعاً دُرُست ہے یا نہیں؟

جواب: غالِباً دُنیا کے ہر ملک کا یہ قانون ہے کہ بغیر وِیزا کے کسی غیر ملکی کو رُکنے نہیں دیا جاتا۔ حَرَمین طَیِّبَین میں بھی یِہی قاعدہ ہے۔ مُدَّتِ وِیزا ختم ہونے کے بعد رُکنے والا اگر پولیس کے ہاتھ لگ جاتا ہے، اب چاہے وہ اِحرام کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو اُسے قید کرلیا جاتا ہے۔ اب نہ اُسے عُمرہ کرنے دیتے ہیں نہ حج بلکہ سزا دینے کے بعد "خُرُوج" لگا کر اُسے اُس کے وَطن روانہ کردیتے ہیں۔ جہاں اِس طرح کے خَطرات ہوں (بلکہ سگِ مدینہ (راقمُ الحروف) کو غیر قانونی حج وغیرہ کے لئے رُکنے والوں نے اپنی گرفتاری، قید وبند، خُروج اور حج سے مَحرومی کی داستانیں بھی سُنائی ہیں) کہ پکڑا جائے گا تو یا جُھوٹ بولے گا یا رِشوت دے گا یا ذَلیل ہوگا۔ لٰہٰذا اپنے ذَوق کی تکمیل یا حُصُولِ زَر کے لئے اِس طرح کی قانون شکنی کی شرعاً اِجازت نہیں ہے۔ (دُنیا کے کسی بھی ملک میں ایسا نہ کرے) عُمرہ سے فارِغ ہو کر اپنے وِیزے کی مُدَّت گزار کر وَطن واپس آجائیں اور خالِقِ اَسباب جَلَّ جَلَالُہٗ کے کَرَم پر نظر رکھیں وہ چاہے گا تو حج کے اَسباب بھی عطا فرمادے گا اور آپ اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! کی سَعادت سے بھی مشرَّف ہوجائیں گے۔

۷۸۶

قفلِ مدینہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ

اپنے حج وزِیارت میں سوز و گُداز اور کَیف و مَستی
پیدا کرنے کیلئے اَشکبار آنکھوں سے

٢٥ حکایاتِ حُجّاج

ضَرور پڑھئے!

حج وزِیارت میں مزید سَوز و گُداز اور کَیف و مَستی پیدا کرنے کے لئے عاشِقِ ماہِ رِسالت اعلٰی حضرت عظیمُ البَرَکت **مولانا شاہ احمد رضا خان** عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کی تارِیخِ عُرس (٢٥ صَفَرُالمُظَفَّر ١٣٤٠ھ) کی نِسبَت سے **پچیس حِکایاتِ حُجّاج** پیشِ خدمت ہیں، آخِر میں خود اِمامِ اَہلسنّت عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ رَبِّ العِزَّۃ کی بیداری میں دِیدارِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِیمان اَفروز حِکایَت پیش کی گئی ہے۔ اَشکبار آنکھوں سے پڑھئے اور جھومئے:

میں کیوں نہ روؤں

حضرتِ سیِّدُنا اِمام محمد باقر رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ جب حج کے لئے مَکَّۂ مکرَّمہ تشریف لے گئے اور مسجدِ حَرام میں داخِل ہوئے تو **بیتُ اللّٰہ** شریف کو دیکھتے ہی اِتنے زور سے روئے کہ چیخیں نکل گئیں کسی نے کہا کہ سب لوگوں کی نظریں آپ کی طرف لگ گئی ہیں، آپ اِس قَدَر زور سے گریہ نہ فرمائیں۔ تو آپ نے فرمایا: ''کیوں نہ روؤں شاید **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ میرے رونے کے وجہ سے مجھ پر رَحمت کی نظر فرمادے اور میں کل قِیامت کے دِن اُس کے نزدیک کامیاب ہو جاؤں۔'' پھر آپ نے طَواف کیا اور مَقامِ ابراہیم علیہ السلام پر نَماز پڑھی جب سجدہ کر کے سَر اُٹھایا تو سجدہ کی جگہ آنسوؤں سے تر تھی۔ (رَوضُ الرّیاحین)

ارے زائرِ مدینہ! تو خوشی ہنس رہا ہے
دِلِ غمزدہ جو پاتا تو کچھ اور بات ہوتی

لَبَّیک کہتے ہی بے ہوش ہوگئے

حضرتِ سیِّدُنا امام زَینُ العابِدین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب عزمِ حجِّ **بیتُ اللّٰہ** کیا اور اِحرام باندھا تو چہرۂ

مُبارک کہ زَرد ہو گیا اور لَبَّیْك نہ کہہ سکے، لوگوں نے عرض کیا: آپ لَبَّیْك نہیں پڑھتے؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں جواب میں "لَا لَبَّیْك" نہ کہہ دیا جائے! لوگوں نے عرض کیا: اِحرام باندھ کر لَبَّیْک کہنا ضَروری ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لَبَّیْك پڑھا تو بے ہوش ہو کر سَواری پر سے گر پڑے اور اِختِتامِ حج تک یہی صورت رہی کہ جب بھی لَبَّیْك کہتے بے ہوش ہو جاتے۔ (تہذیب التہذیب) ؎

اُنگلیاں کانوں میں دے دے کے سُنا کرتے ہیں
خلوَتِ دِل میں عجب شور ہے برپا تیرا

اَپاہج حاجی

حضرتِ سیِّدُنا شَقیق بَلخی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے مَکَّۂ مکرّمہ کے راستے میں ایک اَپاہج کو دیکھا جو گھِسَٹ کر چل رہا تھا، میں نے اُس سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ کہنے لگا: سَمرقَند سے۔ میں نے پھر پوچھا: کتنا عرصہ ہوا وہاں سے چلے ہوئے؟ اُس نے کہا: دَس برس سے زیادہ ہوگئے ہیں۔ میں بڑے تَعَجُّب سے اُس کو دیکھنے لگا، اِس پر وہ بولا: اے شَقیق رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! کیا دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: تمہاری

کمزوری اور سَفر کی درازی نے مجھے مُتَعَجِّب کر دیا۔ کہنے لگا، **اے شقیق!** سفر کی دُوری کو میرا شوق قریب کر دے گا اور میری کمزوری کا سَہارا میرا مولا عَزَّوَجَلَّ ہے۔ اے شقیق! تم ایک ضَعِیف بندے سے تَعَجُّب کر رہے ہو! اِس کو تو اِس کا مالک عَزَّوَجَلَّ اُٹھائے ہوئے لئے جارہا ہے۔ ؎

ناتوانی کا اَلَم ہم ضُعفَا کو کیا ہو!
ہاتھ پکڑے ہوئے مولیٰ کی توانائی ہے

پھر اُس نے دو اَشعار پڑھے جن کا ترجَمہ یہ ہے:

(۱) میرے آقا عَزَّوَجَلَّ! میں تیری زِیارت کو آرہا ہوں اور عِشق کی منزِل کٹھِن ہے، لیکن شوق اُس شخص کی مدد کیا کرتا ہے جس کی مال مدد نہیں کرتا۔

(۲) وہ عاشِق ہرگز نہیں ہے جس کو راستے کی ہَلاکت کا خوف ہو اور نہ وہ عاشِق ہے جس کو راستوں کی سختی نے چلنے سے روک دیا۔ ؎

ہم کو تو اُن کے سائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے، بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

جان قربان کردی

حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں حجِّ بیتُ اللّٰه شریف کے لئے جارہا تھا، راستے میں ایک نوجوان دیکھا جو بِغیر سَواری اور زادِراہ کے پیدل چل رہا تھا۔ میں نے اُس کو سلام کیا، اُس نے سلام کا جواب دیا، میں نے پوچھا: اے نوجوان! کہاں سے آئے ہو؟ اُس نے جواب دیا: اُسی (یعنی اللّٰه عَزَّوَجَلَّ) کے پاس سے۔ میں نے کہا: کہاں جارہے ہو؟ کہا: اُسی (یعنی اللّٰه عَزَّوَجَلَّ) کے پاس۔ میں نے کہا: زادِراہ کہاں ہے؟ بولا: اُسی (یعنی اللّٰه عَزَّوَجَلَّ) کے ذِمہ ہے۔ میں نے کہا: یہ طوِیل راستہ بِغیر پانی و توشہ کے طے نہیں ہو گا تیرے پاس کچھ ہے؟ وہ بولا: جی ہاں! میں نے گھر سے نکلتے وَقت پانچ حُروف زادِراہ کے طور پر لے لئے تھے۔ میں نے کہا: وہ **پانچ حُروف** کون سے ہیں؟ اُس نے کہا: اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان: کٓھٰیٰعٓصٓ۔ میں نے کہا: اِن حُروف کے کیا معنٰی ہیں؟ اُس نے کہا: **کاف** کے معنٰی کِفایت کرنے والا، **ھا** کے معنٰی ہدایت کرنے والا، **یا** کے معنٰی پناہ دینے والا، **عَین** کے معنٰی جاننے والا، **صاد** کے معنٰی سچّا تو جس کا ساتھی کافی و ہادی و مودی و عالم

اور صادِق ہو وہ کیسے ضائع یا پریشان ہو سکتا ہے اور اُس کو کیا ضَرورت ہے کہ زادِراہ اور پانی اُٹھائے پھرے۔ حضرتِ سیِّدُنا مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ اُس کا کلام سُن کر میں بے حد مُتاثر ہوا اور اُس کو اپنا قمیص پیش کیا۔ اُس نے قَبول کرنے سے اِنکار کر دیا اور کہا: اے شَیخ! دُنیا کے قمیص سے ننگا رہنا بہتر ہے کیوں کہ دُنیا کی حلال چیزوں پر حِساب ہے اور اِس کی حرام چیزوں پر عذاب ہے۔ جب رات کا اَندھیرا چھا گیا تو اُس نے مُنہ آسمان کی طرف اُٹھایا اور مُناجات کرنے لگا: اے وہ پاک ذات! جس کو بندوں کی اِطاعت سے خوشی ہوتی ہے اور بندوں کے گناہوں سے کچھ نُقصان نہیں ہوتا مجھے وہ چیز عطا فرما جس سے تجھے خوشی ہوتی ہے اور وہ چیز مُعاف فرما دے جس سے تیرا کوئی نقصان نہیں۔ جب لوگوں نے اِحرام باندھ کر "لَبَّیْكَ" کہا تو وہ خاموش تھا، میں نے کہا: تم لَبَّیْكَ کیوں نہیں کہتے؟ اُس نے کہا: مجھے ڈر ہے کہ میں کہوں: لَبَّیْكَ اور وہ فرما دے: "لَا لَبَّیْكَ وَلَا سَعْدَیْكَ وَلَا اَسْمَعُ کَلَامَكَ وَلَا اَنْظُرُ اِلَیْكَ" یعنی نہ تیری لَبَّیْك قَبول ہے اور نہ سَعْدَیْك اور نہ میں تیرا کلام سُنوں اور نہ تیری طرف دیکھوں۔ پھر وہ چلا گیا تو میں نے

اُس کو سارے راستہ میں کہیں نہ دیکھا مِنٰی پہنچ کر دیکھا کہ وہ کچھ عَرَبی اَشعار پڑھ رہا تھا جن کا ترجمہ ہے:

(۱) بے شک وہ حبیب جس کو میرا خون پسندیدہ ہے تو میرا خون اُس کے لئے حلال ہے حَرَم میں بھی اور حَرَم کے باہر بھی۔

(۲) خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میری رُوح کو علم ہو جائے کہ وہ کس ذاتِ اَقدس سے مَحَبَّت کرتی ہے تو وہ قدم کے بجائے سَر کے بَل کھڑی ہو جائے۔

(۳) مجھے مَلامَت کرنے والے! اُس کے عِشق میں مجھے مَلامَت نہ کر کہ اگر تجھے وہ نظر آئے جو میں دیکھتا ہوں تو تُو کبھی بھی مجھے مَلامَت نہ کرے۔

(٤) لوگوں نے عید کے دِن بھیڑ، بکریوں اور اُونٹوں کی قُربانی کی اور محبوب نے اس دِن میری جان کی قُربانی کی۔

(۵) لوگوں کا حج ہُوا ہے اور میرا حج بذاتِ خود میرا محبوب ہے۔ لوگوں نے قُربانیاں ہدِیَّہ کیں اور میں نے اپنی جان اور اپنے خون کی قُربانی کا تحفہ پیش کیا۔ پھر وہ گڑگڑا کر عرض گزار ہوا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! لوگوں نے قُربانیاں کیں اور تیرا تقرُّب حاصل کیا اور میرے پاس تو کچھ بھی نہیں جس کے ساتھ میں تیرا تقرُّب حاصل کروں سِوائے اپنی جان کے، تو اِس کو تیری بارگاہ میں نذر کرتا ہوں تو اِس کو قبول فرما پھر اُس نے ایک چیخ ماری اور زمین پر گرا اور اُس کی رُوح قفَسِ عُنصری سے پرواز کر گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: پھر یکایک غیب سے یہ صدا سُنائی دینے لگی: "یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عِشق کی تلوار سے قتل ہُوا ہے۔ پھر میں نے اُس کی تجہیز و تکفین کی۔ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (رَوضُ الرِّیاحین) ؎

کیا نذر کریں جاناں، کیا چیز ہماری ہے
یہ دل بھی تمہارا ہے یہ جاں بھی تمہاری ہے

پُر اَسرار حاجی

حضرت سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

ہیں کہ میں نے میدانِ عَرَفات میں ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نہایت دَردو سَوز کے ساتھ روتے ہوئے عَرَبی میں یہ اَشعار پڑھ رہا ہے۔ ترجَمہ یہ ہے:

(۱) وہ ذات ہر عَیب سے پاک ہے۔ اگر ہم اپنی آنکھوں سے کانٹوں اور گرم سوئیوں پر بھی اُس کو سجدہ کریں تو پھر بھی اُس کی نعمتوں کا حق دَسواں حصَّہ بلکہ دَسویں کا دَسواں ہی نہیں بلکہ اُس کا بھی دَسواں حصَّہ حق ادا نہ ہو۔

(۲) اے پاک ذات! میں نے کتنی مرتبہ لغزِشیں کیں اور کبھی اپنی لغزِشوں اور نافرمانیوں میں تجھے یاد نہ کیا اور اے میرے مالک عَزَّوَجَلَّ! تو ہمیشہ مجھے دَرپردہ یاد فرماتا رہا۔

(۳) میں نے کتنی مرتبہ گناہوں کے وَقت جہالت سے اپنا پردہ فاش کیا اور تو نے ہمیشہ مجھ پر لُطف وکَرَم کیا اور اپنے حِلم کے ساتھ میری پردہ پوشی فرمائی۔

حضرتِ سیِّدُنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

پھر وہ میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ جب میں نے اُس کو نہ دیکھا تو لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون تھا؟ تو کسی نے مجھ سے کہا کہ یہ حضرتِ ابو عُبَیدہ خواص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور اِن کے خواص (یعنی خوبیوں) میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اِنہوں نے ستَّر برس تک خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ کے سبب آسمان کی طرف مُنہ نہیں اُٹھایا۔ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (رَوضُ الرَّیاحین) ؎

بے نوا ، مفلس و محتاج و گدا کون؟ کہ میں
صاحبِ جُود و کَرَم وَصف ہے کس کا؟ تیرا

بغیر حج کئے حاجی

حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی ہم دونوں ایک قافِلہ کے ساتھ حج کے لئے جارہے تھے جب ہم کوفہ میں پہنچے تو میں ضَروریاتِ سفر خریدنے کے لئے بازاروں میں پھر رہا تھا میں نے دیکھا کہ ایک وِیران سی جگہ پر ایک خچر مرا ہُوا پڑا تھا اور ایک عورت جس کے کپڑے بہت پرانے اور بوسیدہ ہو چکے تھے وہ چاقو سے اُس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر ایک ٹوکری میں رکھ رہی تھی۔

میں نے خیال کیا کہ یہ مردار گوشت لئے جا رہی ہے اِس پر خاموش نہیں رہنا چاہیے ممکن ہے کہ یہ کوئی بھٹیاری عورت ہو کہ یہی پکا کر لوگوں کو کھلا دے، میں چپکے سے اُس کے پیچھے ہو لیا۔

وہ عورت ایک بڑے مکان میں جس کا دروازہ بھی اُونچا تھا پہنچی اور دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے آواز آئی: کون ہے؟ اُس نے کہا: کھولو، میں ہی بدحال ہوں، دروازہ کھلا اور اُس میں سے چار لڑکیاں آئیں جن سے بدحالی اور مصیبت کے آثار ظاہِر ہو رہے تھے۔ اُس عورت نے اندر جا کر وہ ٹوکری اُن لڑکیوں کے سامنے رکھ دی اور روتے ہوئے کہا کہ اِس کو پکالو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر اِختیار ہے، لوگوں کے دِل اُسی کے قبضے میں ہیں۔

وہ لڑکیاں اُس گوشت کو کاٹ کاٹ کر آگ پر بھُوننے لگیں۔

مجھے قلبی رَنج ہوا، میں نے باہر سے آواز دی، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندی! خدا عَزَّوَجَلَّ کے لئے اِس کو نہ کھانا۔ وہ بولی: تو کون ہے؟ میں نے کہا: میں ایک پردیسی آدمی ہوں۔ بولی، اے پردیسی! ہم خود ہی مقدَّر کے قَیدی ہیں، تین سال سے ہمارا کوئی معین ومددگار نہیں اب تو ہم سے کیا چاہتا ہے؟

میں نے کہا: مجوسیوں کے ایک فرقہ کے سِوا کسی مذہب میں مردار کا کھانا جائز نہیں۔ وہ بولی: "ہم خاندانِ نبوَّت کے شریف (سیِّد) ہیں، اِن لڑکیوں کا باپ بڑا نیک تھا وہ اپنے ہی جیسوں سے اِن کا نکاح کرنا چاہتا تھا، اُس کو نوبت نہ آئی اور اُس کا اِنتِقال ہو گیا۔ جو ترکہ اُس نے چھوڑا تھا وہ ختم ہو گیا۔ ہمیں معلوم ہے کہ مردار کھانا جائز نہیں لیکن حالتِ اِضطِرار میں جائز ہو جاتا ہے اور ہمارا چار دِن کا فاقہ ہے۔

سیِّد گھرانے کے اِن حالات کو سُن کر مجھے رونا آگیا اور میں روتے ہوئے انتہائی بے چینی کے ساتھ وہاں سے واپس ہوا۔ بھائی کے پاس آکر میں نے بھائی سے کہا کہ میرا ارادہ حج کا نہیں ہے۔ اُس نے مجھے بہت سمجھایا اور حج کے فضائل بتائے کہ حاجی ایسی حالت میں لوٹتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا وغیرہ وغیرہ۔

مگر میں نے بہ اِصرار اپنے کپڑے، اِحرام کی چادریں اور جو سامان میرے ساتھ تھا جس میں چھ سو درہم نقد بھی تھے سب لیکر چل دیا بازار سے ایک سو درہم کا آٹا اور ایک سو درہم کا کپڑا خریدا اور باقی چار سو درہم آٹے میں چھپا دیئے اور ساداتِ کرام کے گھر پہنچا

اور سب سامان کپڑے اور آٹا وغیرہ اُن کو پیش کر دیا۔ اُس عورت نے اللہ تعالٰی کا شکر ادا کیا اور اِس طرح دُعا دی:

اے اِبنِ سُلَیمان رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے اَگلے پچھلے سب گناہ مُعاف کرے اور تجھے حج کا ثواب اور اپنی جنَّت میں جگہ عطا فرمائے اور اِس کا ایسا بدلہ عطا فرمائے جو تجھ پر بھی ظاہِر ہو جائے۔ سب سے بڑی لڑکی نے دُعا دی: " اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرا اَجر دُگنا کرے اور تیرے گناہ مُعاف فرمائے۔" دوسری نے اِس طرح دُعا دی: " اللہ تعَالٰی تجھے اس سے بہت زِیادہ عطا فرمائے جتنا تو نے ہمیں دیا۔" تیسری نے دُعا دیتے ہوئے کہا: " اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے نانا جان رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ تیرا حشر کرے۔" چوتھی نے جو سب سے چھوٹی تھی اُس نے یوں دُعا دی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے ہم پر اِحسان کیا تو اس کا نِعمُ البَدَل اس کو جلدی عطا کر اور اس کے اَگلے پچھلے گناہ مُعاف فرما۔"

حُجّاج کا قافِلہ روانہ ہو گیا اور میں کوفہ ہی میں مجبوراً پڑا رہا یہاں تک کہ وہ سب لوگ حج سے فارِغ ہو کر واپس بھی آ گئے۔ مجھے

خیال تھا کہ اُن حُجّاج کا اِستِقبال کروں اور اُن سے اپنے لئے دُعا کرواؤں کہ کسی مقبول کی دُعا میرے حق میں قَبول ہو جائے۔ جب حُجّاج کا قافِلہ میری آنکھوں کے سامنے آگیا تو مجھے اپنے حج کی سَعادت سے مَحروم رہ جانے پر بہت اَفسوس ہوا اور میرے آنسو نکل آئے۔

جب میں اُن حاجیوں سے مِلا تو میں نے کہا: "اللہ تَعَالٰی تمہارا حج قَبول فرمائے اور تمہارے اَخراجات کا بَدَل عطا فرمائے۔" اُن میں سے ایک نے کہا کہ "یہ دُعا کیسی؟ میں نے کہا: "ایسے شخص کی دُعا جو دروازہ تک پہنچ کر حاضِری سے مَحروم رہا ہو۔" وہ کہنے لگا: بڑے تعجُّب کی بات ہے اب تو وہاں جانے سے انکار کرتا ہے؟ کیا تو ہمارے ساتھ عَرَفات کے میدان میں نہیں تھا؟ کیا تو نے ہمارے ساتھ شیطان کو کنکریاں نہیں ماری تھیں؟ اور کیا تو نے ہمارے ساتھ طواف نہیں کئے؟ میں اپنے دِل میں سوچنے لگا کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا لُطف و کَرَم ہے۔

اِتنے میں میرے شہر کے حاجیوں کا قافِلہ بھی آگیا۔ میں نے اُن سے بھی کہا کہ اللہ تَعَالٰی تمہاری سَعی مشکور فرمائے اور تمہارا حج قَبول فرمائے۔ وہ بھی یہی کہنے لگے کہ تو ہمارے ساتھ عَرَفات

میں نہ تھا؟ یا رَمیٔ جمرات نہیں کی؟ اب انکار کرتا ہے! اُن میں سے ایک شخص آگے بڑھتا ہوا میرے قریب آیا اور کہا کہ بھائی اب انکار کیوں کرتے ہو؟ کیا بات ہے آخِر تم ہمارے ساتھ مکّہ شریف میں نہیں تھے یا مدینۂ پاک میں نہیں تھے؟ یہ دیکھو تمہارے ساتھ ہونے کی دلیل کہ جب ہم روضۂ اَطہر کی زِیارت کر کے بابِ جبرئیل سے باہر آرہے تھے تو اُس وَقت بِھیڑ کی وجہ سے تم نے یہ تھیلی مجھے بَطورِ اَمانت دی تھی جس کی مہر پر لکھا ہوا ہے: مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ یعنی جو ہم سے مُعاملہ کرتا ہے نَفع پاتا ہے۔ یہ لو اپنی تھیلی۔ حضرتِ رَبیع رَحمَۃُ اللہِ تَعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے اُس تھیلی کو اِس سے پہلے کبھی دیکھا بھی نہ تھا، میں نے تھیلی لے کر اپنے پاس رکھ لی، عشاء کی نماز پڑھ کر اپنا وظیفہ پورا کیا اور اِسی سوچ میں جاگتا رہا کہ آخِر یہ قِصّہ کیا ہے؟ اِسی میں میری آنکھ لگ گئی تو میں نے تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زِیارت کی، میں نے مکّی مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سلام عرض کیا اور دَست بوسی کی۔ سرکار صَلَّی اللہُ تَعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تَبَسُّم فرماتے

ہوئے سلام کا جواب دیا اور فرمایا:

اے رَبیع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ! آخر ہم کتنے گواہ اِس پر قائم کریں کہ تو نے حج کیا تو مانتا ہی نہیں، سُن! بات یہ ہے کہ جب تو نے اُس خاتون پر جو میری اولاد میں سے تھی، اِحسان کیا اور اپنا زادِ راہ اِیثار کر کے اپنا حج ملتوی کر دیا تو میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی کہ وہ اِس کا نِعمُ البَدَل تجھے عطا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ تیری صورت پر پیدا فرمایا اور حکم دیا کہ وہ قِیامت تک ہر سال تیری طرف سے حج کیا کرے نیز دُنیا میں تجھے یہ عِوَض دیا کہ چھ سو درہم کے بدلے چھ سو دینار (سونے کی اشرفیاں) عطا فرمائے، تو اپنی آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ پھر حُضور، فیض گنجور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی وہی اَلفاظ ارشاد فرمائے کہ: "مَنْ عَامَلَنَا رَبِحَ "(یعنی جو ہم سے معاملہ کرتا ہے نفع پاتا ہے) رَبیع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں سو کر اُٹھا اور اُس تھیلی کو کھولا تو اُس میں چھ سو اشرفیاں تھیں۔ (رشفۃ الساوی)

تیرے قدموں کا تبرک یدِ بیضائے کلیم
تیرے ہاتھوں کا دِیا فضلِ مسیحائی ہے

شیخ شبلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا حج

حضرتِ سیِّدُنا شِبلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب عَرَفات میں پہنچے تو بالکل چپ رہے، سورج غُروب ہونے تک کوئی لفظ بھی مُنہ سے نہ نکالا۔ جب وہاں سے مِنیٰ کی طرف چلے اور حُدُودِ حَرَم کے نشانات سے آگے بڑھے تو آنکھوں سے آنسو بہنے لگے روتے ہوئے اُنھوں نے چند اَشعار پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

(۱) میں چل رہا ہوں اِس حال میں کہ میں نے اپنے دِل پر تیری محبَّت کی مہر لگادی تا کہ اِس دِل پر تیرے سِوا کسی کا گزر نہ ہو۔

(۲) اے کاش! مجھ میں یہ اِستِقامت ہوتی کہ میں اپنی آنکھوں کو بند رکھتا اور اُس وَقت تک کسی کو نہ دیکھتا جب تک تجھے نہ دیکھ لیتا۔

(۳) اَہلِ محبَّت میں بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو ایک ہی کے ہو کر رہتے ہیں اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں دوسرے کی بھی شرکت ہوتی ہے۔

(٤) جب آنکھوں سے آنسو نکل کر رُخساروں پر بہنے لگتے

ہیں تو ظاہِر ہو جاتا ہے کہ کون واقعی رو رہا ہے اور کون بَناوَٹی رونا رو رہا ہے۔ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ (رَوضُ الرِّیاحین) ؎

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے مِلا کرتا ہے
آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

(ذوق نعت)

چھ لاکھ میں سے صِرف چھ

حضرت سیِّدُنا ابو عبدُاللہ جوھری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک سال میں عَرَفات کے میدان میں تھا میری ذرا سی آنکھ لگی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ دو فرشتے آسمان سے اُترے اُن میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ اِس سال کتنے آدمیوں نے حج کیا ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ چھ لاکھ آدمیوں نے مگر اُن میں سے قَبول صرف چھ ہی آدمیوں کا ہُوا ہے! یہ بات سُن کر مجھے بہت رَنج ہُوا، دِل چاہا کہ اپنی حالت پر پھوٹ پھوٹ کر روؤں، اِتنے میں پہلے فرشتے نے دوسرے سے پوچھا کہ اللہ تعَالٰی نے اُن لوگوں کے ساتھ، جن کا حج قبول نہیں ہوا، کیا مُعاملہ کیا؟ دوسرے فرشتے نے کہا

کہ کریم عَزَّوَجَلَّ نے نظرِ کَرَم فرمائی اور چھ مقبولین کے طفیل چھ لاکھ کا حج بھی قَبول فرمالیا ہے اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے اور وہ اپنا فَضل جسے چاہے عطا فرمائے وہ بڑا فضل وکَرَم والا ہے۔ رَوضُ الرّیاحین ـــہ

اِس بے کسی پہ دِل کو مرے ٹیک لگ گئی
شُہرہ سُنا جو رحمتِ بے کس نواز کا

(ذوق نعت)

غیبی انگور

حضرتِ سیِّدُنا لَیث بِن سعد رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ۱۱۳ھ میں حج کے لئے پیدل چلتا ہوا مَکَّۂ مکرّمہ پہنچا، عصر کی نماز کے وَقت جَبَلِ اَبی قُبَیس(۴۴) پر گیا تو وہاں ایک بزرگ کو دیکھا کہ بیٹھے دُعائیں مانگ رہے ہیں اور

مـــــــــــــــدینہ

(۴۴) جَبَلِ اَبی قُبَیس مسجدِ حرام کے باہر رُکنِ اَسوَد کے مُقابِل ہے۔ کہا جاتا ہے یہ دُنیا کا سب سے پہلا پہاڑ ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ مُعجزۂ شَقُّ القَمَر یہیں ظُہور پذیر ہوا تھا۔ وَاللہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ۔سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ

یارَبّ یارَبّ اِتنی مرتبہ کہا کہ دَم گھٹنے لگا پھر اِسی طرح لگاتار یَارَبَّاہ یَارَبَّاہ کہا پھر اِسی طرح ایک سانس میں یَااَللّٰہُ یَااَللّٰہُ کہا پھر اِسی طرح یَارَحْمٰنُ یَارَحْمٰنُ پھر یَارَحِیْمُ یَارَحِیْمُ پھر یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن کہتے رہے۔ اِس کے بعد کہا: یَااَللّٰہ! میرا اَنگوروں کو دِل چاہتا ہے وہ عطا فرما اور میری چادریں پُرانی ہوگئی ہیں۔ سیِّدُنا لَیث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اُسی وَقت میں نے اُن کے پاس ایک ٹوکری اَنگوروں سے بھری ہوئی رکھی دیکھی، حالانکہ اُس وَقت رُوئے زمین پر کہیں اَنگور نہیں تھے اور ساتھ ہی دو نئی چادریں رکھی ہوئی دیکھیں۔ جب وہ کھانے لگے تو میں نے کہا: میں بھی آپ کے ساتھ کھاؤں گا۔ فرمایا: کیوں؟ میں نے کہا: اِس لئے کہ جب آپ دُعا فرما رہے تھے تو میں اٰمین اٰمین کہہ رہا تھا۔ فرمایا: اَچّھا آؤ اور کھاؤ لیکن کچھ ساتھ نہ لے جانا۔ میں نے آگے بڑھ کر اُن کے ساتھ اَنگور کھانے شُروع کر دیئے، وہ اَنگور ایسے عجیب و لذِیذ تھے کہ میں نے اُن جیسے اَنگور ہرگز کبھی نہیں کھائے تھے، اُن میں بیج بھی نہ تھا، میں نے خوب پیٹ بھر کر کھائے مگر لُطف یہ کہ ٹوکری میں کچھ کمی نہ

ہوئی۔ پھر وہ فرمانے لگے کہ اِن دونوں چادروں میں سے ایک پسند کر لو۔ میں نے کہا کہ چادر کی مجھے ضَرورت نہیں ہے۔ فرمایا: اَچّھا ذرا سامنے سے ہٹ جاؤ تاکہ میں اِن کو پہن لوں، میں ایک طرف ہٹ گیا تو اُنہوں نے ایک تو تہبند کے طور پر باندھ لی اور دوسری اوڑھ لی اور جو چادریں پہلے سے پہنے ہوئے تھے اُن کو ہاتھ میں لے کر پہاڑ کے نیچے اُترے، میں بھی پیچھے ہولیا۔ جب صَفا و مروہ کے درمِیان پہنچے تو ایک سائل نے عرض کیا: **اے اِبنِ رسول!** آپ یہ کپڑا مجھے پہنا دیجئے اللہ تعالیٰ آپ کو جنّت کا حلہ پہنائے، تو اُنہوں نے وہ دونوں چادریں اُس کو دے دیں۔ میں نے اُس سائل کے پاس جا کر اُس سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اُس نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا اِمام **جَعفَر صادِق** رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ میں نے پھر اُن کو ڈھونڈا تاکہ اُن سے کچھ سُنوں اور نَفع حاصل کروں مگر افسوس! میں اُن کو نہ پاسکا۔ (رَوضُ الرِّیاحین) ؎

کیونکر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوق نعت)

اِمدادِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایک نوجوان طَوافِ کعبہ کرتے ہوئے فقط دُرُود شریف ہی پڑھ رہاتھا کسی نے اُس سے کہا: کیا تجھے کوئی اور دُعائے طَواف نہیں آتی یا کوئی اور بات ہے؟ اُس نے کہا: ہاں ! دُعائیں تو آتی ہیں مگر بات یہ ہے کہ میں اور میرے والد دونوں حج کے لئے نکلے تھے تو میرے والد راستہ میں بیمار ہو کر فوت ہو گئے تو کچھ وَقت کے بعداُن کا چہرہ سیاہ ہو گیا آنکھیں پھر گئیں اور پیٹ پھول گیا میں بہت رویااور کہا: اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ؕ افسوس! میرے والد مسافری کے عالم میں وطن سے دُور جنگل میں اِنتِقال کر گئے۔ جب رات ہو گئی تو مجھ پر نیند کا غَلَبہ ہوا، میں سو گیا تو میں نے خواب میں ایک حسین و جمیل ہستی کی زِیارت کی جو سفید لباس میں ملبوس تھے اور خوشبو میں مہک رہے تھے۔ اُنھوں نے میرے والد صاحب کی مِیّت کے قریب تشریف لا کر اپنا نورانی ہاتھ اُن کے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، دیکھتے ہی دیکھتے میرے مرحوم باپ کا چہرہ دودھ سے زِیادہ سفید اور روشن ہو گیا اور پیٹ بھی اَصلی حالت پر آ گیا۔ جب وہ بزرگ واپس جانے لگے تو میں نے اُن کا دامنِ اَقدس

تھام لیا اور عرض کی:

اے میرے سردار! آپ کو اُس کی قَسَم جس نے آپ کو اِس جنگل میں میرے والدِ مرحوم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے آپ کون ہیں؟

تو آپ نے فرمایا: تُو ہمیں نہیں پہچانتا؟ ہم تو مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں، تیرا یہ باپ بہت گنہگار تھا مگر یہ ہم پر دُرُود شریف بہت پڑھتا تھا، جب اِس پر یہ مصیبت نازِل ہوئی تو اِس نے ہم سے فریاد کی لٰہذا ہم نے اِس کی فَریادرَسی کی ہے اور ہم ہر اُس شخص کی فَریادرسی کرتے ہیں جو اِس دُنیا میں ہم پر زِیادہ دُرُود بھیجتا ہے۔ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ (رَوضُ الرِّیاحین) ؎

فَریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیرِ بشَر کو خبر نہ ہو

(حَدائق بخشش)

دیکھو مدینہ آگیا

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم الخواص رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سَفَر میں شِدّتِ پیاس سے بے تاب ہو کر گر پڑا، تو

کسی نے میرے مُنہ پر پانی چِھڑکا، میں نے آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھا کہ ایک حسین شخص خوب صورت گھوڑے پر سَوار کھڑا ہے۔ اُس نے مجھے پانی پِلایا اور کہا: میرے ساتھ سَوار ہو جاؤ۔ ابھی چند قَدَم ہی چلے تھے کہ اُنہوں نے کہا: دیکھو! کیا نظر آرہا ہے؟ میں نے کہا: "یہ تو مدینۂ منوَّرہ ہے۔" تو اُنہوں نے فرمایا: اُترو اور جاؤ، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اَقدَس میں سلام عرض کرو اور یہ بھی عرض کرنا کہ خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے۔ (رَوضُ الرِّیاحین) ؎

کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سَہارا دے دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پیچیدہ پیچیدہ

سبز گھوڑے سوار

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو عمران الواسطی رَحمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں مَکّۂ مکرّمہ سے سوئے مدینۂ منوَّرہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ فائض الانوار کے دِیدار کی نیّت سے چلا راستہ میں مجھے اِتنی سخت پیاس لگی کہ میں اپنی زندگی سے مایوس ہو گیا اور اِسی مایوسی کی حالت میں ایک

کیکر کے دَرَخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ دفعۃً سبز لباس میں ملبوس ایک سوار سبز گھوڑے پر نُمودار ہوئے اور میرے پاس آئے اُن کے گھوڑے کی لگام اور زِین بھی سبز تھی۔ نیز اُن کے ہاتھ میں پیالہ بھی سبز اور اُس میں شربت بھی سبز رنگ ہی کا تھا وہ اُنہوں نے مجھے دیا اور فرمایا: پیو! میں نے تین سانس میں پیا مگر اُس پیالہ میں سے کچھ بھی کم نہ ہوا۔ پھر اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: مدینۂ منوَّرہ، تاکہ نبیِّ اَکرَم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دونوں ساتھیوں حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کی خدمتِ سراپا عظمت میں سلام عرض کروں۔

تو فرمایا: جب تم وہاں پہنچو اور حُضُور، سراپا نور، فیض گَنجُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھُمَا کی خدمتِ بابَرَکت میں سلام عرض کر لو تو اُن تینوں بُلند و بالا ہستیوں سے عرض کرنا کہ رِضوان (فرشتۂ خازِنِ جنَّت) بھی آپ حضرات کی خدمت میں سلام

عرض کرتا ہے۔ (رَوضُ الرِّیاحین) ؎

جاں بلب ہوں جاں بلب پر رحم کر
اے لَبِ عیسٰی دَوراں اَلغیاث

(حَدائق بخشش)

بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ملک یمن کے شہر صَنعا سے بہ اِرادۂ حج نکلا تو شہر کے بہت سے لوگ مجھے رُخصت کرنے کے لئے شہر سے باہر تک آئے اُن میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ جب تم مدینۂ منوَّرہ پہنچو تو میری طرف سے بھی حُضُورِ پُر نور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ، حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی خدمت میں سلام عرض کر دینا۔

جب میں مدینۂ منوَّرہ حاضِر ہُوا تو اُس آدمی کا سلام پہچانا بھول گیا، جب مدینۂ منوَّرہ سے رُخصت ہو کر ذُوالحُلَیفہ پہنچا اور اِحرام باندھنے کا اِرادہ کیا تو مجھے اُس آدمی کا سلام پہنچانا یاد آگیا۔ میں نے اپنے

ساتھیوں سے کہا کہ میرے واپس آنے تک میرے اُونٹ کا خیال رکھنا، مجھے مدینہ طیِّبہ ایک ضَروری کام کے لئے جانا پڑ گیا ہے ساتھیوں نے کہا کہ اب قافِلہ کی روانگی کا وَقت ہے اور ہمیں اَندیشہ ہے کہ اگر تم قافِلہ سے جُدا ہوگئے تو پھر اِس قافِلہ کو مکّۂ مُعَظَّمہ تک بھی نہ پاسکو گے۔ میں نے کہا: تو پھر میری سَواری کو بھی اپنے ساتھ لیتے جانا۔

چنانچہ میں واپس مدینۂ منوَّرہ آیا اور روضۂ اَقدَس پر حاضِر ہو کر اُس شخص کا سلام حُضُورِ انور، مدینے کے تاجوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرات صحابہ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کی خدمت بابَرَکت میں پیش کیا۔ رات ہو چُکی تھی، میں مسجِد شریف سے باہر نکلا تو ایک شخص ذُوالحُلَیفَہ کی طرف سے آتا ہُوا ملا۔ میں نے اُس سے قافِلہ کے متعلّق پوچھا، اُس نے بتایا کہ قافلہ روانہ ہو چُکا ہے۔ میں مسجِدِ نبوی شریف میں لوٹ آیا اور خیال کیا کہ کسی دوسرے قافلہ کے ساتھ چلا جاؤں گا اور سو گیا۔ آخر شب میں نے تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ، اور حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہ کی زِیارت کی۔

حضرتِ ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: **یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یہی وہ شخص ہے۔** حُضُورِ اَکرَم، رَحمتِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: "ابو الوَفاء!" میں نے عرض کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری کُنیَت تو ابوالعبّاس ہے۔ فرمایا: تم ابو الوفاء (یعنی وفادار) ہو۔ پھر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے مسجدِ حرام (یعنی مَکَّۂ مکرّمہ) میں رکھ دیا۔ میں نے مَکّۂ مُعَظَّمہ میں آٹھ ۸ دن تک قِیام کیا اِس کے بعد میرے ساتھیوں کا قافِلہ مَکّۂ مکرّمہ پہنچا۔ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (رَوضُ الرّیاحین) ـــہ

غمزدوں کو رضا مژدہ دیجے کہ ہے
بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

(حَدائق بخشش)

دَستِ مُبارَک کا نظارہ

حضرتِ الشَّیخ السَّید احمد الرفاعی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب حج سے فارِغ ہو کر مدینۂ مُنوَّرہ روضۂ اَنور پر حاضِر ہوئے تو عَرَبی میں

دو شعر پڑھے جن کا ترجمہ یہ ہے:

(۱) دُوری کی حالت میں اپنی رُوح کو خدمتِ اَقدَس میں بھیجا کرتا تھا تو وہ میری نائب بن کر آستانۂ مُبارَکہ کو چوما کرتی تھی۔

(۲) اور اب بدن کے ساتھ حاضِر ہو کر ملنے کی باری آئی ہے تو اپنا دَستِ مُبارَک دراز فرمایئے تاکہ میرے ہونٹ اُس کو چومیں۔

جونہی اَشعار ختم ہوئے دستِ اَنور قبرِ منوَّر سے باہر نکلا اور اُنہوں نے اُس کو چوما۔ (اَلْحاوِی لِلفَتاوِی) ـہ

واہ کیا جود و کَرَم ہے شہ بَطحا تیرا
"نہیں" سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَاوَلَدِیْ

حضرت السید نورُالدِّین الایجی رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب روضۂ اَقدَس پر حاضِر ہوئے تو عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ تو جتنے لوگ اس وَقت وہاں حاضِر تھے اُن سب نے سُنا کہ روضۂ اَنور سے جواب آیا، وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَاوَلَدِیْ (یعنی اور تجھ پر سلام ہو اے میرے بیٹے!) (اَلْحاوِی لِلفَتاوِی) ـہ

تم کو غُلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت
ہے ترکِ اَدب ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو!

(ذوق نعت)

جوابِ سلام

حضرتِ شیخ ابونَصر عبدُالواحدبِن عبدُالملکِ بِن محمد بِن ابو سعید الصّوفی الکرخی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حج سے فارِغ ہوکر مدینۂ منوَّرہ روضۂ انور پر حاضِر ہوا، حُجرۂ شریفہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرتِ شیخ ابو بکر الدّیار بِکری تشریف لائے اور چہرۂ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا: اَلسَّلامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ تو میں نے اور تمام حاضِرین نے سُنا کہ روضۂ شریفہ کے اَندر سے آواز آئی : وَعَلَیْكَ السَّلامُ یَا اَبَابَکْرٍ (اَلْحاوِی لِلفَتاوِی) ـہ

وہ سلامت رہا قیامت میں پڑھ لئے جس نے دِل سے چار سلام
اِس جوابِ سلام کے صدقے تاقیامت ہوں بے شمار سلام

عُشّاق پر کرم

حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن بنان الحمال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے

ہیں کہ ہمارے بعض دوستوں نے ہمیں بتایا کہ مکّۂ مکرّمہ میں ایک بُزُرگ جو اِبن ثابِت کے نام سے مشہور تھے، رہتے تھے مُتَواتر ساٹھ سال تک وہ ہر سال فقط حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ اَقدَس میں سلام عرض کرنے کے نیَّت سے مدینۂ مُنوَّرہ حاضِر ہوتے رہے۔ ایک سال کسی وجہ سے حاضِر نہ ہو سکے تو ایک دِن اُنہوں نے اپنے حُجرہ میں بیٹھے ہوئے کچھ غنودگی کی حالت میں حُضُورِ اَکرَم، رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمارہے تھے: "اِبنِ ثابِت! تم ہماری زِیارت کو نہ آئے تو ہم تمہاری زِیارت کو آگئے۔" (اَلْحاوِی لِلفَتاوِی) ؎

دیکھی جو بے کسی تو اُنہیں رَحم آگیا
خود آپ دوڑے آئے گرفتار کی طرف

قابِلِ رَشک موت

ایک عورَت نے اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْھَا کی خدمت میں حاضِر ہو کر درخواست کی کہ مجھے حُضُورِ اَکرَم، رَحمتِ عالم صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قبرِ اَنور کی زِیارت کروادو، تو اُمُّ المؤمنین حضرتِ عائشہ صدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی

عَنْھَا نے اُس کے لئے پردہ اُٹھا دیا۔ وہ خاتون (زِیارت کر کے اِس قدَر) روئی کہ وہیں اُس کا اِنتِقال ہو گیا۔ (شِفاء شریف) ؎

اُس کی قسمت پہ فدا تختِ شہی کی راحت
خاکِ طیبہ پہ جسے چین کی نیند آئی ہو

(ذَوقِ نعت)

میں سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آیا ہوں

حضرتِ سَیِّدُنا داؤد بِن ابی صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک دِن خلیفہ مروان تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضۂ اَطہر پر حاضِر ہوا تو اُس نے ایک شخص کو قبرِ مُنوَّر پر مُنہ رکھے ہوئے دیکھا تو اُس کی گردن پر ہاتھ رکھ کر کہا: جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ وہ "ہاں جانتا ہوں" کہہ کر اُس کی طرف مُتوجِّہ ہوئے تو وہ میزبانِ رسولِ اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سَیِّدُنا ابو اَیُّوب اَنصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ فرمایا: میں رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ باعظمت میں حاضِر ہُوا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں آیا اور میں نے رسول اَکرَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سُنا

ہے کہ دین پر اُس وَقت نہ رُوؤ جب کہ اِس کا والی اَہل ہو لیکن اس وَقت ضَرور رُوؤ جب کہ اِس کا والی نااَہل ہو۔ (اَلْمُستَدرَک لِلحاکِم) ؎

عُشّاقِ روضہ سجدے میں سُوئے حَرَم جُھکے
اللہ جانتا ہے کہ نیَّت کدھر کی ہے

(حَدائقِ بخشِش)

روضۂ پاک سے بِشارت

حضرتِ سیِّدُنا مولٰی علی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے مزارِ فائضُ الانوار میں جلوہ گری کے تین روز بعد ایک بَدُّو حاضِر ہُوا اور اپنے آپ کو قبرِ مُنوَّر پر گرادیا اور اُس کی خاکِ پاک اپنے سَر پر ڈالی اور یوں عرض گزار ہُوا: یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! جو کچھ آپ نے اللہ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی سے سنا ہے وہ ہم نے آپ سے سنا ہے۔ (اور وہ یہ ہے:)

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ﴿۶۴﴾

(پ۵، ع۶)

ترجمہ: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ(عَزَّوَجَلَّ) سے معافی چاہیں اور رسول(صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)! ان کی شِفاعت فرمائے تو ضرور اللہ(عَزَّوَجَلَّ) کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔ (کنزالایمان)

یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے اپنے اُوپر ظُلم کیا ہے (یعنی گناہ کئے ہیں) اور آپ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضِر ہُوا ہوں تاکہ آپ میرے واسطے اِستِغفار فرمائیں۔ قبرِ اَنور سے آواز آئی: "قَدْ غُفِرَ لَكَ" یعنی تحقیق تیرے گناہ بخش دیئے گئے ہیں۔ (جَذبُ القُلوب) ـــہ

عَیب محشر میں کھلا ہی چاہتے تھے میں نِثار
ڈھک کے پردہ اپنے دامَن کا چُھپایا شکریہ
شکریہ کیونکر ادا ہو آپ کا یا مصطفےٰ
کہ پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کھانا بھجوایا

حضرتِ سیِّدُنا اِمام ابو بکر بِن مقری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

فرماتے ہیں: میں اور حضرتِ سیِّدُنا طَبرانی رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوالشَّیخ رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ ہم تینوں مدینۂ مُنوَّرہ میں حاضِر تھے۔ دو دِن تک کھانا نہیں مِلا تھا، بھوک سے نِڈھال تھے۔ جب عشاء کا وَقت آیا تو میں روضۂ پاک پر حاضِر ہُوا اور عرض کیا: یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **"اَلْجُوع"** یعنی اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! **"بھوک!"** میں نے اِس کے سِوا اور کچھ زبان سے نہ کہا اور لوٹ آیا، میں اور ابوالشَّیخ سو گئے اور طَبرانی رَحْمَۃُ اللہِ تعَالٰی عَلَیْہ بیٹھے ہوئے کسی کے آنے کا اِنتِظار کر رہے ہیں، اِتنے میں کسی نے ہمارے مکان پر دستک دی ہم نے دروازہ کھولا تو ایک عَلوی صاحب اپنے دو غُلاموں کے ہمراہ تشریف لائے، دونوں کے پاس کھانے سے بھری ہوئی ایک ایک ٹوکری تھی، وہ عَلوی بُزُرگ کہنے لگے: شاید آپ حضرات نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں بھوک کی شکایت کی ہے کیونکہ میں نے خواب میں سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کی، سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ حضرات کے بارے میں فرمارہے تھے: "اِن کو کھانا کھلاؤ۔"

بہر حال اُنہوں نے ہمارے ساتھ مل کر کھانا کھایا اور جو کچھ بچ گیا وہ اُنہوں نے ہمیں دے دیا اور تشریف لے گئے۔ (جَذبُ القُلوب) ـہ

سرکار کھلاتے ہیں سرکار پلاتے ہیں
سلطان و گدا سب کو سرکار نبھاتے ہیں

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روٹی عطا فرمائی

حضرتِ سیِّدُنا اِبنُ الجَلاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں مدینۂ مُنوَّرہ میں حاضِر ہُوا اور مجھ پر دو ایک فاقے گزرے سرکارِ نامدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مزارِ پُر اَنوار پر حاضِر ہو کر عرض کی: **اَنَا ضَیْفُكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یعنی یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کا مہمان ہوں۔"

پھر مجھ پر نیند کا غَلَبہ ہُوا۔ والیٔ دو جہان، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خواب میں تشریف لائے اور مجھے ایک روٹی عنایت فرمائی اور میں خواب ہی میں کھانے لگا ابھی آدھی ختم کی تھی کہ میری آنکھ کھل گئی، مزید آدھی ابھی ہاتھ میں باقی تھی۔

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ (جَذبُ القُلوب) ـہ

منگتا تو ہے منگتا کوئی شاہوں میں دکھادے
جس کو مری سرکار سے ٹکڑا نہ مِلا ہو

(ذوقِ نعت)

میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مہمان ہوں

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر اَقْطَع رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں مدینۂ پاک حاضِر ہُوا، پانچ روز فاقے میں گزر گئے، کوئی چیز چکھنے تک کو نہ ملی، چھٹے روز روضۂ مُبارکہ پر حاضِر ہو کر عرض کی: اَنَا ضَیْفُكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یعنی یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کا مہمان ہوں۔ اس کے بعد خواب میں دیکھا کہ شَہَنشاہِ مدینہ، سُکونِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جلوہ فرما ہیں، آپ کی دائیں طرف حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ، بائیں طرف حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنْہ اور سامنے حضرتِ سیِّدُنا مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم ہیں۔

حضرتِ مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ تعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مجھ سے فرمانے لگے: اُٹھ، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

تشریف فرما ہیں۔ میں نے اُٹھ کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارَکہ کو چوما، سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے روٹی عطا فرمائی، میں کھانے لگا جب بیدار ہوا تو روٹی کا ٹکڑا ابھی تک میرے ہاتھ میں موجود تھا۔ (جَذبُ القُلوب)

آپ بھوکے رہیں اور پیٹ پر پتھر باندھیں
ہم غُلاموں کو ملیں خوان مدینے والے

سرکار صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دِرہم عطا فرمائے

حضرتِ سیِّدُنا احمد بِن محمد صوفی رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنۡہ فرماتے ہیں کہ میں تین مہینوں تک جنگلوں میں پھرتا رہا یہاں تک کہ میری کھال سب گل گئی بالآخر میں مدینۂ مُنوَّرہ حاضِر ہُوا اور میں نے بے کسوں کے دِلوں کے چین، سرورِ کونین صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور شَیخَین کَرِیمَین رَضِیَ اللّٰہُ تعَالٰی عَنۡہُمَا کی بارگاہ میں سلام عرض کیا اور سو گیا۔ مجھے شاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خواب میں زِیارت ہوئی، آپ صَلَّی اللّٰہُ تعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرما رہے تھے: "احمد" تو آگیا، دیکھ تیرا کیا حال ہوگیا ہے!" میں نے عرض کیا: اَنَا جَائِعٌ اَنَا ضَیۡفُكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہِ

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! یعنی یَارَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں بھوکا ہوں، میں آپ کا مہمان ہوں۔ سرکارِ دو جہاں، مالکِ کون ومکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ہاتھ کھول!'' جب میں نے اپنا ہاتھ کھولا تو اُس میں چند دِرہم تھے، جب آنکھ کُھلی تو وہ دِرہم میرے ہاتھ میں موجود تھے، میں نے بازار سے جا کر روٹی اور فالودہ خرید کر کھایا۔ (جَذبُ القُلوب) ؎

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دُوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

اِمامِ اَہلسنّت اور دِیدارِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اِمامِ اَہلسنّت، مجدِّدِ دین وملت مولٰینا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن زبردست عاشقِ رسول تھے، متبحر عالم تھے، کم وبیش پچاس عُلوم پر دسترس رکھتے تھے، عُلَمائے حَرَمین طَیِّبَین نے آپ کو **چودھویں صدی کا مجدِّد** کہا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دِین کو باطِل کی آمیزش سے پاک کر کے اِحیائے سنَّت کے لئے زبردست کام کیا، ساتھ ہی لوگوں کے دِلوں میں جو شمعِ عِشقِ رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدّھم پڑتی جارہی تھی اُسے اَز سَرِ نو فَروزاں کیا،

آپ بے شک فَنَا فِی الرَّسُول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَعلٰی مَنصَب پر فائز تھے، بارہا مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت سے خواب میں مُشَرَّف ہوئے تھے۔

دوسری بار جب مدینۂ پاک کی حاضری ہوئی تو بیداری میں زِیارت کی حَسرَت لئے مواجَھَہ شریف میں پوری رات حاضِر ہو کر دُرُودِ پاک کا وِرد کرتے رہے، پہلی رات کی قِسمَت میں یہ سَعادت نہ تھی، دوسری رات آگئی۔ مواجھہ شریف میں حاضِر ہوئے اور دردِ فراق سے بے تاب ہو کر ایک نعتیہ غزَل پیش کی جس کے چند اَشعار یہ ہیں: ؎

وہ سُوئے لالہ زار پِھرتے ہیں
تیرے دِن اے بہار پِھرتے ہیں
ہر چراغِ مزار پر قدسی
کیسے پروانہ وار پِھرتے ہیں
اُس گَلی کا گداہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پِھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دَشتِ طیبہ کے خار پِھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضاؔ
تجھ سے شیدا ہزار پِھرتے ہیں

مقطع میں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اَزراہِ تَواضُع اپنے آپ کو "کُتّا" فرمایا ہے لیکن میں نے اَدَباً اِس جگہ "شیدا" لکھ دیا

ہے اور حقیقت بھی یہی ہے۔

آپ بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں دُرُود و سلام پیش کرتے رہے، آخر کار راحتُ العاشِقِین مرادُالمُشتاقین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے عاشِقِ حقیقی کے حالِ زار پر خاص کَرَم فرمایا، اِنتِظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور قسمت انگڑائی لے کر اُٹھ بیٹھی، نِقابِ رُخ اُٹھ گیا، خوش نصیب عاشِق نے عَین بیداری میں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چشمانِ سَر سے دیدار کیا۔ ؎

شربتِ دید نے اِک آگ لگائی دِل میں
تپشِ دِل کو بڑھایا ہے بُجھانے نہ دیا
اب کہاں جائے گا نقشہ ترا میرے دِل سے
تہ میں رکھا ہے اِسے دِل نے گُمانے نہ دیا
سجدہ کرتا اگر اِس کی اِجازت ہوتی
کیا کروں اِذن مجھے اِس کا خُدا نے نہ دیا

* * * * *

* * *

*

مناسکِ حج سیکھنے کے لیے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرتِ مولانا **محمد الیاس عطار** قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ کی آواز میں

چار (٤) کیسٹوں کا سیٹ

مناسکِ حج نمبر ١

مناسکِ حج نمبر ٢

مناسکِ حج نمبر ٣

مناسکِ حج نمبر ٤

مکتبۃ المدینہ سے طلب فرمائیں۔

حج و عُمرہ والے کے لیے یہ رسائل پڑھنا

مفید ہی نہیں، بے حد ضروری ہے۔

(1) ملفوظاتِ عطاریہ قسط 10

(حج و عمرہ کے بارے میں سوالات اور امیرِ اہلسنّت کے جوابات)

(2) احرام اور خوشبو والا صابن

ملنے کا پتہ: دُنیا بھر میں جہاں دعوتِ اسلامی کے ہفتہ روزہ اجتماعات ہوتے ہیں وہاں کے مکتبۃ المدینہ کے بستے سے طلب فرمائیں۔

"حج و عمرہ کا بیان"

ہدیۃً ملنے کا پتا: مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگراں پُرانی سبزی منڈی کراچی

(دنیا میں جہاں بھی دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع ہوتا ہے وہاں سے یہ کیسٹ طلب فرمائیں۔)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خوشبودار صابون کے بارے میں جدید تحقیق

رفیق الحرمین میں ہاتھ دھونے کے لیے خوشبو دار صابون نیز کپڑے اور برتن دھونے کے خوشبو دار پاؤڈر کے استعمال سے احرام کی حالت میں روکا گیا ہے مگر **مجلس تحقیقاتِ شرعیہ** کی تحقیق (جس کی تفصیل رسالہ "اِحرام اور خوشبودار صابون" مطبوعہ مکتبۃُ المدینہ میں دیکھی جاسکتی ہے) کے مطابق محرِم ان چیزوں کو استعمال کرسکتا ہے۔ **میرے نزدیک** بھی یہ تحقیق دُرست ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ! **رفیق الحرمین** کی آئندہ اشاعت میں تصحیح کرلی جائے گی۔

حج مبارک **سفرِ مدینہ مبارک**

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

لے رضا سب چلے مدینے کو میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

السّلام علیکم وَرَحمۃُ اللہ وَبَرَکاتُہٗ!

آپ کو ارادۂ سفر مُبارک ہو

حدیث پاک میں ہے: **”ہر مسلمان پر علم طلب کرنا فرض ہے“۔** (مشکوۃ ص ۲۹) اِس کی شرح میں یہ بھی ہے کہ جس پر حج فرض ہوگیا اس پر یہ بھی فرض ہے کہ حج کی اس قدر ضروری معلومات حاصل کرے جس سے اُس کا حج درست ہو جائے۔ عموماً حجاج طواف و سعی وغیرہ میں پڑھی جانے والی عربی دعاؤں میں زیادہ دلچسپی لیتے ہیں۔ اگرچہ یہ بھی اچھا ہے جب کہ دُرست پڑھ سکتے ہوں، مگر یہ یاد رہے کہ اگر کوئی یہ دعائیں نہ بھی پڑھے تو گناہ نہیں مگر مسائل نہ سیکھنے کی وجہ سے اِحرام وغیرہ میں ایسی غلطیاں کرنا جن پر کفارے لازم ہو جائیں یہ گناہ ہے لٰہذا شیطان لاکھ سستی دلائے **رفیقُ الحرمین** اوّل تا آخر پوری پڑھیں۔ پیش کیے ہوئے مسائل پر غور کریں، سمجھ میں نہ آئے تو علماء سے پوچھیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ! **رفیق الحرمین** میں کثیر تعداد میں حج و عمرہ کے مسائل

کے ساتھ ساتھ عربی دُعائیں بھی ترجمے کے ساتھ شامل ہیں۔ اگر سفرِ مدینہ میں **رفیق الحرمین** آپ کے ساتھ ہوئی تو اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ ! حج کی کسی اور کتاب کی حاجت نہ رہے گی۔ **ہاں!** جو اس سے بھی زیادہ مسائل سیکھنا چاہے وہ **بہارِ شریعت** حصہ ٦ سفرِ مدینہ میں ساتھ لے لے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے حج و زیارت کو آسان کرے اور قبول فرمائے۔ **اٰمین بجاہ النبی الامین** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، شیخین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اور تمام سرکاروں رِضْوَانُ اللہ تعالٰی علیھم اجمعین میں میرا اسلام عرض کیجئے گا۔ میری اور تمام اُمت کی مغفرت کی دعا کے لیے مدنی التجا ہے۔

مدنی مشورہ: رفیق الحرمین وطن واپسی لانے کے بجائے حرمین طیبین میں ہی رہنے والے کسی اسلامی بھائی کو پیش کر کے ثواب کمائیں۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت

"خُوب سہانا سبز گنبد" کے ۱۵ حُروف کی نسبت سے

مدینے کے مسافروں کے لیے ۱۵ مدنی پھول

۱۔ فرشتے بعض اوقات انسانی صورت میں آکر آزماتے ہیں، لٰہذا کچھ بھی ہو جائے غُصہ میں آکر اول فول نہ بکیں، ہو سکتا ہے جو بظاہر "بس ڈرائیور" نظر آرہا ہے اُسی کے ذریعے امتحان لیا جارہا ہو۔

۲۔ بالفرض کوئی عرب صاحب سختی کریں تب بھی آپ اَدَباً برداشت کرلیجئے کہ " جو اہلِ عرب کی سختیوں پر صبر کرے گا اس کو میٹھے میٹھے مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت نصیب ہوگی۔ " **ہاں!** اگر کسی کے عقیدے میں خرابی ہے تو اس سے سخت نفرت کیجئے۔

۳۔ اِحرام میں تہبند "لٹھے" کا اور اوپر کی چادر "تولیہ" کی ہو تو نماز میں سہولت رہتی ہے۔

۴۔ احرام کا لباس عمدہ اور موٹا لیں۔ سستے داموں والا بعض اوقات اتنا باریک ہوتا ہے کہ اس سے رانیں چمکتی ہیں۔

۵۔ بے شک گھر ہی میں احرام پہن کر نفل ادا کرلیں مگر

نیت اس وقت کریں جب طیارہ فضا میں ہموار ہو جائے۔

٦۔ نماز میں سینے یا پیٹ کا اکثر حصہ کھلا ہونا **مکروہ تحریمی** ہے۔ لٰہذا محرم تکبیر تحریمہ کہتے وقت کہنیوں کو اچھی طرح پھیلا کر ہاتھ کانوں تک لے جائے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ سینہ اور پیٹ نہیں کھلیں گے۔

٧۔ احرام میں ہر وقت کندھا کھلا رکھنا سنت نہیں بلکہ اس حالت میں نماز **مکروہ** ہے۔

٨۔ احرام کی حالت میں غلافِ کعبہ، حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کو نہ چھوئیں کہ عموماً لوگ ان پر خوشبو ملتے ہیں۔

٩۔ احرام کی حالت میں ہاتھ ملانے میں احتیاط فرمائیں کہیں دوسرے کے ہاتھ عطر والے نہ ہوں۔

١٠۔ کفن کو آبِ زم زم سے تر کرکے لانے میں حرج نہیں مگر اس پر صرف آبِ زمزم چھڑ دیں۔ اس کے لیے بھگو کر نچوڑ کر آبِ زم زم شریف بہا کر ضائع کرنا **گناہ** ہے۔ (آبِ زم زم شریف اپنے وطن میں بھی چھڑک سکتے ہیں)

١١۔ مطاف و مسعیٰ میں بعض اوقات حج کی کتابوں کے اوراق

گرے پڑے نظر آتے ہیں۔ ممکن ہو تو دورانِ طواف و سعی ان کو اٹھا لیا کریں مگر کعبہ شریف کو پیٹھ یا سینہ نہ ہو اس کا خیال رکھیں۔

۱۲۔ حجازِ مقدس میں ننگے پاؤں رہنا اچھا ہے مگر حمام اور راستے کی کیچڑ میں ننگے پاؤں نہ چلیں۔

۱۳۔ مِنٰی شریف کے استنجاء خانوں کے نل میں عام طور پر پانی کا بہاؤ کافی تیز ہوتا ہے، لٰہذا بہت تھوڑا کھولیں تا کہ آپ چھینٹوں سے محفوظ رہ سکیں۔

۱۴۔ قربانی کے ٹوکن نہ لیں، دسویں کی رمی کے بعد خود قربانی کریں یا کسی کو وکیل کر دیں۔

۱۵۔ اکثر لوگ کفارہ دینے میں بہت سستی کرتے ہیں، **یاد رکھیے!** جہاں جہاں دم یا صدقہ دینا ہوتا ہے وہاں صرف توبہ کافی نہیں، جہاں کثیر رقم خرچ کر کے سفرِ مدینہ کی سعادت پائی ہے وہاں کفارے دینے پر بھی توجہ رکھیے۔

(تجربے کی روشنی میں عرض ہے کہ گرمیوں کے سفرِ حج میں اسپریئر ضرور ساتھ رکھیں خُصوصاً مِنٰی اور عَرَفات کی گرمی میں ٹھنڈے پانی کی پھُوار اِنْ شَآءَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ! آپ کے لئے زبردست نعمت ثابِت ہو گی۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہٗ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

شیخ طریقت امیر اہلسنّت حضرتِ علامہ مولانا ابو البلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی

دامت برکاتہم العالیہ

کے سنتوں بھرے بیانات کی کیسٹوں

اور ایمان افروز کتابوں کا مرکز

مکتبۃ المدینہ: شہید مسجد کھارادار کراچی فون: 203311-2314045

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

مکتبۃ المدینہ: داتا دربار مارکیٹ لاہور فون: 7115178

مکتبۃ المدینہ: دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور 7311679

مکتبۃ المدینہ: اصغر مال روڈ نزد عید گاہ، راولپنڈی 4411665

مکتبۃ المدینہ: امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد) 632625

مکتبۃ المدینہ: نزد پیپل والی مسجد اندرونِ بوہڑ گیٹ ملتان 785192

مکتبۃ المدینہ: چھوٹی گھٹی، حیدر آباد 641926

تمت بالخیر

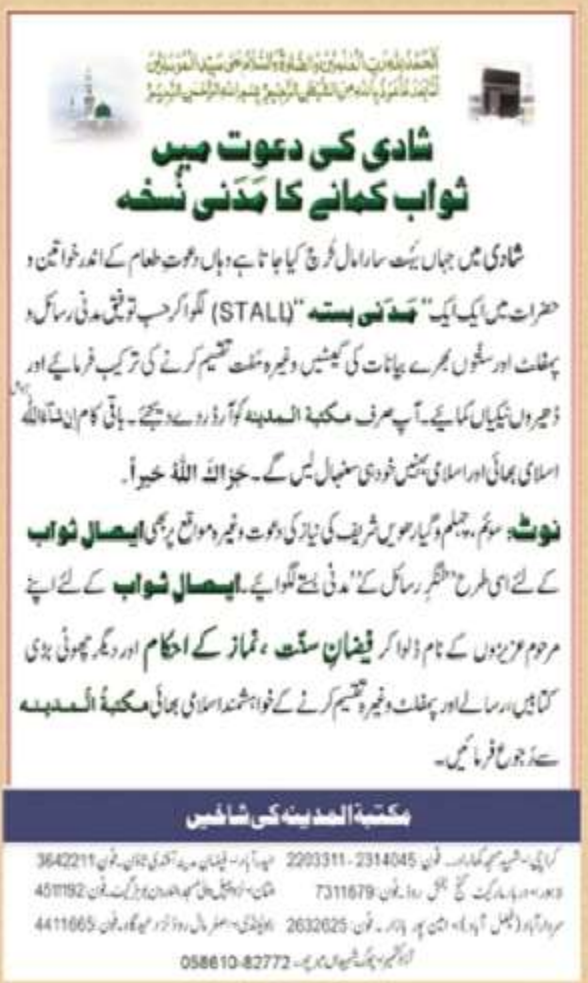

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نسخہ

شادی میں جہاں بے تحاشا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک "**مَدَنی بستہ**" (STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمایئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔ آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام ان شاء اللہ اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ **جزاک اللہ خیراً۔**

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح "مختصر رسائل کے" مدنی بستے لگوایئے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت، نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں و رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃ المدینہ** سے رجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی: شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2203311-2314045
حیدرآباد: فیضانِ مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 3642211
لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679
ملتان: نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192
سردارآباد (فیصل آباد): امین پور بازار۔ فون: 2632625
راولپنڈی: اصغر مال روڈ نزد عید گاہ۔ فون: 4411665
آزاد کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ 058610-82772